

آئینہ حقیقت نُماء

سوانح حیات

حضرت امام الاولیاء مولانا شیخ المشائخ
سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ

مؤلف

پروفیسر ڈاکٹر نورالاسلام میاں

ایم اے، پی ایچ ڈی (اقتصادیات) جرمنی

پرُو وائس چانسلر (ر)

بانی ادارہ اقتصادی بہبود (IDS)

زرعی یونیورسٹی پشاور

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب: آئینہ حقیقت نماء سوانح حیات
حضرت مولانا شیخ المشائخ اخون پنجو باباؒ

تالیف وترتیب: پروفیسر ڈاکٹر نورالاسلام میاں
ایم اے، پی ایچ ڈی (اقتصادیات) جرمنی

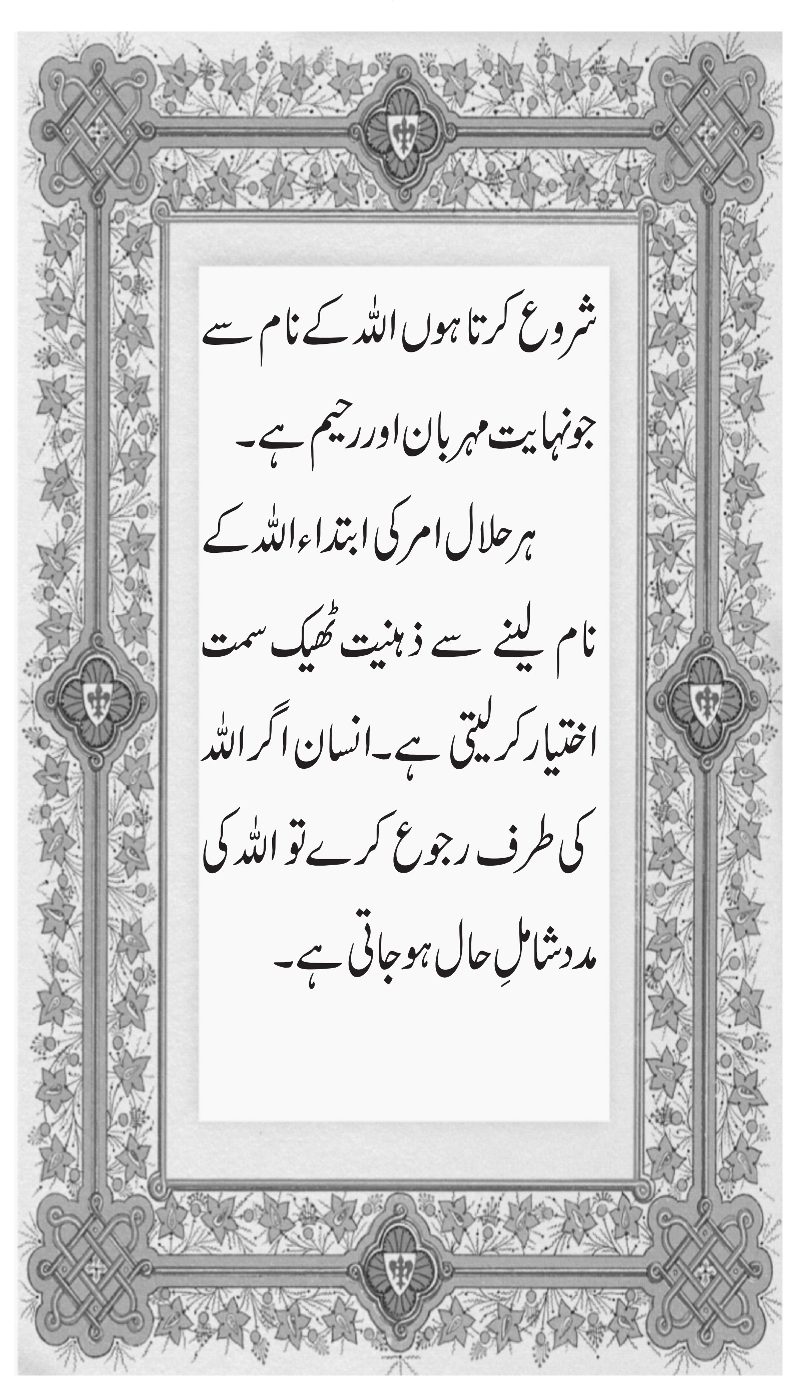
اشاعت اول: ۲۰۲۲ء

کل صفحات: ۳۵۹

کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ: محمد مبشر چشتی، حافظ برادرز،
خیبر بازار پشاور شہر

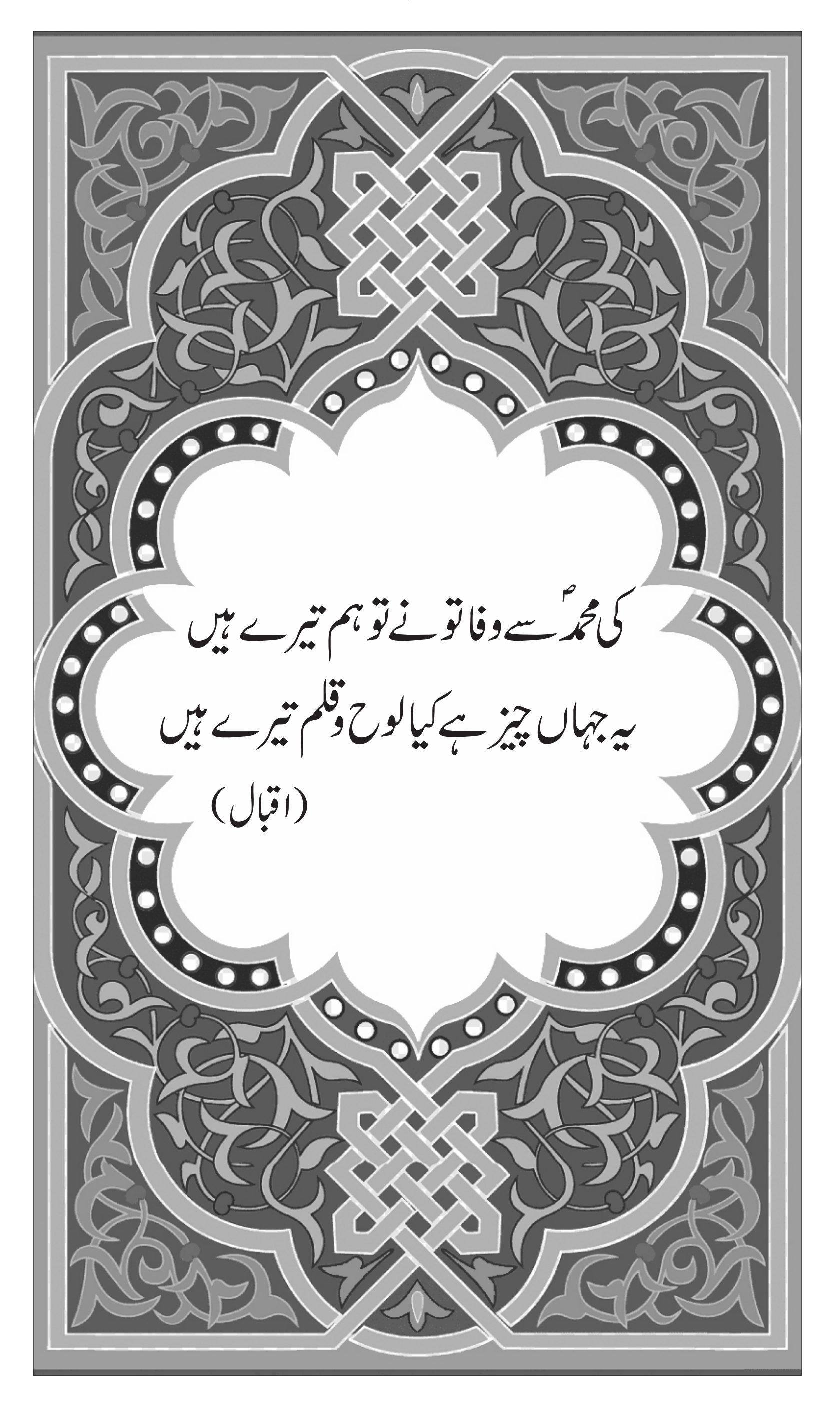
ملنے کا پتہ: ہاؤس نمبر ۱۰۳، سٹریٹ نمبر ۱۴، سیکٹر G3،
حیات آباد فیز ۲

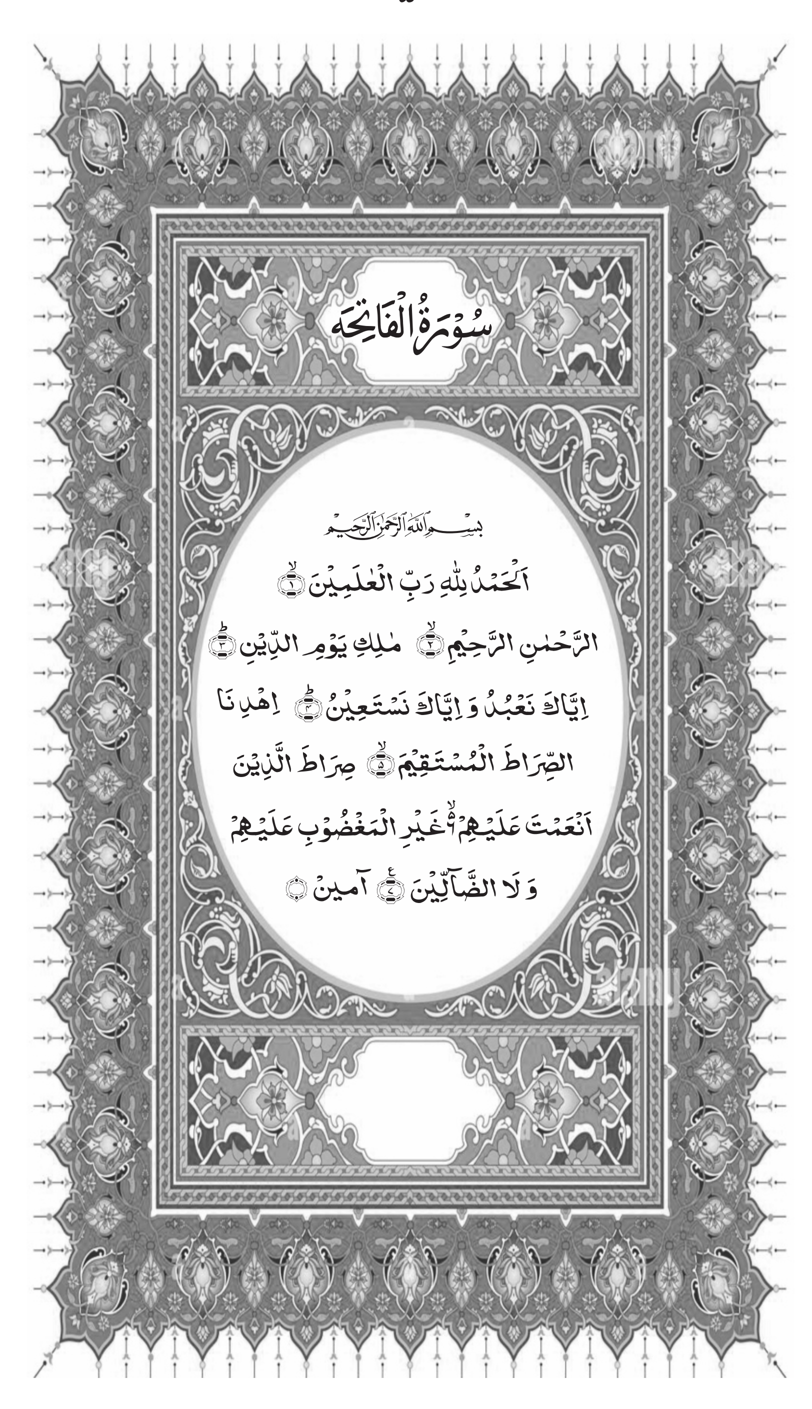

بسم الله الرحمن الرحیم



شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے
جو نہایت مہربان اور رحیم ہے۔
ہر حلال امر کی ابتداء اللہ کے
نام لینے سے ذہنیت ٹھیک سمت
اختیار کر لیتی ہے۔ انسان اگر اللہ
کی طرف رجوع کرے تو اللہ کی
مدد شاملِ حال ہو جاتی ہے۔


(۱)
کلمه طیبه
لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــهُ
مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ


کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
(اقبال)


سُوْرَةُ الْفَاتِحَة
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ آمين

(۲)

الفاتحہ

قرآن مجید کی پہلی سورت کی وجہ سے فاتحہ الاکتاب سے مشہور ہے احادیث میں اسکے دیگر نام بھی آتے ہیں جس سے اس سورت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

۱۔اُم القرآن

۲۔اساس القرآن (قرآن مجید کی بنیاد)

۳۔الکافیہ (کفایت کرنے والی چیز)

۴۔کنز (خزانہ)

رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو قرار دیا ہے کہ

۱۔اس سورت کی مثال کوئی سورت نہیں ہے۔

۲۔سب سے بڑی سورت ہے۔

۳۔سب سے بہتر سورت ہے۔

یہ سورت دُعا ہے۔درخواست ہے اس ہستی کو جو اختیار رکھتی ہے۔بندے کی طرف سے رہنمائی کی اور راہِ راست پر قائم دائم رہنے کی دراصل یہ درخواست ہے بندے کی طرف سے راہِ راست پانے کی اور اس التجا کا اللہ کی طرف سے ہے یہ جواب کہ قرآن مجید ذریعہ ہدایت ہے۔

اس سورت میں دین اسلام کے تمام مقاصد کا خلاصہ ہے۔دُعا ہے اُس ہستی کی جس سے ہم دُعا مانگتے ہیں۔حمد وثناء وستائش میں سے جو کچھ اور جیسے بھی

جو کچھ کہا جا سکتا ہے صرف اور صرف اللہ پروردگار کائنات کیلئے ہے۔

اس سورت کا ذکر قرآن مجید نے ایسے الفاظ میں کیا ہے۔جس سے اس سورت (دُعا) کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًامِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ ٥ (۱۵:۸۷)

''اے پیغمبر! ہم نے تم کو سات ایسی آیتیں دے رکھی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہے اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔'' (۱۵:۸۷)

سورۃ الفاتحہ سات آیتوں کا مجموعہ ہے جو ہمیشہ نماز میں دہرائی جاتی ہے۔اس وجہ سے اس سورت کو السبع المثانی بھی کہتے ہیں۔

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰالَمِیْنَ ٥

''سب تعریف ہے اللہ کے لئے جو تمام کائنات کا رب ہے۔''

اللہ سبحان وتعالیٰ ماوراء امتیاز نسل، قوم، ملک، مذہبی گروہ، کالا ہو گورا ہو سب کیلئے لامحدود رقعت و نرمی ہے۔

۲۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

سب کا پالنے والا لامحدود محبت و شفقت پالنے والا نگداشت ہے۔نوع انسان کو اپنی بخششوں سے مالامال کر رہا ہے۔

۳۔ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ٥

روزِ محشر اس آخری دن کا مالک ہے جس دن اعمال (کاموں) کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔یعنی عدل وانصاف کا دن۔

لھاما کسبت وعلیھا مکتسبت

وہ دن جب اگلی پچھلی ساری نسلوں یعنی نوع انسان کو اکٹھا کر کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔انصاف برابری کا دن کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں ہوگی ۔نیک اعمال کا بدلہ انعام اور برائی کا بدلہ سزا جس میں کمی نہیں ہوگی ۔

۴۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ ه

سیدھی راہ اختیار کرنے والے انعام پانے والے کون ہیں؟ قرآن مجید کہتا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُوْلٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًا ه(۴:۶۹)

''اور جس کسی نے اللہ اور رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو بلاشبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوا جس پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یہ نشانی انعام یافتہ انبیاء کی ہے،صدیقوں کی ہے،شہداء کی ہے، نیک عمل انسانوں کی ہے، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو مُیسر آئیں۔''(۴:۶۹)

۱۔ انبیاء۔ جو لوگ شک چھوڑ کر ایمان اور یقین،اللہ کی سچائی کے دائمی تمام پیغمبر جو نوع انسان کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً مبعوث ہوئے۔

۲۔ صدیقین۔ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہایت راست باز ہوں۔ یعنی سچائی کے سانچے میں اس طرح ڈھلے ہوئے ہوں کہ سچائی کے خلاف کوئی بات انکے دماغ میں اُتر ہی نہ سکے۔

۳۔ شہداء گواہ۔ وہ لوگ جو اپنی ایمان کی صداقت اپنی زندگی کے

پورے طرزِ عمل سے شہادت دے۔وہ شخص اللہ و رسول اللہ محمد صلی اللہ علی وسلم پر ایمان رکھنے والا اور جان قربان کرنے میں بھی دریغ نہ کرے۔اس قدر قابل اعتماد ہو کہ جس چیز پر وہ شہادت دے اُس کو صحیح و برحق ہونا بلا تامل تسلیم کرلیا جائے۔

فرمانبرداری۔ بندگی اور غلامی ۔اس مقام پر تینوں معنی بیک وقت مراد ہیں ۔یعنی ہم تیرے پرستار بھی ہیں، مطیع فرمان بھی اور بندہ وغلام بھی ۔اور بات صرف اتنی ہی نہیں کہ ہم تیرے ساتھ یہ تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ واقعی حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ تعلق صرف تیرے ہی ساتھ ہے۔ان تینوں معنوں میں سے کسی میں بھی کوئی دوسرا ہمارا معبود نہیں ہے۔

یعنی تیرے ساتھ ہمارا تعلق محض عبادت ہی کا نہیں ہے بلکہ استعانت کا تعلق بھی ہم تیرے ہی ساتھ رکھتے ہیں۔ہمیں معلوم ہے کہ ساری کائنات کا رب تو ہی ہے ،اور ساری طاقتیں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں، اور ساری نعمتوں کا تو ہی اکیلا مالک ہے ،اس لیے ہم اپنی حاجتوں کی طلب میں تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں، تیرے ہی آگے ہمارا ہاتھ پھیلتا ہے اور تیری مدد ہی پر ہمارا اعتماد ہے اسی بناء پر ہم اپنی یہ درخواست لے کر تیری خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔

یعنی زندگی کے ہر شعبہ میں خیال، عمل اور برتاؤ کا وہ طریقہ ہمیں بتا جو بالکل صحیح ہو، جس میں غلط بینی اور غلط کاری اور بدانجامی کا خطرہ نہ ہو، جس پر چل کر ہم فلاح و سعادت حاصل کرسکیں ۔یہ ہے وہ درخواست جو قرآن کا مطالعہ شروع کرتے ہوئے بندہ اپنے خدا کے حضور پیش کرتا ہے۔اس کی گزارش یہ ہے

کہ آپ ہماری رہنمائی فرمائیں اور ہمیں بتائیں کہ قیاسی فلسفوں کی اس بھول بھلیوں میں حقیقت نفس الامری کیا ہے۔، اخلاق کے ان مختلف نظریات میں صحیح نظامِ اخلاق کونسا ہے، زندگی کی اِن بے شمار پگڈنڈیوں کے درمیان فکر وعمل کی سیدھی اور صاف شاہراہ کونسی ہے۔

یہ اُس سیدھے راستہ کی تعریف ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے ہیں۔ یعنی وہ راستہ جس پر ہمیشہ سے تیرے منظورِ نظر لوگ چلتے رہے ہیں۔ وہ بے خطا راستہ کہ قدیم ترین زمانہ سے آج تک جو شخص اور جو گروہ بھی اس پر چلا وہ تیرے انعامات کا مستحق ہوا اور تیری نعمتوں سے مالا مال ہو کر رہا۔

یعنی ''انعام'' پانے والوں سے ہماری مراد وہ لوگ نہیں ہیں جو بظاہر عارضی طور پر تیری دُنیوی نعمتوں سے سرفراز تو ہوتے ہیں مگر دراصل وہ تیرے غضب کے مستحق ہوا کرتے ہیں اور اپنی فلاح وسعادت کی راہ گم کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس سلبی تشریح سے یہ بات خود کھل جاتی ہے کہ ''انعام'' سے ہماری مراد حقیقی اور پائیدار انعامات ہیں جو راست روی اور خدا کی خوشنودی کے نتیجہ میں ملا کرتے ہیں، نہ کہ وہ عارضی اور نمائشی انعامات جو پہلے بھی فرعونوں اور نمرودوں اور قارونوں کو ملتے رہے ہیں اور آج بھی ہماری آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے ظالموں اور بدکاروں اور گمراہوں کو ملے ہوئے ہیں۔

(ابوالاعلیٰ مودودی: تفہیم القرآن جلد اول، صفحہ ۴۵)

حوالے

۱۔ ابوالاعلیٰ مودودی — تفہیم القرآن۔ جلد اول صفحہ ۴۲ تا ۴۸

۲۔ ابوالکلام احمد — ترجمان القرآن۔ جلد اول صفحہ ۶۱ تا ۲۶۴

۳۔ Dr Muhammad AL-Malik, King Fahad Complex — The Noble Quran صفحہ ۱ تا ۲

۴۔ Allama Abdullah Yusaf Ali — The Holy Quran English Translation & Commentary صفحہ ۱۴۔۱۵

مقدمہ

خاکسار کو حضرت اخون پنجو بابا کی سوانح حیات مرتب کرنے کا بڑا شوق تھا۔ حقائق و حوالوں پر مبنی شجرہ نسب وطریقت سے ابتداء کی گئی۔ دستیاب تالیفات و تصنیفات کے مطالعہ کے بعد دونوں طریقت مرتب کر کے حضرت اخون پنجو بابا اولاد کو مورخہ دس اگست ۱۹۹۶ء مطابق ھ خط بھیجے تا کہ کسی کمی یا غلطی کی گنجائش باقی نہ رہے۔ سید ذوالفقار علی گجرات مردان، سید امان اللہ باچا طورو اور سید مبارک شاہ باچا حمزہ کوٹ نے خطوط کے ذریعہ صحیح ہونے کی تصدیق کی۔ زبانی سید شمشاد علی شاہ صاحب اکبر پورہ نے ایک تقریب کے موقع پر یوں تصدیق کی ''لالہ جی آپ کے دونوں شجرے صحیح ہیں۔ میں نے باباصاحب کے مزار کی دیوار پر چسپاں کردیے ہیں''۔ مزید معلومات حاصل کرنے سے کچھ معمولی کمی رہ گئی تھی لیکن پورا کر دیا گیا۔

سوانح حیات ترتیب کرنے کیلئے منتخب شخصیت کی ولادت تا وفات، تحقیق در تحقیق کرنی پڑتی ہے۔ اسکی زندگی کی باریکیوں کو ایک طرح سے خوردبین سے معلوم کرنا ہوتا ہے۔ حضرت اخون پنجو بابا سے متعلق پرانی تصنیفات و تالیفات کی کثیر تعداد میں صرف ایک تصنیف کابل میں موجود ہے۔ اور خاکسار کے پاس قلمی شجرہ نسب وطریقت بھی ہے جو شامل کردیے گئے۔ رضوانی مرحوم کا ''تحفۃ الاولیاء'' ۱۳۲۱ھ زبان

فارسی ۔عبدالحلیم اثر کی تصنیف ''روحانی رابطہ اَوْ روحانی تڑون پشتو زبان میں'' کافی تفصیلی تذکرہ ہے ۔تاہم شجرہ نسب اور لقب عبدالحلیم اثر کا پیش کردہ محض قیاس ہے ۔ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کا اردو میں ''تذکرہ'' اخون پنجو باباؒ ۱۹۸۷ء میں شجرے مرتب کیئے گئے ہیں ۔تاہم مزید معلومات بھی حاصل کی گئی ہیں ۔

سید بختیار علی شاہ کی پشتو زبان میں ''دَا خوند پنجو باباؒ'' قُراۃ العین ۲۰۰۷ء مطابق ۱۴۲۹ھ حوالوں کے بغیر ہے ۔اور اخون پنجو باباؒ کے والد ماجد کا نام برہان الدین لکھا ہے ۔ برہان الدین صرف عبدالحلیم اثر کے قیاس کی نقل ہے ۔تاریخی حقائق اور حوالوں پر مبنی غور سے مطالعہ کرنے کے بعد اُس عظیم شخصیت کی سوانح حیات تیار کرنا اپنا فرض سمجھا ۔جنھوں نے افغانستان اور برصغیر کے لوگوں کے دلوں کو دین اسلام کی شمع ہدایت سے پرنور کیا تھا ۔غیر مسلم کو مسلم ، مسلم کو عارف ، گمراہ کو راہِ راست پر لاتا رہا ۔اُنکے پُرنور چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی شہنشاہ جہانگیر سکتہ میں آ گئے اور حضرت مُجد دالف ثانیؒ کو جیل سے رہا کر دیا ۔اپنے باپ شہنشاہ اکبر کی دین الٰہی ، فسق وشرک ، گمراہانہ پرچار اور رقص وسرور کو رَد کر کے دینِ اسلام کی راہ اختیار کی ۔روحانی وعرفانی برگزیدہ شخصیت حضرت اخون پنجو باباؒ کی سوانح حیات کی ابتدا کرنے میں میری لاعلمی وفہم مانع سوچ تک محدود رہتی ۔آخر ۲۰۱۷ء مطابق ۱۴۳۸ھ کے آخری ایام ایک روز میں اخون پنجو باباؒ کے مزار پر حاضری دینے گیا ۔ یکدم محسوس کرنے سے سوانح حیات

لکھنے کا مسمم ارادہ کرلیا تاہم ہر وقت سوچتا رہتا کہ ابتدا کیسے کی جائے۔آ خر کار بحکم اللہ سورۃ یسٰین کی آیت یاد آئیں۔ ''ہم (اللہ) نے تم (انسان) کو ایک حقیر نطفہ سے پیدا کیا۔اب جھگڑالو بن کر کھڑا ہو گیا۔ایسا وہ ہم پر مثالیں چسپاں کرتا ہے۔اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے۔کون ان پوشیدہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا۔اُس سے کہہ دو انھیں وہی زندہ کرے گا جس نے اُنھیں پہلے پیدا کیا تھا وہ تخلیق کا ہر کام جانتا ہے۔(۳۶:۷۷تا۸۱)

زمین کے وجود میں آنے سے لے کر ترقی یافتہ انسان کی تکمیل تک یہ سب اہتمام اللہ نے انسان کیلئے اس لئے پیدا کیے ہیں کہ وہ پیدا ہو،کھائے پیئے مر کر فنا ہو جائے۔کیا انسان یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔اس زندگی کے بعد دوسری زندگی نہیں ہوگی۔ہم (اللہ) نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے محض کھیل تماشا کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا۔ہم نے انھیں پیدا کیا ہے مگر حقیقت اور مصلحت کے ساتھ کیا گنہگار اور متقی برابر ہونگے اس دنیا اور آخرت میں بھی ہرگز نہیں کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں ہوگی۔(۲۵:۲۱تا۲۲)

''**لھا ما کسبت وعلیھا مکتسبت**'' ان حقائق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلے دو باب تخلیق کائنات و تخلیق اشرف المخلوقات مرتب کرنا ضروری سمجھا اور اس لئے بھی کہ آجکل سائنس کے طالب اور سائنسدان جدید علوم ''عظیم دھما کہ **(Big Bang)** علم الجنین (Embrology) اور علمِ ساخت کھال (Dermatology) سے اچھی

طرح واقف تو ہیں مگر اکثریت اس سے لاعلم ہے کہ یہ سب کچھ آج سے چودہ سو سال قبل قرآنِ مجید میں بالکل واضع طور سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے موجود ہے۔

اکثر تصنیفات میں شجرہ نسب اور شجرہ طریقت ناموں تک محدود ہوتے ہیں۔ خاکسار نے ان اہم شخصیات کی حالات زندگی اور تعلیمات سے روشناس کرنے کی کوشش کی ہے۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کے آباؤ اجداد کی عرب سے ہند کی طرف ہجرت کے وجوہات کیوں کب کس راستے کی گئی۔؟ ان سب کی تفصیلی حقائق معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اسی طرح حضرت اخون پنجو باباؒ سے متعلق بعض روایات و بیانات صحیح نہ ہونے کے باعث خاص باب ''حقائق کیا ہیں'' ترتیب کیا ہے۔حضرت اخون پنجو باباؒ کی اولاد کے متعلق کافی حد تک جامع اور مستند معلومات صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کے ''تذکرہ'' میں موجود ہیں۔تاہم اس میں تھوڑی بہت کمی کا ازالہ کیا گیا ہے۔لیکن ابھی بھی کافی معلومات حاصل کرنا باقی ہے۔

پنجو خیل سادات موضع چار باغ سوات میں رہائش پذیر ہیں۔کافی کوشش کے بعد ان سے رابطہ ہوا جس پر انہوں نے تفصیلی حقائق مہیا کرنے کا وعدہ کیا لیکن تا حال حاصل نہ ہو سکا۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کے سلسلہ طریقت کے برگزیدہ شخصیات کے متعلق معلومات باب ۲۶ میں تحریر کی گی ہیں۔ اسلام کے پھیلانے میں پشتون علماء ومشائخ اور حکماء کے کردار اور حقائق کو بیان کرنا اخلاقی فرض تھا۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کی سوانح حیات مرتب کرنے کے دوران قرآنی آیات کا بھی وقتاً فوقتاً سہارا لیا ہے امام علی الرضاء (۲۰۳ تا ۱۶۸) ھ کا قول ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا المیہ ناخواندگی اور علماء کی کمی ہے۔ اس حقیقت سے کوئی منہ نہیں پھیر سکتا کیونکہ ہماری اکثریت قرآن کو بغیر سمجھے ''پاپگائے'' (طوطے) کی طرح رٹھتے اور پڑھتے ہیں اس کمی کو مدِنظر رکھتے ہوئے ضرورت کے مطابق قرآن مجید کے حوالے ضروری تھے۔

اگر غور کیا جائے زیرِ تحریر کتاب ''آئینہ حقیقت نماء'' کا بنیادی تعلق اسلام پھیلانے سے ہے یکم صدی ہجری (دوران حیات جناب رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تا حال پندرہ صدی ہجری پشتونوں نے اسلام پھیلانے، فلاحی مساوات، معاشرہ قیام کرنے کی خاطر جانی ومالی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے رہے۔ نتیجہ اسلامی مملکت پاکستان وجود میں آیا۔ کشمیر کو بھارت کے ناجائز قبضہ سے نکالنے کی بھرپور کوشش سے قبائلی پشتونوں نے موجودہ علاقہ آزاد کشمیر حاصل کیا۔ دہشت گردوں سے مقابلے میں سخت اذیتیں جھیلنے پڑنے سے پاکستانی بھائی آرام سے سانس لیتے رہے۔ پشتون علاقوں میں آباد مسلمان مقابلہ تن اسلامی پنج بناء کے زیادہ پابند ہیں۔ ان کو conservative (دقیانوسی) پکارنا نامناسب غیر اسلامی امر

ہے۔پشتون علماء، مشائخ اور حکماء نے ساڑے چار صد برس جدوجہد سے ہندوستان اور افغانستان میں اسلام پھیلایا۔مزید براں مولانا روم بلخیؒ نے ترکی اور عراق میں اسلام اُجاگر کیا۔ان سب برگزیدہ شخصیات کو ڈھونڈ کر باب نمبر ۲۵ میں مرتب کیا ہے۔

ڈاکٹر انور حسین رہائش پذیر امریکہ نے کافی متعلقہ کتابیں مہیا کیں ۔ دختر پروفیسر سَوسَن نازنین، فرزند لفٹنینٹ کرنل (ر) آصف سلمان، پوتی ڈاکٹر مریم نور اور پوتا سعد کبیر پیاروں نے معلومات حاصل کرنے میں مدد کی ۔از حد مشکور ہوں ! اللہ تعالیٰ سب کو بھرپور خوشگوار صالح زندگی عطا فرمائے ۔آمین ثمہ آمین

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیه والصلوٰة والسلام علی نبیه خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی اٰلهٖ و صحبه اجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین اما بعد الا ان اولیاء اللّٰه لا خوف علیهم ولا هم یحزنون.

قرآن وحدیث کی رو سے اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں ۔اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو جبرائیل امین سے فرماتا ہے کہ فلاں میرا محبوب بندہ ہے اور سب فرشتے اور انسان اس سے محبت کرو لہٰذا اولیاء اللہ سے محبت رکھنا ایک قدرتی امر ہے یہی وجہ ہے کہ جس طرح انبیاء کرام کے حالات واقعات کا مطالعہ ایمان کی ترقی کا باعث بنتا ہے اس طرح اولیاء اللہ کے حالات واقعات سے آگاہی ومطالعہ مسلمانوں کے ایمان واعمال کی اصلاح کے لئے ضروری ہے بعض محبین اپنے اکابر ومشائخ کے حالات واقعات کی نشرو اشاعت اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں ۔لیکن بعض اوقات ان سے ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جو بعد میں ایسی پیچیدگیاں پیدا کرتی ہیں جس کا حل پھر مشکل ہوتا ہے۔مثلاً

ا: اکثر مشائخ نے بہت سے مقامات پر وقت گزارا ہے وہاں پر مختلف خاندانوں اور بزرگوں سے تعلقات قائم ہوئے ہیں ۔لیکن اکثر مؤلفین حضرات مشائخ کے حالات زندگی بے ترتیب بیان کرتے ہیں ۔جس سے کافی الجھنیں پیدا ہوتی ہیں

اور مطالعہ کرنے والوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

۲: اکثر مشائخ کے نام والقاب بھی کئی ہوتے ہیں بعض اوقات مؤلفین ان ناموں پر توجہ نہیں دیتے جس سے تحریر میں نقص آ جاتا ہے۔

۳: اکثر مشائخ کو مخالفین نے معیوب نام بھی دیے ہیں بعض مؤلفین حضرات نے تحقیق کیے بغیر ان ہی معیوب ناموں کی وجہ سے مشائخ کے نسب کو ہی تبدیل کیا ہے۔

بعض مؤلفین حضرات اپنے مشائخ سے محبت وعقیدت میں انتہا کو پہنچ کو حالات زندگی سے صرف کرامات وخوارق مراد لیتے ہیں اس لیے وہ اپنے مشائخ کے اصل حالات (دینی وسیاسی خدمات) کو چھوڑ کر صرف کرامات وخوارق ذکر کرتے ہیں۔

یہی مسئلہ مولانا عبدالوہاب المعروف اخون پنجو باباؒ کے سوانح میں بھی ہے۔اس لئے اخون پنجو باباؒ کی خاندانی تاریخ لکھنے میں انتہائی ضروری ہے کہ آپ کے نسبتی ناموں اور القاب کا لحاظ رکھ کر آپ کے عہد اور بعد کے مختلف تواریخ کا ایک محققانہ مطالعہ کیا جائے۔جن میں سادات افغانوں، یوسف زئی اور مغل وغیرہ کی تاریخ کا ذکر ہو۔

الحمدللہ اس مسئلہ کو کافی حد تک ہمارے محترم پروفیسر ڈاکٹر سید نورالاسلام (بانی اِدارا اقتصادی بہبودی (Institute of Development Studies) اور سابقہ (Pro) پرووائس چانسلر زرعی یونیورسٹی پشاور نے حل کیا۔اللہ رب العزت نے آپ کو ذہانت وقابلیت سے نوازا ہے۔اور بحیثیت محقق کافی عرصہ میں

خدمات سرانجام دینے کا موقع دیا۔ میں نے حضرت مولانا اخون پنجو باباؒ کے سوانح پر ایک رسالہ ''باچا صاحب کی ڈائری'' کے نام سے تحریر کیا ہے۔ اس میں آپ کی تحقیق سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور آپ کا حوالہ دیا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی محققانہ صلاحیت سے کام لے کر اخون پنجو باباؒ صاحب کی سوانح حیات پر ایک جامع کتاب ''آئینہ حقیقت نما'' تالیف کر کے عقیدت مندوں پر بڑا احسان کیا ہے یہ کتاب کئی خصوصیات کی حامل ہے۔

۱: ابواب کی ترتیب بہت احسن طریقے سے رکھی گئی ہے صرف ابواب کی ترتیب سے کافی الجھنیں حل ہو جاتی ہیں اور اخون پنجو باباؒ کی سوانح حیات اور دینی وسیاسی خدمات کا ایک مکمل خاکہ تصور میں تیار ہو جاتا ہے اور مبتدی جو پہلو مطالعہ کرنا چاہے وہ آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔

۲: اخون پنجو باباؒ کے آباؤ اجداد کے عرب سے آنے پر تفصیل سے کسی نے بات نہیں کی ۔ ماشاء اللہ ڈاکٹر صاحب نے آپ کے دادا ''مولانا کہدا شاہ'' کی خدمات پر مدلل بحث کی ہے۔

۳: اخون پنجو باباؒ کے شجرہ نسب اور شجرہ طریقت میں کتابت در کتابت کی وجہ سے بعض ناموں میں تھوڑی بہت غلطی آرہی تھی ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

۴: اخون پنجو باباؒ کے حالات زندگی یعنی طالب علمی ، تدریس وتصنیف وغیرہ کو عجیب ترتیب سے حوالہ جات کی مدد سے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جس سے مطالعہ کرنے والوں میں اعتماد پیدا ہو جاتا ہے۔

۵: مختلف کتب میں اخون پنجو باباؒ کے حالات کے بارے میں متضاد یا بے بنیاد

واقعات ملتے ہیں جس سے مطالعہ کرنے والا پریشان ہوتا ہے۔محترم ڈاکٹر صاحب نے پہلے ان کا ایک محققانہ جائزہ لیا اور پھر تحقیق کے اصول کی روشنی میں اپنی رائے ظاہر کی۔ان تحقیقات کو باب ''حقائق کیا ہیں'' میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔بندہ نافہم اس کا اہل نہیں تھا کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی کتاب کا مطالعہ کر کے اس پر کچھ الفاظ لکھتا۔لیکن اپنے رب کریم کی رحمت اور محترم ڈاکٹر صاحب کی مہربانی سے بلا استحقاق امیدوار بنا ورنہ

کہاں میں اور کہاں یہ نگہت گل

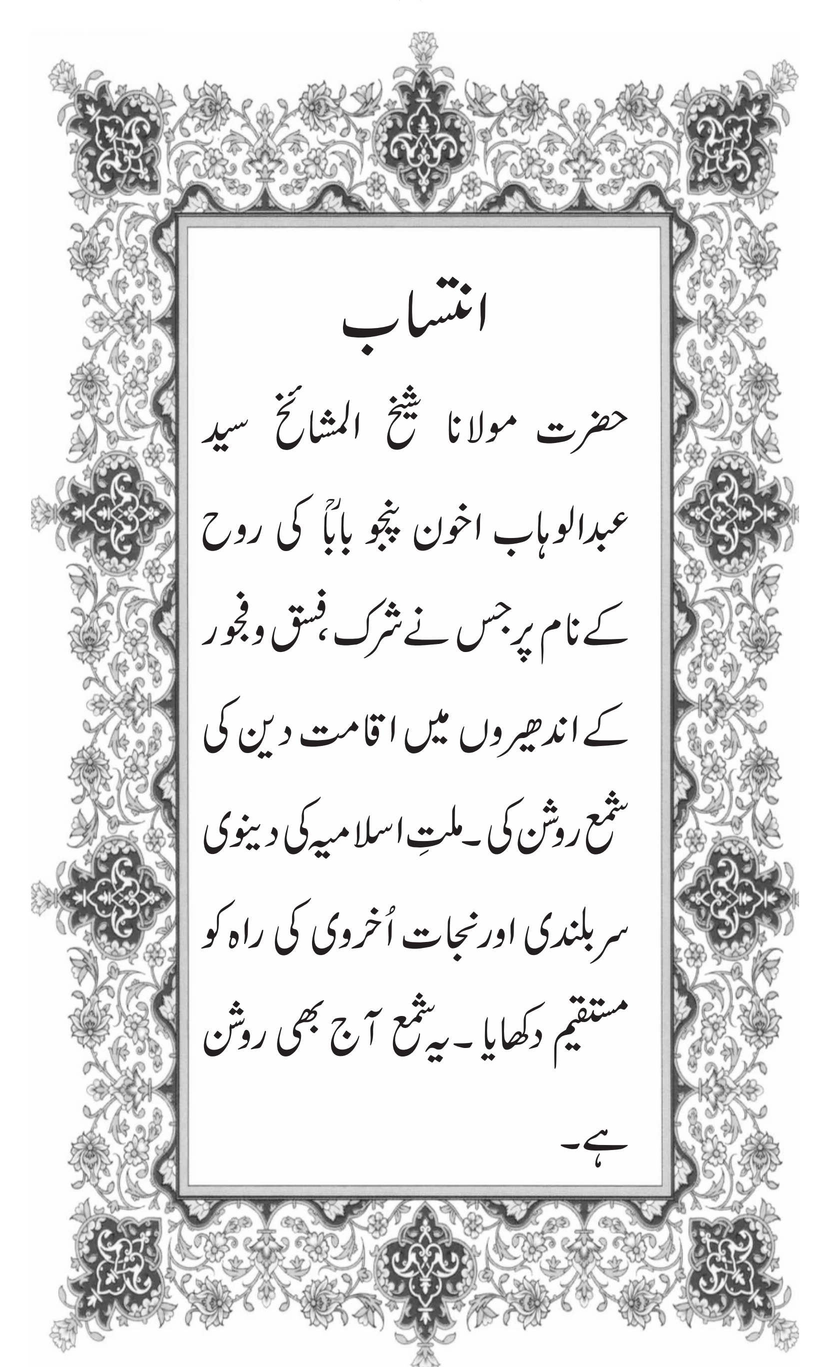
نسیم صبح تیری مہربانی

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ آپ نے یہ اہم ذمہ داری سنبھال کر بحسن وخوبی سرانجام دی اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی یہ کوشش کے لئے سعادت دارین کا وسیلہ بنائے۔آمین

از

مولانا سید اعجاز احمد باچہ طورو

ایم فل اسلامک سٹڈیز



انتساب

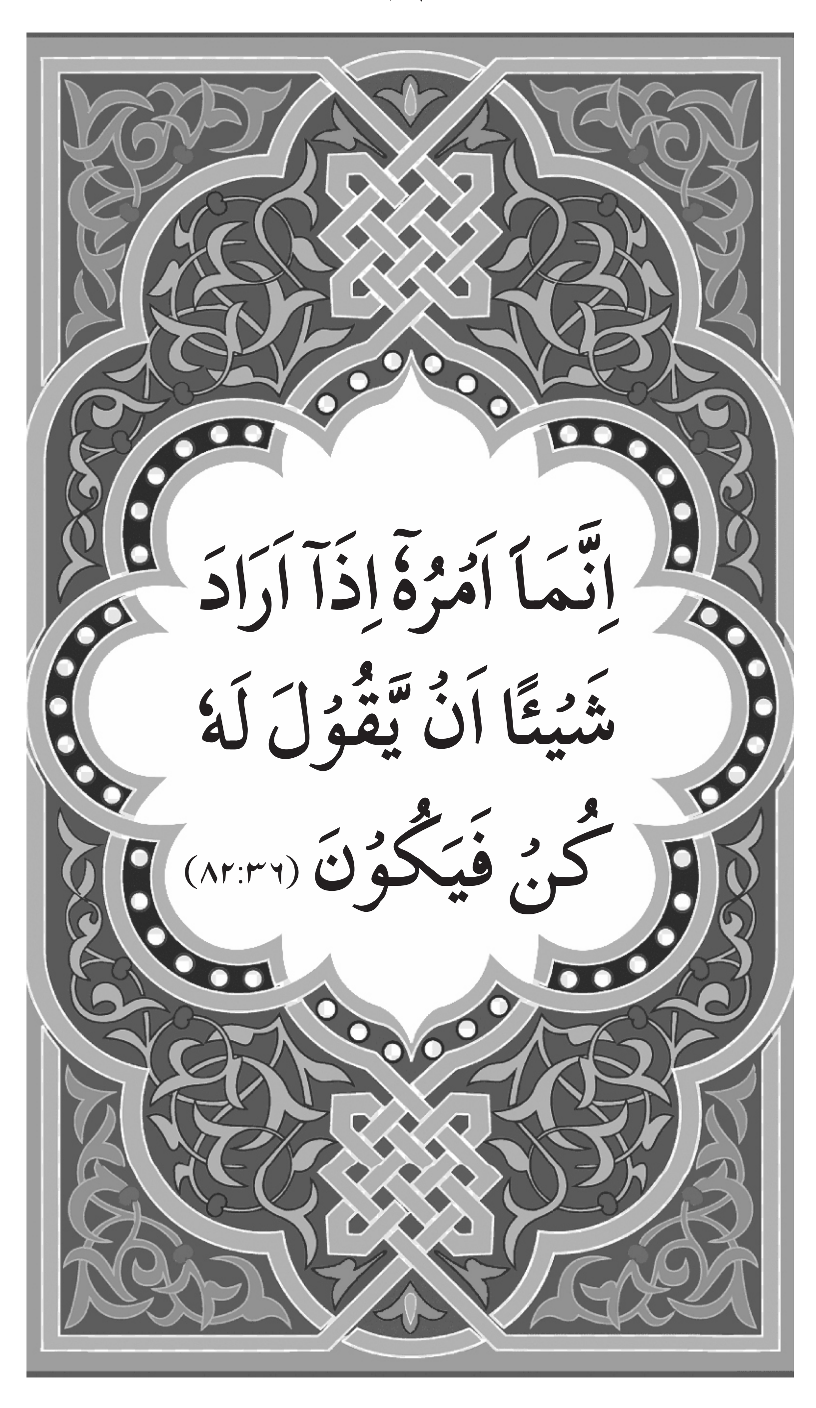
حضرت مولانا شیخ المشائخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کی روح کے نام پر جس نے شرک، فسق وفجور کے اندھیروں میں اقامت دین کی شمع روشن کی۔ ملتِ اسلامیہ کی دینوی سربلندی اور نجات اُخروی کی راہ کو مستقیم دکھایا۔ یہ شمع آج بھی روشن ہے۔

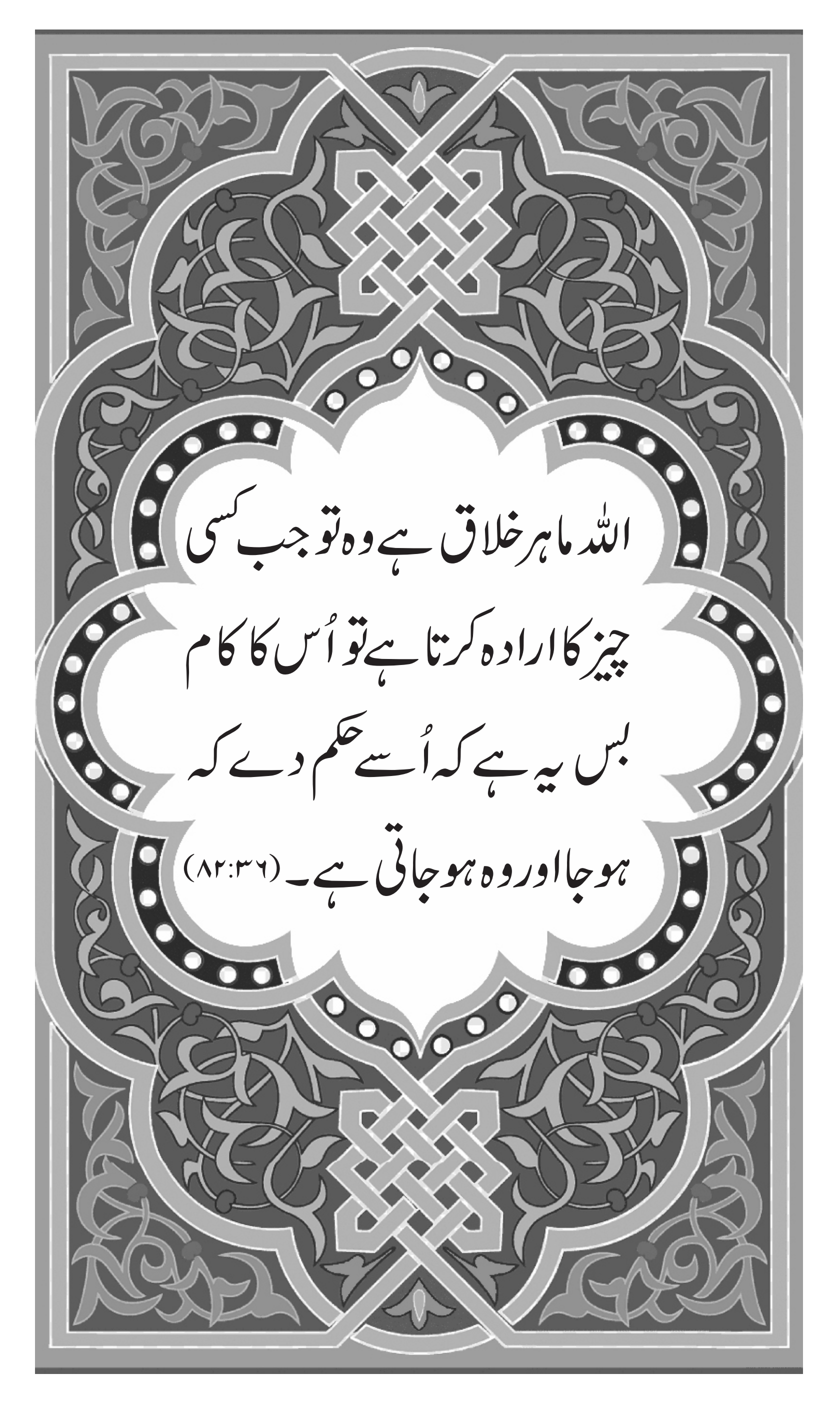
فہرست مضامین

نمبر شمار | | صفحہ نمبر

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر

فہرست مضامین


اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ
شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنَ (۳۶:۸۲)


اللہ ماہر خلاق ہے وہ تو جب کسی
چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کا کام
بس یہ ہے کہ اُسے حکم دے کہ
ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ (۳۶:۸۲)

(۳)

تخلیق کائنات

نہایت زوردار عظیم دھماکہ

"خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ہ"(۲۹:۴۴)

"وراللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو حکمت اور مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔اور بلا شبہ اس بات میں ارباب ایمان کیلئے (معرفت حق کی) ایک بڑی ہی نشانی ہے۔"

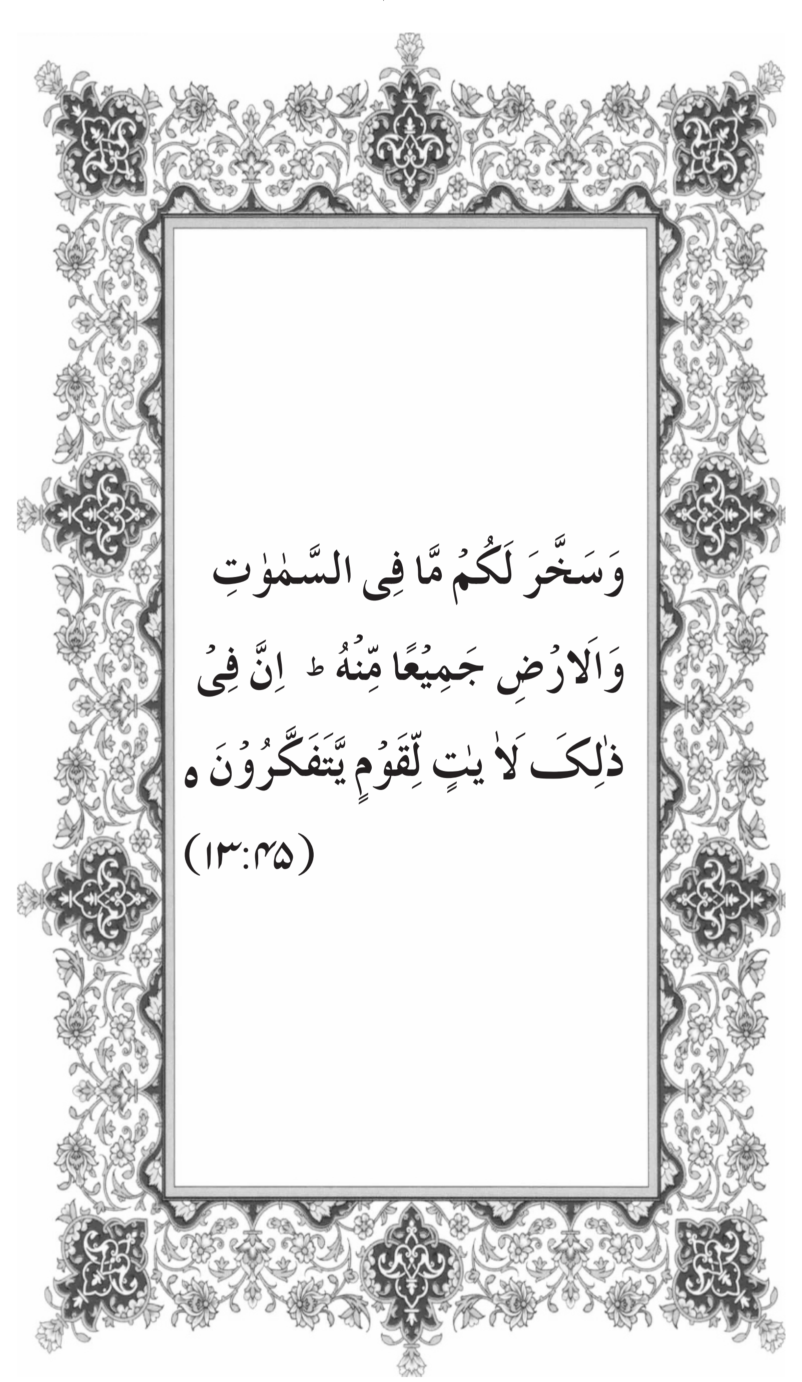
" اَوَلَمْ یَرَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ہ"(۲۱:۳۰)

" کیا وہ لوگ جنہوں نے (نبیؐ کی بات) ماننے سے انکار کردیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے اُنہیں جُدا کیا اور پانی سے ہر چیز پیدا کی کیا وہ (ہماری اس خلاقی کو) نہیں مانتے۔"

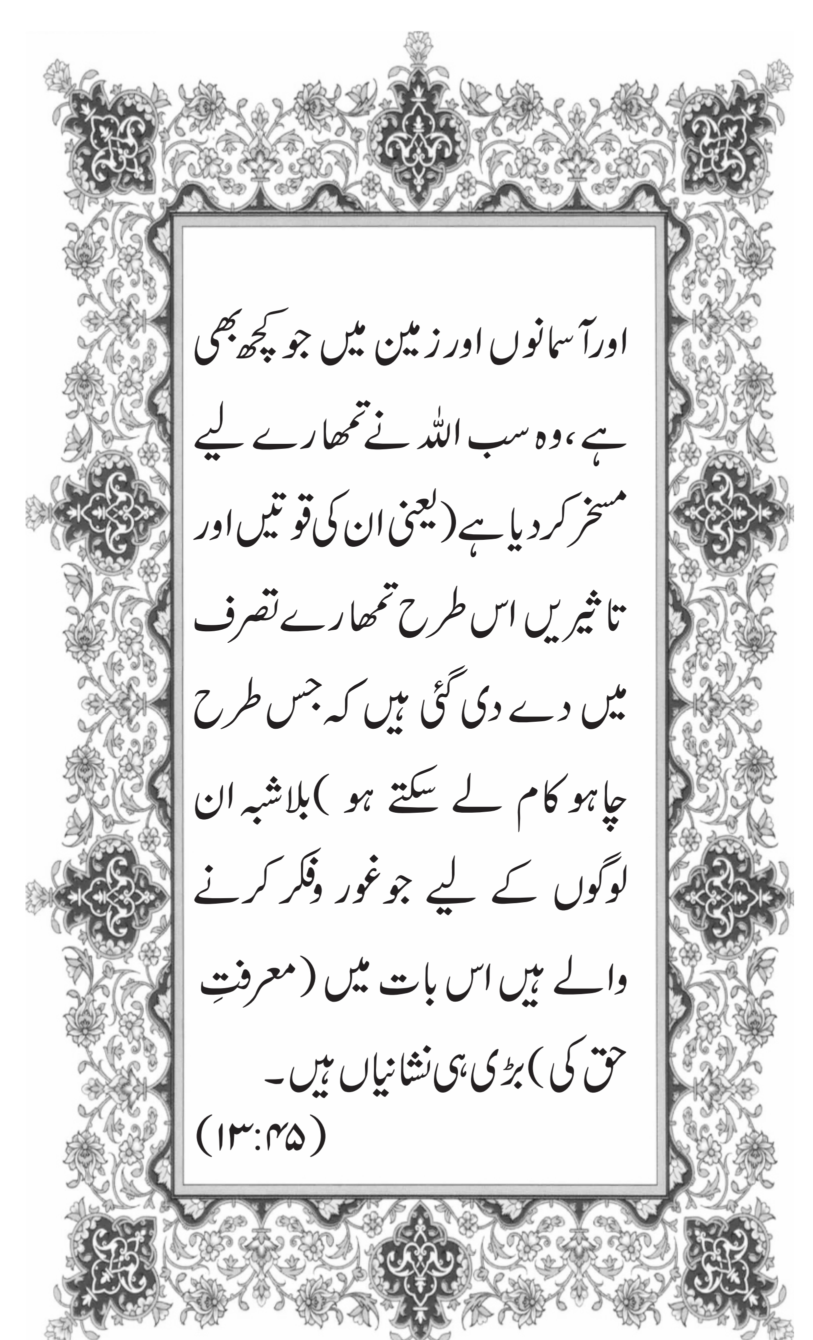
ہماری کرُہ ارضی کی ابتائی شکل ایک بے انتہا درجہ گرم اور بہت سخت ٹھوس تودے (Mass) کی سی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کو ایک ایک حصوں میں تقسیم کرکے زمین اور دوسری اجزاء فلقی کو جُدا جُدا دنیاؤں کی شکل میں بنایا۔ چودہ صدی بعد سائنسدانوں نے (Big Bang Theory) عظیم دھماکے کا نظریہ پیش کیا۔ روس

کے ریاضی دان (Alexander Freedman) نے ۱۹۲۲ء اور بلجیم کے ماہر فلکیات (Goerge Editie) نے ۱۹۲۷ء کو بھی اس ہی نظریہ کو تسلیم کر کے کائنات پھیل رہی کا نظریہ پیش کیا ہے۔ امریکہ کے ماہر طبیعات نے یہ نظریہ بھی پیش کیا ہے۔ ہماری کائنات کئی کائنات میں سے ایک ہے یعنی universe نہیں بلکہ Multiverse ہے۔ یعنی ہماری دُنیا کے علاوہ کئی اور دُنیائیں بھی موجود ہیں۔

شعلہ زن سورج سے بے انتہا درجہ حرارت، زمین الگ کرنا، ٹھنڈا، معتدل بنانا چودہ صدی قبل قرآن مجید میں موجود معلومات دیکھ کر سائنسدانوں کی عقل دنگ رہ گئی۔ قرآن مجید کہتا ہے۔" وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَھْوَآءَ ھُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَلْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِذِکْرِھَمْ فَھَمْ عَنْ ذِکْرِھِمْ مُّعْرِضُوْنَ ہ (۷۱:۲۳) "حق اگر کہیں ان (انسانوں) کی خواہشات کے پیچھے چلتا تو زمین اور آسمان اور ان کی ساری آبادی کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔" ہماری کرہ ارض کو سرسبز شاداب مالا مال کرنے سے انسان کی بقا کا سامان مہیا کرنا انسان کی پیدائش کی تکمیل کی ایک حیران کن سرگزشت ہے۔" لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّـاسِ لَایَعْـلَمُوْنَ ہ" (۵۷:۴۰) "انسان کو پیدا کرنے کا نسبت یقیناً زمین زیادہ بڑا کام، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں"



وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ط اِنَّ فِیْ
ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ه
(۱۳:۴۵)



اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، وہ سب اللہ نے تمھارے لیے مسخر کر دیا ہے (یعنی ان کی قوتیں اور تاثیریں اس طرح تمھارے تصرف میں دے دی گئی ہیں کہ جس طرح چاہو کام لے سکتے ہو) بلاشبہ ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرنے والے ہیں اس بات میں (معرفتِ حق کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

(۴۵:۱۳)

(۴)

تخلیق اشرف المخلوقات

ماضی بعید میں ہماری کرہ ارضی انتہا درجہ شعلہ زن ہوکر سورج سے جدا ہونا، نا معلوم لاکھوں برس طویل عرصہ میں ٹھنڈے معتدل ہونے اوراس قابل بنا کہ اس میں زندگی کے آثار نمودار ہوئے۔ پھر طویل عرصہ گزرنے کے بعد زندگی کا اولین بیج وجود میں آیا۔ جس کو قرآن المجید نے ۱۴۰۰ اچودہ صد قبل لیس دار گارے اور ست سے تعبیر کیا۔ فرانس کے سائنسدان (Felex Dujardin) نے ۱۹۳۴ء میں دریافت کرکے Sarcode سے تعبیر کیا ہے۔ اس کے بعد ۱۹۳۹ء میں آسٹریا (جرمن) کے سائنسدان (Jan E vengeial Purjegne) نے Sarcoda کو (Proto Plasm) سے تعبیر کیا ہے۔ یونانی زبان میں Proto مطلب اولین Plasme مطلب بناوٹ، یعنی مرکب چکنائی گلوکوز،

"ذٰلِکَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ہ اَلَّذِیْ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ ہ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ ہ ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مَنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ہ" (۳۲:۶ تا ۹) "وہی (اللہ) ہے ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا (زبردست) اور رحیم جو چیز بھی اُس نے بنائی ہے خوب بنائی۔ اُس نے انسان کی تخلیق کی ابتداء لیس دار

گارے سے کی پھر اُس کی نسل ست سے چلائی جو حقیر پانی کی طرح ہے۔ پھر اس کو ٹھیک ٹھاک کر کے درست کیا اور اُس کے اندر اپنی روح پھونک دی اور تم کو کان دیئے آنکھیں دیں اور دل دیئے تم لوگ کم شکر گزار ہو۔''

یعنی اللہ نے براہِ راست اپنی تخلیقی عمل سے انسان کو پیدا کیا اور اُس کے بعد خود اُسی انسان کے اندر تناسل کی یہ طاقت رکھ دی کے اُس کے نطفہ سے ویسے ہی انسان پیدا ہوتے چلے جائیں۔ ایک کمال یہ تھا کہ زمین کے مواد کو جمع کر کے ایک تخلیقی حکم سے اس میں وہ زندگی، شعور اور عقل پیدا کر دیا۔ جو انسان جیسی حیرت انگیز مخلوق وجود میں آ گئی اور دوسرا کمال یہ ہے کہ آئندہ مزید انسانوں کی پیدائش کے لئے ایک ایسی عجیب مشینری خود انسانی ساخت کے اندر جس کی ترتیب اور کارگزاری کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ (ملاحظہ ہو۔ ۵:۱۰، ۸:۳۰، ۵:۳۹، ۲:۶۴، کی تشریح کیلیئے سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن)

انسان کا یہ خیال کہ وہ مہمل چھوڑ دیا جائے گا اور اِس زندگی کے بعد وہ دوسری زندگی نہیں ہوگی۔؟ کیا اُس پر یہ حالت نہیں گزری ہے کہ پیدائش سے پہلے کیا تھا۔ (نطفہ)

''وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ہ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ہ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا

ثُمَّ أَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَکَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ہ ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَذٰلِکَ لَمَیِّتُوْنَ ہ

ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تُبْعَثُوْنَ ہ (۲۳:۱۲تا۱۶)

''ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا۔ پھر اُسے ایک محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا۔ پھر اُس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی۔ پھر لوتھڑے کی ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ پھر اُسے ایک ہی مخلوق بنانا کھڑا کیا۔ پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ سب کاریگروں سے اچھا کاریگر۔ پھر اُس کے بعد تم کو ضرور مرنا ہے۔ پھر قیامت کے روز یقیناً اُٹھائے جاؤ گے۔''

علم الجنین (Embrology) اور علم ساخت کھال (Dermotology) بیسویں صدی کے تیسرے عشرہ کی دریافت ہے۔ نطفہ تا پیدائش انسان کو چودہ صدی پہلے القرآن المجید میں مطلق واضح (absolute precision) موجود معلوم کرنے پر سائنسدانوں کی عقل دنگ رہ گئی۔

شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی جدّا میں ایک خاص کانفرس میں کینیڈا، امریکہ، جاپان، تھائی لینڈ کے سائنسدانوں کی شرکت کے دوران تھائی لینڈ کے (To Tajasen) کا اعلان قابل غور ہے۔ کہتا ہے ''گزشتہ تین برس سے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے میرا فیصلہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں جو کچھ قرآن میں درج ہے وہ اللہ کا کلام ہے کلمہ پڑھ کر اعلان کرتا ہوں میں مسلمان ہو گیا ہوں''

سائنسدان اس نتیجے پر پہنچتے ہیں جیسے جیسے نئے علوم دریافت ہونگے ۔اُنکی رجوع قرآن مجید کی طرف بڑھتی جائے گی۔تاخیر کی وجہ قرآن مجید کے ترجمہ تفسیر کا مختلف زبانوں میں فقدان تھا۔

Keith L. Moor "Scientific" Interpretation of Embrology in Quran

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے سنوارنے ڈیل ڈول بنانے میں جو اہتمام کیا ہے صرف اس لئے کہ وہ کھائے پیئے مر کر فنا ہو جائے۔ایسے نہیں قرآن مجید کہتا ہے۔ رَبَّنَامَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ (۱۹۱:۳) ''اے پروردگار یہ سب کچھ تو نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ محض ایک بیکار،عبث کام ہو۔ بلکہ یہ بغیر کسی معقول غرض اور مدعا کے نہیں۔'' ''وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَابَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ہ مَاخَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ہ ''(۳۹،۳۸:۴۴) ''آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں ۔ہم (اللہ) نے محض کھیل اور تماشا کرتے ہوکے نہیں پیدا کیئے ہیں ،ہم نے اسے پیدا کیا ہے مگر حقیقت اور مصلحت کے ساتھ۔مگر اکثر انسان ایسے ہیں جو اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے''

فرمانِ الٰہی: اے بندوں کیا سمجھتے ہو؟

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ أَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَايَحْكُمُوْنَ ہ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَايُظْلَمُوْنَ ہ (۴۵:۲۱۔۲۲)

''جولوگ بُرائیاں کرتے ہیں۔کیا وہ سمجھتے ہیں۔ہم اُنھیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور جن کے اعمال اچھے ہیں یعنی دونوں برابر ہو جائیں۔زندگی میں بھی اور موت میں بھی۔؟اگر ان لوگوں کے فہم ودانش کا فیصلہ یہی تو کیا ہی بُرا فیصلہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے آسمان اور زمین کو حکمت اور مصلحت کے ساتھ پیدا کیا اور اس لئے پیدا کیا کہ ہر جان اپنی کمائی کے مطابق بدلہ پالے اور ایسا نہیں ہوگا کہ ان کے ساتھ نا اِنصافی ہو''

اور

''اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزً حَكِيْمًا ہ'' (۵۶:۴)

''وہ جن لوگوں نے ہماری آیت کو ماننے سے انکار کر دیا ہے انھیں بالیقین ہم آگ میں جھونکین گے۔اور جب اُن کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اُس کی جگہ دوسری کھال

پیدا کردیں گے تاکہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں گے۔''

علم الجنین(Embrology)اور علم ساخت کھال(Dermatology) کا ذکر قرآن مجید میں چودہ صدی قبل موجود ہے جبکہ سائنسدانوں نے اس علم کو بھی بیسویں صدی میں دریافت کیا ہے۔ نفس عمارہ انسان کو گناہوں میں دھکیلتا تو ہے لیکن ساتھ ہی نفس توّاما دستک بھی دیتا جاتا ہے۔ لہٰذہ گناہ گار کو دل برداشتہ نا اُمید نہیں ہونا چاہیے۔

اور

قرآن مجید میں دیکھتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے گناہ گار بندوں کو مخاطب کیا یا اُن کا ذکر کیا ہے تو عموماً ''یائے'' نسبت کے ساتھ کیا جو محبوب پر دلالت کرتی ہے۔

''قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ہ'' (۵۳:۳۹) ''اے نبیؐ کہہ دو کے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔ وہ غفور رحیم ہے''

حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ نے اس سورۃ الزمر کی تفسیر کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے۔ ''اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک باپ جوش محبت میں اپنے بیٹے کو پکارتا ہے تو خصوصیت کے ساتھ اپنے رشتے پدر پر زور دیتا ہے۔ ''اے میرے

فرزند'' کیا اس سے بڑھ کر اللہ کی رحمت آفروزش کا پیغام ہوسکتا ہے ۔ (ملاحظہ ہو ابوالکلام احمد ترجمان القرآن جلداول صفحہ ۱۴۸)

صحیح مسلم کی حدیث سے واضح ہو جاتا ہے جب ہم قرآن المجید کی روشنی میں اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

والذی نفسی بیده ، لولم تذنبوا لذهب الله

بکم ولجآء یقوم یذنبون فیستغفرون مسلم عن ابی ھریرۃ

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم ایسے ہو جاؤ کہ گناہ تم سے سرزد ہی نہ ہوتو خدا تمھیں زمین سے ہٹادے اور تمھاری جگہ ایک دوسرا گروہ پیدا کردے جس کا شیوہ یہ ہو کہ گناہوں میں مبتلا ہواور پھر خدا سے بخشش و مغفرت کی طلب گاری کرے'' وایضا عن انس قال قال صلی اللّٰه علیه وسلم والذی نفسی بیده لو اخطاء تم حتی تملاء خطایا کم مابین السماء والارض ثم استغفرتم اللّٰه یغفرلکم والذی نفسی بیده لولم تخطمئون لجاء اللّٰه یقوم یخطمئون ثم یستغفرون غفرلهم اخرجه احمد وابویعلی باسناد رجاله ثقات ۔وعن عمر مرفوعا لولم تذنبوا الخلق الله خلقا یذنبون ثم یغفرلهم اخرجه احمد واالبزار وجالهم ثقات۔ واخرج البزار من حدیث ابی سعید نحوه حدیث ابی هریرة فی الصحیح وفی اسناده یحی ابن بکیر وهو ضعیف (ابوا کلام احمد صفحہ ۱۴۸)

انتباہ۔۔خبردار وہوشیار

فلاح/نجات مل سکتی ہے بشرطیکہ آئندہ زندگی شرع اسلام کے مطابق سنوار دی جائے اور ہر قسم کے گناہ سے اجتناب ضروری ہے

وَأَنِيبُوٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوْ لَهٗ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ہ (۵۴:۳۹)

''پلٹ جاؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع ہو جاؤ اُس سے قبل کہ تم پر عذاب آجائے اور پھر کہیں سے تمھیں مدد نہ مل سکے'' (۵۴:۳۹)

علماء و اولیاء کا خلق اللہ کو راہِ راست پر قائم دائم رکھنے کو حق وصبر کی سخت تلقین کرتے رہے ہیں حضرت مولانا شیخ المشائخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ علیہ الرحمتہ کا تقریباً اسی ۸۰ برس درس وتدریس کا خاصہ رہا ہے عوام کو اسلام کی ''پنج بناء'' پر باعلم وباعمل قائم رکھنا فلاح ونجات کے لئے کافی مگر ازحد ضروری رہا ہے۔

قرآن مجید کہتا ہے۔

''قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ'' (۳۱:۳) ''اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہہ دو اگر واقعی تم اللہ سے محبت کرنے والے ہو تو چاہیے کہ میری پیروی کرو (میں تمھیں محبت الٰہی کی حقیقی راہ دکھا رہا ہوں) اگر ایسا کیا تو صرف یہیں نہیں ہوگا کہ تم اللہ سے محبت کرنے والے ہو جاؤ گے

بلکہ خود اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اور تمھارے گناہ معاف کردے گا۔ اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔ یعنی اللہ معبود تو ہے محبوب بھی ہے"

کسی نے کیا خوب کہا:

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا　　دل دوشمناھم نہ کرند تنگ

تُرا کہ مُیسّر شود ایں مقام　　کہ بادوشتانت خلاف ست جنگ

اور

جولوگ اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال خرچ کرے۔ نماز قائم کرے اور زکواۃ دے اور کہے ہمارا خرچ کرنا اس کے سوا کچھ نہیں ہے محض اللہ کے لئے ہے۔" یہ ہیں راستباز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔ (۲:۱۷)

اور

"جولوگ مسکینوں اور یتیموں کو کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہمارا کھلانا اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ محض اللہ کے لئے ہے۔" "یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيرًا ہ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا وَّأَسِيرًا ہ اِنَّمَانُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا" (۷۶:۷تا۹)

جیسے کہ حدیث قدسی سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت پوچھے گا!

یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال کیف اعودك وانت رب العٰلمین؟قال ام علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده؟ اما علمت انك لوعدته لوجدتنی عندہٗ ؟ یا ابن اٰدم !استطعمتك فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمك وانت رب العٰلمین؟ قال اما علمت انه استطعمات عبدی فلان فلم تطمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذٰلك عندی؟ یا ابن آدم استسقیتك فلم تسقنی قال کیف اسقیتك وانت رب العٰلمین؟ قالا ستسقاك عبدی فلان فلم تسقه اما انك لو سقیته لو جدت ذٰلك عندی؟ (مسلم عن ابی هریرة)

(قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ خدا ایک انسان سے کہے گا اے بنی آدم ! میں بیمار ہوگیا تھا مگر تو نے میری بیمار پرُسی نہ کی بندہ حیران ہوکر کہے گا بھلا ایسا کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور تو رب العٰلمین ہے؟ خدا فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ تیرے قریب بیمار ہوگیا تھا اور تو نے اُس کی خبر نہیں لی تھی۔ اگر تو اُسکی بیمار پرُسی کیلئے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اِسی طرح خدا فرمائے گا اے ابن آدم ! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے نہیں کھلایا بندہ عرض کرے گا بھلا ایسے ہوسکتا ہے۔ کہ تجھے کسی بات کا اختیار نہ ہو؟ خدا فرمائے گا کیا تجھے یاد نہیں کہ میرے فلاں بھوکے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے انکار کردیا تھا اگر تو اُسے کھلاتا تو تُو مجھے اُس کے پاس پاتا۔ ایسے ہی خدا فرمائے گا۔ اے ابن آدم ! میں نے تجھ سے پانی مانگا۔ مگر تو نے مجھے نہیں پلایا؟ بندہ

عرض کرے گا۔ بھلا ایسا ہوسکتا ہے کہ تجھے پیاس لگے تو تُو خود پروردگار ہے؟ خدا فرمائے گا میرے فلاں پیاسے بندے نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا؟ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے پاس پاتا۔ (ابوالکلام احمد، ترجمان القرآن، جلد اول صفحہ ۱۳۹)

بزرگان دین دور دراز سے ہندوستان کا رُخ کرتے چلے آتے رہے۔ صرف ایک مقصد کی خاطر کہ شرک، ذات پات کی بے انصافیوں کی جگہ اسلامی مساوات اور انصاف کا معاشرہ قائم ہو جس کے لئے صبر اور حق کا دامن پکڑے پھرتے رہتے۔ درسِ تبلیغ اخلاقیات سے لوگوں کا شعور بیدار کرتے اور دلوں میں بیٹھاتے کہ کائنات کا خالق صرف اور صرف اللہ ہے۔ اُس کا شریک کوئی نہیں ہے اور یہ کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ تمام بیماریوں کو جو انسان کی دل کی بیماریاں ہیں۔ اُن کے لئے رحمت رہنمائی اور شفاء ہے اور یہ کہ رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہاں کے لئے رحمت ہیں۔ (۲۱:۱۰۷۔ ۲۹:۵۱۔ ۱۰:۵۷، ۵۸)

القرآن المجید سورۃ الرعد ۱۳

''وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْبتِغَآءَ وَجهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوْالصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْ مِمَّارَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَۃً وَّيَدْرَءُ وْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُوْلَٰئِکَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ہ'' (۱۳:۲۲)

''اور جن لوگوں نے اللہ کی محبت میں (تلخی ناگواری) برداشت کر لی۔ نماز قائم کر لی

اوراللہ کی دی ہوئی روزی پوشیدہ وعلانیہ (اُس کے) بندوں کے لئے خرچ کی اور بُرائی کا جواب بُرائی سے نہیں بلکہ نیکی سے دیا (تو یقین کرو) یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا بہتر ٹھکانا ہے" (۲۲:۱۳) اور قرآن المجید کہتا ہے "وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہ" "جو کوئی بُرائی پر صبر کرے اور معاف کردے تو یقیناً یہ بڑی اولوالعزمی ہے" (۴۲:۴۳)

حوالے

۱۔ شاہ فہد مدینہ کمپلیکس — قرآن کریم الترجمہ اَو تفسیر په پختو ژبه کیں

۲۔ ابوالکلام احمد — ترجمان القرآن۔ جلد اول

۳۔ ابوالاعلیٰ مودودی — تفہیم القرآن

۴۔ Allama Abdullah Yusaf Ali — The Holy Quran English Translation & Commentary

۵۔ Der Edle "Quran" (القرآن کریم ترجمہ ومعانیہ الی العۃ لمانیہ) — Stheich Abdullah as-sdmit & Dr Nadeem Elyas

۶۔ Scientific Inerpretation of Refences to Embrology in Quran — Keith L. Moor

(۵)

حضرت امام الاولیاء مولانا شیخ المشائخ سید عبدالوہاب المعروف اخون پنجو بابا علیہ الرحمتہ

ولادت ۔۔ترہ کئی ضلع صوابی اتوار ۹ صفر ۹۳۷ھ

وفات ۔۔اکبر پورہ ضلع نوشہرہ ہفتہ ۲۷ رجب ۱۰۴۰ھ

حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ غوث زمانہ کو ہندوستان ، پاکستان وافغانستان کے جلیل القدر اور شہرت یافتہ علماء و اولیاء کرام میں بلند مرتبہ حاصل ہے۔آپ سلسلہ چشتی صابری کے اہم اولیاء کرام کے رکن ہیں ۔ یہ سلسلہ سخت دشواریوں اور اعمال و وظائفوں کا طریقہ ہے۔اس وجہ سے اس سلسلہ کے مشائخ اولیاء اور فیوضیات بھی دور تک پاکستان ، بنگلا دیش ، بھارت اور افغانستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کی خدمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سنت والجماعت کے پھیلنے میں نمایاں مثال ہیں آپ بذات خود شرع محمدیؐ کے عقیدے سے ذرّہ بھر تجاوز کرتے نہ برداشت کرتے تھے۔حضرت مولانا عبد اللہ داد ننگرری اخوند درویزہؒ نے حضرت عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کے متعلق تذکراۃ ابرار میں ان

سنہری الفاظ میں بیان کیا ہے:

دانشمند، محقق ، بلند مرتبہ، عالم فاضل

حیثیت محمدی ، کثیر تعداد تالیف تصنیف

مرتبے والے، بعض تالیف عربی ، بعض

ہندی (اردو) اور فارسی میں ہیں ۔

علوم فیقہ نظم میں تحریر ہے ''حضرت ابوالفضل نے آئین اکبری میں حضرت عبدالوہاب کو شیخ پنجو سنبھلی کے نام سے پکارا ہے۔'' گزرے اور آنے والے علماء ومشائخ کا سردار'' آپؒ نے وادئ پشاور میں بگڑے، فحشی، فجوری، بدعتی، رقص سروری، دین اسلام سے لاتعلقی جیسے ماحول کو اکھاڑ پھینک کر دین اسلام کا چراغ روشن کیا۔ اباسندھ، پکھلی، سوات، دیر اور باجوڑ، کوہستانوں کے علاقوں سے گمراہی کو مٹا کر شرع محمدیؐ کا چراغ روشن کیا۔ موضع اکبر پورہ ضلع نوشہرہ میں تبلیغ اسلام، تدریس اور روحانی تعلیم کا مرکز قائم کیا۔ اور ۳۰۰ صد علماء ومشائخ اور جہادی پیدا کیے۔ (ملاحظہ ہو۔ احمد شاہ رضوانی کی تصنیف تحفۃ الاولیاء)

ہندوستان میں دس برس کے دوران درس وتبلیغ سے اسلام پھیلایا تھا۔ حضرت جلال الدین محمد الفاروق تھانسیری بلخیؒ، حضرت ابوالفتح کمباچی بلخیؒ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد سرہندیؒ سے خرقہ خلافت حاصل کر کے ظاہری، روحانی وعرفانی دولت سے مالا مال ہوئے۔ یہ سب کچھ ۹۵۱ھ سے ۹۹۰ھ یعنی چالیس ۴۰ برس

کے عرصے میں حاصل کیا۔ دارالعلوم چوہا گجر پشاور سے ایک شہرت یافتہ معلم، مدرس اور مبلغ ابھرے۔

شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کی خودساختہ دین الٰہی سے جو گمراہی وشرک کا ماحول پھیلا تھا۔ اس ماحول کو اس کے بیٹے شہنشاہ جہانگیر راجہ بھرمل کے پوتے اور اپنے ماموں راجہ بھگوان داس کے داماد نے مزید بگاڑ دیا تھا۔ ان لادینی ماحول کے خلاف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد سرہندیؒ کے شانہ بہ شانہ حضرت مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ اٹھ کھڑے ہوئے اور شہنشاہ جہانگیر کو لاہور قلعہ میں قید کر کے گمراہی کو واپس اسلامی ماحول میں بدل دیا۔ پی ٹی وی کے ایک پروگرام میں حضرت مولانا غلام مرتضیٰؒ نے ۱۹۹۶ء میں تفصیلاً بیان کیا تھا کہ جہانگیر نے معافی مانگ کر اور گمراہی کے ماحول کو ختم کرنے کے بعد نے آخری عمر اسلامی طرز کے مطابق بہت اچھی اور صالح زندگی گزاری۔

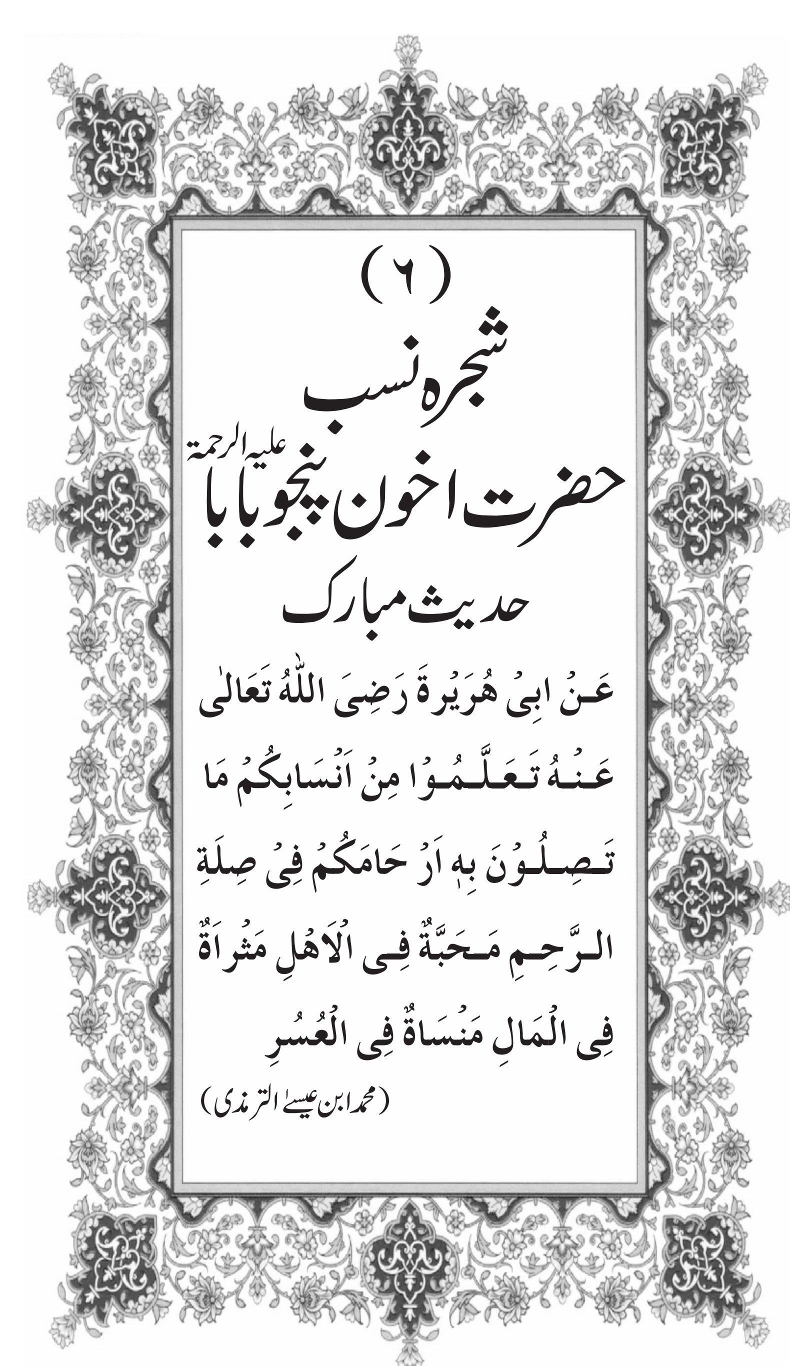
حضرت اخون پنجو باباؒ سے کثیر تعداد میں تصنیف و تالیف مشہور ہیں۔

ان میں سے چند مثال کے طور پر درج ذیل ہیں۔

۱	سلوک العزاۃ	مست ملا خان شوڑ بن اس کی ایک کاپی افغانستان میں موجود ہے۔
۲	ابوالفضل کی آئینہ اکبری	یونیورسٹی بک ایجنسی بیرون کابلی دروازہ پشاور شہر میں موجود ہے
۳	تحفۃ الاولیاء	شمس العلماء احمد شاہ رضوانی اکبر پوری۔
۴	اربابِ طریقت	حاجی محمد ادریس بھوجیانی مکتبہ رحمانیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۵	مناقب اخون پنجو بابا	میاں بادشاہ اکبر پوری
٦	روحانی رابطہ اُو روحانی تڑون	عبدالحلیم اثر افغانی
۷	تذکرہ شیخ رحمکارؒ	میاں صیاح الدین کاکاخیل
۸	حضرت اخون پنجو باباؒ	نصر اللہ خان نصر
۹	تذکرہ صوفیائے سرحد	اعجاز الحق قدوسی لاہور
۱۰	حضرت سید عبدالوہاب صاحب المعروف اخون پنجو باباؒ	اعجاز الحق قدوسی لاہور
۱۱	دپختو تاریخ	صدیق اللہ رشتین

۱۲	دَجناب سیدنا عبدالوہاب اخون پنجوسرکارؒ ''قرأة العین''	سید بختیار علی شاہ اکبرپورہ
۱۳	تذکرہ غوث الزمان السید عبد الوہاب المعروف اخون پنجو باباؒ اکبرپورہ	صاحبزادہ حبیب الرحمٰن گلیاڑہ مردان
۱۴	تذکرة الابرار	عبداللہ اللہ داد ننگرری اخون درویزہؒ
۱۵	آئینہ تصوف	مولانا سید شاہ محمد حسن رامپوری (ہند)
۱۶	مناقب حضرت اخون پنجو باباؒ	شیخ میاں علی خان باباؒ
۱۷	مناقب حضرت اخون پنجو باباؒ	شیخ اخوند سالاک غازیؒ
۱۸	مناقب حضرت اخون پنجو باباؒ	شیخ عبدالغفور عباسیؒ بوڈاباباؒ
۱۹	مناقب حضرت اخون پنجو باباؒ	تالیف ملاخاکی
۲۰	آئینہ حقیقت نما	اکبرشاہ خان نجیب آبادی
۲۱	تذکرہ افغان	روشن خان نواکلی صوابی
۲۲	سِرُّ الاسرار	حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ پشاور
۲۳	دَپشتو شعراء اودَ پشتو مؤرِخان	عبدالحلیم اثر افغانیؒ
۲۴	تاریخ یوسف زئی	اللہ بخش یوسف زئی
۲۵	خزینۃ الصفیاء	مفتی علامہ سرور لاہوری
۲۶	تذکراة مشائخ سرحد	سید امیر شاہ گیلانی پشاور
۲۷	حضرت اخون پنجو باباؒ	سید خادم شاہ رضوانیؒ اکبرپورہ

۲۸	Akhun Punju Baba	Ibrahim Shah Pakistan Historical Soceity Peshawar
۲۹	قلمی بیاض	میاں محمد صدیق (۱۳۷۴ھ)
۳۰	قلمی بیاض	میاں ابو حامد (۱۳۰۰ھ)
۳۱	قلمی پرانا شجرۂ نسب اخون پنجو باباؒ	نور اسلام میاں کے پاس موجود ہے۔
۳۲	قلمی پرانا شجرۂ طریقت اخون پنجو باباؒ	نور اسلام میاں کے پاس موجود ہے۔
۳۳	باچا صاحب کی ڈائری	مولانا سید اعجاز احمد باچا طورونوے کلے مردان
۳۴	حضرت اخون پنجو باباؒ	سید عظیم شاہ خیال بخاری اکبر پورہ



(۶)

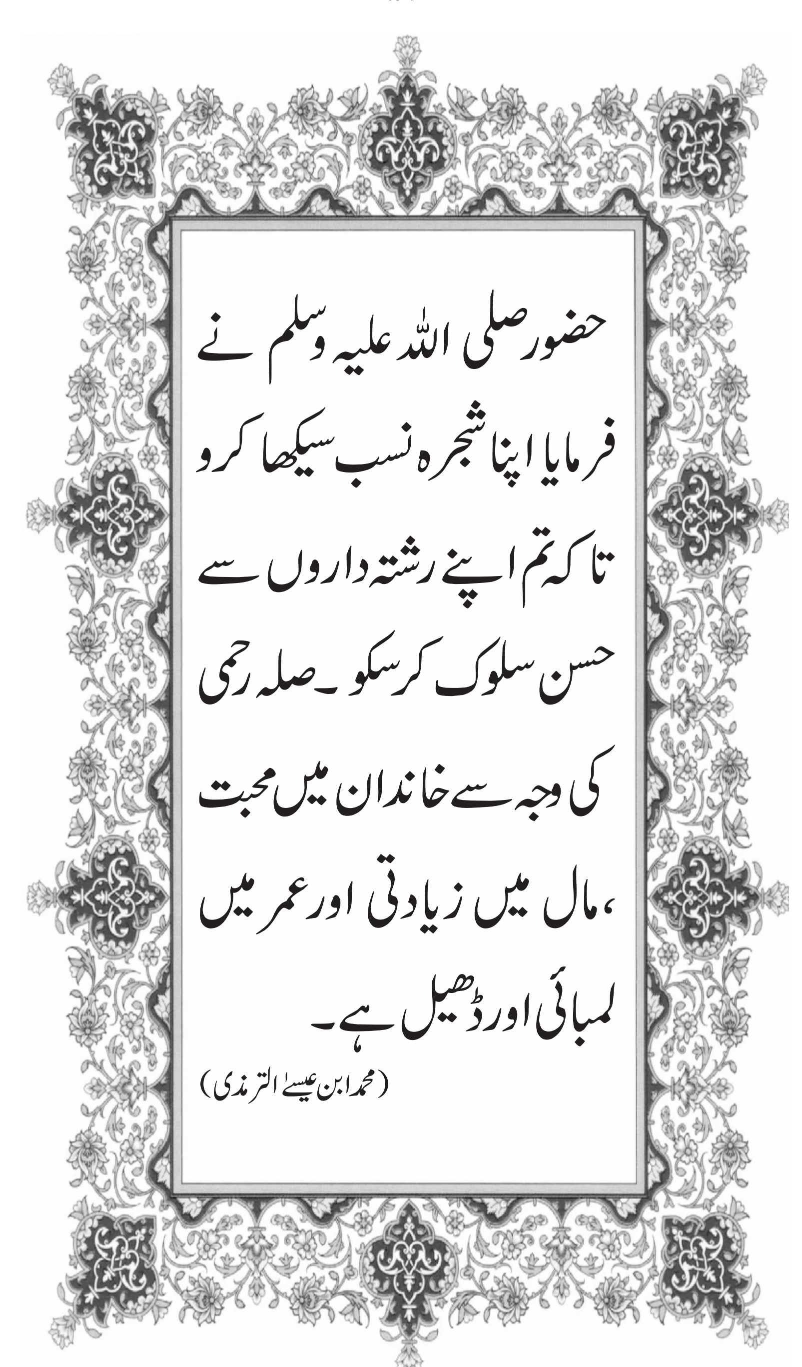
شجرہ نسب

حضرت اخون پنجو باباعلیہ الرحمۃ

حدیث مبارک

عَنْ اِبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْ حَامَکُمْ فِیْ صِلَةِ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاةٌ فِی الْعُسُرِ

(محمد ابن عیسےٰ الترمذی)



حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا شجرہ نسب سیکھا کرو تا کہ تم اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرسکو ۔صلہ رحمی کی وجہ سے خاندان میں محبت ،مال میں زیادتی اور عمر میں لمبائی اورڈھیل ہے۔

(محمد ابن عیسےٰ الترمذی)

۱۔ حضرت آدمؑ

۱۔آدمؑ	ہابیل	کابیل
۲۔شیثؑ	اپنے بھائی کابیل	ان کی اولاد
۳۔انوش	کے ہاتھوں موت	قدرتی حادثے
۴۔قینان	واقع ہوئی۔	میں ختم ہوگئی تھی۔
۵۔مہلائل	کوئی اولاد نہیں	
۶۔یارد		
۷۔ادریس		
۸۔متشالِح		
۹۔لامِک		

۱۰۔ حضرت نوحؑ

حضرت نوحؑ اورانکی قوم موجودہ عراق کے موصل میں رہائش پزیر تھے۔حضرت آدمؑ جوصالح نظام زندگی اپنی اولاد کوچھوڑ گئے تھے۔اس میں سب سے پہلے بگاڑ حضرت نوحؑ کے دور میں پیدا ہوا۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَااخْتَلَفُوْ فِيْهِ وَمَاخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّاالَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَ تْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْياً بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ لِمَا خْتَلَفُوْفِيْهِ مِنَ الْحَقِّ

بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ (۲:۲۱۳)

''ابتدا میں سب لوگ ایک ہی طریقے پر تھے۔(پھر یہ حالت باقی نہ رہی اور اختلافات رُونما ہوئے)تب اللہ نے نبی بھیجے جوراست روی پر بشارت دینے والے اور کجروی کے نتائج سے ڈرانے والے تھے،اوراُن کے ساتھ کتابِ حق نازل کی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جواختلافات رُونما ہو گئے تھے،اُن کا فیصلہ کرے(اوران اختلافات کے رُونما ہونے کی وجہ یہ نہ تھی کہ ابتداء میں لوگوں کوحق نہیں بتایا گیا تھا۔نہیں)اختلافات اُن لوگوں نے کیا،جنہیں حق کا علم دیا چکا تھا۔ اُنھوں نے روشن ہدایات پالینے کے بعد محض اس لیےحق کو چھوڑ کر مختلف طریقے نکالے کہ وہ آپس میں زیادتی کرنا چاہتے تھے۔پس جولوگ انبیاء پرایمان لے آئے ،انہیں اللہ نے اپنے اذن سے اُس حق کا راستہ دکھا دیا،جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تھا''(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ابوالاعلیٰ مودودی تفہیم القران جلد اول ۱۶۲۔۶۳)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوْا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ٥ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ٥ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ

كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝ (۷:۵۹تا۶۴)''ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا۔اُس نے کہا''اے برادران قوم اللہ کی بندگی کرو۔اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے میں تمہارے حق ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں''نوحؑ نے کہا'اے برادران قوم میں کسی گمراہی میں نہیں پڑا ہوں بلکہ رب العالمین کا رسول ہوں۔تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔تمہارا خیر خواہ ہوں۔اور مجھے اللہ کی طرف وہ کچھ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے۔کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعہ سے تمہارے رب کی یاددہانی آئی تاکہ تمہیں خبردار کرے اور تم غلط روی سے بچ جاؤ اور تم پر رحم کیا جاوے؟ مگر اُنہوں نے اس کو جھٹلا دیا۔آخر کار ہم نے اُسے اور اسکے ساتھیوں کو ایک کشتی میں نجات دی۔اور اُن لوگوں کو ڈبو دیا۔جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا یقیناً وہ اندھے لوگ تھے

حضرت نوحؑ تا حضرت ابراھیمؑ

۱۰۔ حضرت نوحؑ	۱۵۔ فالخ
۱۱۔ سام	۱۶۔ رَعَوُ
۱۲۔ اَزفخشار	۱۷۔ یسُرُوج
۱۳۔ صالح	۱۸۔ ناحور
۱۴۔ عابر	۱۹۔ اذر

۲۰ حضرت ابراھیمؑ

حضرت نوحؑ کے بعد حضرت ابراھیمؑ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عالمگیر دعوت پھیلانے کے لئے معمور کیا تھا۔ حضرت ابراھیمؑ خود عراق سے مصر تک اور شام فلسطین سے ریگستانوں میں گشت لگا کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمان برداری اور دین اسلام کی طرف لوگوں کو راغب کرتے رہے۔

حضرت ابراھیمؑ نے اسلام کی اشاعت کی خاطر جانی مالی اور اولاد کی قربانیاں دینے سے دریغ نہیں کیا۔ اور سر تسلیم خم کرتے رہے۔

۱۔ نمرود کی ناکام کوشش حضرت ابراھیمؑ کو آگ میں جھونکنا اور اللہ تعالیٰ کے رحم فضل سے آگ کو بے ضرر کر کے پھولوں کے نیہار میں بدل دیا۔

۲۔ اللہ کا ذکر بار بار یاد کروانے سے اپنی تمام دولت پیش کی۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر اپنے فرزند اول معصوم اسماعیلؑ کو قربانی کے لئے پیش

کیا۔ دین اسلام کی اشاعت کے لئے تین خلیفہ مقرر کئے۔

۱۔ شرق اُردن کے لئے حضرت لوطؑ

۲۔ عرب کے لئے اپنا فرزند اول حضرت اسماعیلؑ

۳۔ شام، فلسطین کے لئے اپنا فرزند دوئم حضرت اسحاقؑ

حضرت ابراھیمؑ کی نسل سے دو بڑی شاخیں اُبھریں:

۱۔ حضرت اسماعیلؑ (ولادت بی بی حاجرہ کے بطن سے) کی اولاد عرب میں رہائش اختیار کی عرب کے قریش اور دوسرے قبائل

۲۔ حضرت اسحاقؑ کی (ولات بی بی سارہ کے بطن سے)۔ اوران کے فرزند حضرت یعقوبؑ المعروف اسرائیلؑ کی اولاد عراق، شام اور فلسطین میں رہائش پذیر رہے۔ ان کی نسل سے کثیر تعداد میں انبیاء بھیجے گئے جن میں جلیل القدر حضرت یوسفؑ، حضرت یونسؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت زکریہؑ، حضرت یحیٰؑ، حضرت عزیرؑ، حضرت الیاسؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ اور حضرت عیسیٰؑ

مختصر: دنیا میں جتنی بھی چیزیں ایسی ہیں جن سے انسان بے حد محبت کرتا ہے۔ اُن میں سے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو حضرت ابراھیمؑ نے حق کی راہ میں پیش نہ کیا ہو۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

حضرت ابراهیمؑ تا رسول الله محمد صلی الله علیه وسلم

۲۰ـ حضرت ابراهیمؑ

۲۱ـ حضرت اسماعیلؑ
۲۲ـ قیدار
۲۳ـ عِرام
۲۴ـ عَوض
۲۵ـ سمی
۲۶ـ زارخ
۲۷ـ ناحث
۲۸ـ مقعر
۲۹ـ ایهام
۳۰ـ اقنداد
۳۱ـ عیصر
۳۲ـ ذیشان
۳۳ـ عَیصی
۳۴ـ اَرْعوٰی
۳۵ـ یَلحَن
۳۶ـ یتخَذَن
۳۷ـ یتر بی
۳۸ـ سَنبرَ
۳۹ـ حمدان
۴۰ـ دعا
۴۱ـ عبید
۴۲ـ عَبقَد
۴۳ـ عیفی
۴۴ـ ماخی
۴۵ـ ناحِش
۴۶ـ جاحم
۴۷ـ طالِح
۴۸ـ یدلاف
۴۹ـ یَلداس
۵۰ـ حزا
۵۱ـ ناشِد
۵۲ـ عوام
۵۳ـ اُبی
۵۴ـ قموال
۵۵ـ بَوز
۵۶ـ عَوض
۵۷ـ سلامان
۵۸ـ یمیسخ
۵۹ـ اوذ
۶۰ـ عدنان
۶۱ـ مُحَد
۶۲ـ نزار
۶۳ـ مُضر
۶۴ـ الیاس
۶۵ـ مَدرِکه

۶۶۔ خزیَمہ

۶۷۔ کِنانہ

۶۸۔ نصر

۶۹۔ مالک

۷۰۔ فَہر

۷۱۔ غالب

۷۲۔ لُوَیٔ

۷۳۔ کعب

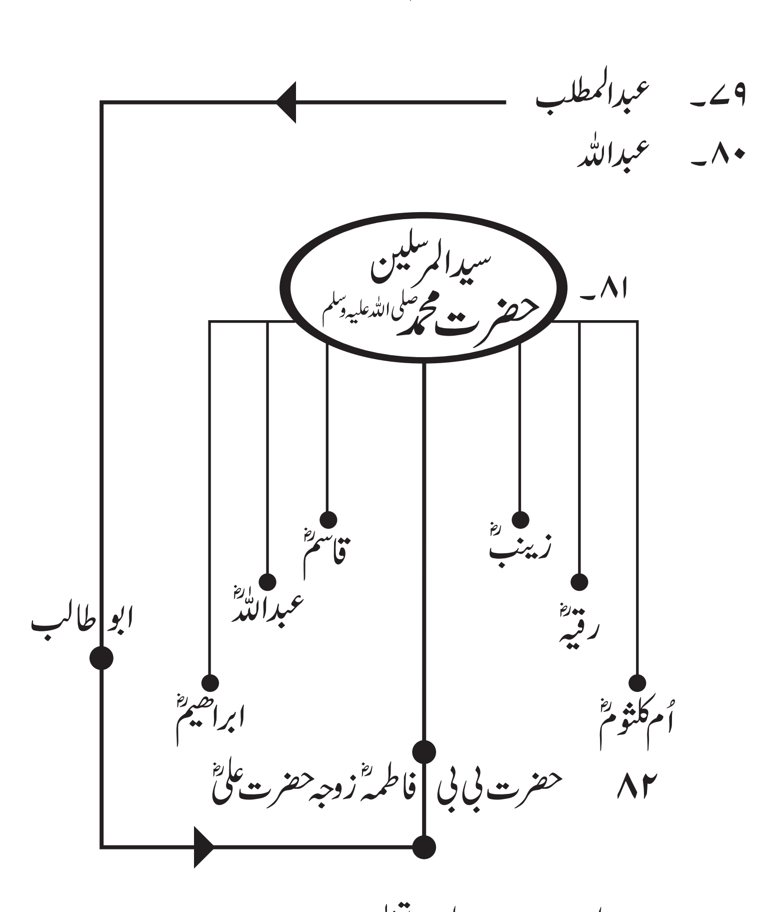
۷۴۔ مُرَّہ

۷۵۔ کلاب

۷۶۔ قُصَیٔ

۷۷۔ عبدالمناف

۷۸۔ ہاشم



۸۳۔ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰؓ

۸۴۔ سید الشہدا ء حضرت امام حسینؓ

۸۵۔ سید امام علی زین العابدینؓ

۸۶۔ سید امام باقرؒ

۸۷۔ سید امام جعفر صادقؒ

۸۱۔ سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاَحۡسَنُ مِنۡکَ لَمۡ تَرَقُطُّ عَیۡنِیۡ وَاَجۡمَلُ مِنۡکَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقۡتَ مُبَرَّاًمِنۡ کُلِّ عَیۡبٍ کَاَنَّکَ قَدۡ خُلِقۡتَ کَمَاتَشَاءُ

شَهِدۡتُّ عَلٰی اَحۡمَدَا اِنَّهٗ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِی النَّسَمِ

فَلَوۡ مَدَّ عُمۡرِیۡ اِلیٰ عُمۡرِهٖ کُمۡنۡتُ وَزِیۡرًا لَّهٗ وَابۡنُ عَمِّ

وَجَاهَدۡتُّ بِالۡیَسۡفِ اَعۡدأه وَفَرَّجۡتُ مِنۡ صَدۡرِهٖ کُلَّ غَنَمِّ

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبسیت

فرمانِ الٰہی: وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ہ

ولادت مبارک: بارہ ۱۲ ربیع الاول سن عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی بروز پیر صبح صادق مدینہ منورہ

سلسلہ پدری: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم

سلسلہ مادری: حضرت آمنہ بنت وہب بن عبدالمناف بن زہرہ بن کلاب

تبلیغ: مکہ مکرم میں تیرہ ۱۳ سال کے دوران کفار مکہ سے سخت اذیتوں کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مشن جاری رکھا۔ آپؐ کے قتل کے منصوبے۔ آپؐ کا محاصرہ سب خاک میں مل گئے۔

مدینہ منورہ سے دعوت پر وہاں رہائش اختیار رکھی دس ۱۰ سال تبلیغ کی یعنی کل ۲۳ سال کی تبلیغ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار خلق نے اسلام قبول کیا۔ جو اصحاب کرام

کے نام سے یاد کیئے جاتے ہیں۔(حاجی محمد ادریس بھوجیانی ''اربابِ طریقت'' صفحہ ۲۷۴تا۲۷۴)

فرمان الٰہی: آپ کی تبلیغ کا سلسلہ وسیع تھا۔وقت کے حکمرانوں کو بھی اسلام قبول کرنے کے دعوت نامے بھیجے گئے۔

رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے آخری حج کے موقع عرفات و منیٰ میں عظیم الشان خطبے ارشاد فرمائے جو قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے لئے عظیم منشور ودستور ہیں۔چنانچہ ۹ ذوالحجہ کو میدان عرفات میں جو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

اللہ پاک کی حمد وثناء کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''لوگو! میری بات غور سے سنو۔میرا خیال ہے کہ اس سال کے بعد اس جگہ پر تم سے نہ مل سکوں اور نہ شاید اس سال کے بعد حج کرسکوں۔لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے بہت سے قبیلے اور خاندان بنادیئے ہیں۔تاکہ تم پہچانے جاسکو۔یعنی باہم ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار رہے۔کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضلیت اور برتری نہیں ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر فضلیت اور برتری صرف پرہیزگاری کی بنیاد پر ہے۔تم سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیئے گئے ہیں۔خبردار خون یا مال کا ہر وہ دعویٰ

جس کے لوگ مدعی ہیں وہ میرے قدموں تلے ہیں ۔(میں اسے باطل قرار دیتا ہوں)مگر بیت اللہ کی نگرانی اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت حسب دستور ملے گی''

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے گروہ قریش قیامت کے دن ایسا نہ ہو کہ تم دنیا کا بوجھ اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہوئے آؤ اور لوگ آخرت کا سامان لے کر آئیں۔ یاد رکھو اگر ایسا ہوا تو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکوں گا۔''

''خبردار! زمانہ جاہلیت کی (قبل از اسلام) کی تمام رسمیں میرے قدموں کے نیچے روند دی گئی ہیں ۔زمانہ جاہلیت کے تمام خون (خواہ وہ کسی کے بھی ہوں)سب معاف ہیں۔(اب فریقین میں سے کوئی اس کا بدلہ نہ لے گا)۔''

میں اس سلسلہ میں سب سے پہلے اپنے ہی خاندان کا ایک خون جو ربیع ابن حارث کے بیٹے کا ہے معاف کرتا ہوں۔ واقعہ یہ تھا کہ عامر بن ربیع نے بنو سعد میں سے کسی دودھ پلانے والی کو طلب کیا تھا۔ جسے ہذمل نے قتل کر ڈالا تھا۔ دور جاہلیت کا ہر سود معاف ہے (اس قانون کی ابتداء بھی میں اپنی طرف سے کرتا ہوں)اور اپنے عم محترم (چچا) عباس کا سود معاف کرتا ہوں۔

''لوگو! تمہارے خون (جانیں)تمہارے اموال اور تمہاری عزت و آبرو قیامت تک ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ جس طرح تم پر اس دن، اس مہینہ اور اس شہر کی حرمت واجب ہے۔ اور تم سب عنقریب اپنے پروردگار سے جا ملو گے۔ جہاں تم سے تمہارے اعمال کا محاسبہ ہو گا۔

اے لوگو! تمہاری عورتوں کے تمہارے اوپر کچھ حقوق ہیں اوراسی طرح عورتوں کے تمہارے مردوں پر کچھ حقوق ہیں۔تمہاراان پر یہ حق ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے آدمی کو نہ بیٹھنے دیں۔ جسے تم پسند نہیں کرتے۔ نیزان پر تمہارا یہ حق ہے کہ کھلی بے حیاتی کا کوئی کام نہ کریں۔لیکن اگر وہ کریں تو تمہارے رب نے تمہیں اجازت دی ہے کہ ان کے سونے کی جگہ اپنے سے الگ کردو۔(اگراس پر بھی باز نہ آئیں) تو پھر تمہیں اجازت ہے کہ ایسی ہلکی ماردو۔جس سے بدن پر نشان نہ پڑیں۔اگر وہ اپنی نازیبا حرکتوں سے باز آجائیں تو حسب دستوران کا کھانا اور کپڑا تمہارے ذمہ ہے۔

خبردار کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دے۔عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے ہمیشہ پابند رہو۔کیونکہ وہ تمہاری نگرانی میں ہیں اوراس حیثیت سے نہیں کہ اپنے معاملات خود چلاسکیں۔عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمات کے ذریعے انہیں جائز وحلال کیا ہے۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے (میراث کا قانون نافذ کرکے) ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے۔اس لئے اب کسی وارث کے حق میں وصیت جائز و نافذ نہیں ہے۔بچے کا نسب اس مرد سے ہوگا۔جس کی بیوی ہے۔جس نے بدکاری کی اس کے لئے سزا ہے۔بچہ اس کا نہیں کہلائے گا اوراس کو حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہے۔جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا کسی غلام نے اپنے کو کسی اور مالک کی

طرف منسوب کیا اس پر خدا کی لعنت ہے ۔قرض ادا کیا جائے گا عاریت واپس کی جائے گی ۔ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے ۔خبردار جرم کرنے والا خود اپنے جرم کا ذمہ دار ہے ۔باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا ذمہ دار باپ نہیں ۔کسی شخص کے لئے کسی بھائی کی چیز لینا جائز نہیں ۔البتہ اس صورت میں جائز ہے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ دے ۔پس تم لوگ اپنے اوپر ظلم و زیادتی نہ کرو۔

لوگو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں ۔تمہارے غلام تمہارے ہیں ۔تم جو کچھ خود کھاتے ہو انہیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ۔

خبردار! میرے بعد گمراہ یا کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو ۔جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو اس پر لازم ہے کہ وہ امانت والے کو ٹھیک ٹھیک طریقہ سے لوٹا دے ۔اگر کوئی ٹکٹا (ناک کٹا) اور سیاہ فام حبشی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو تم پر اس کی اطاعت لازم ہے ۔

''اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے ۔میں تمہارے اندر ایک نعمت چھوڑے جا رہا ہوں ۔اگر تم مضبوطی سے اسے تھامے رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے اور وہ نعمت کتاب اللہ (قرآن مجید) اور میری سنت (حدیث) ہے ۔''

لوگو!اب شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اس سرزمین پر اس کی پرستش کی جائے۔لیکن عبادات کے علاوہ دوسرے معاملات میں اپنے پست افعال کے ذریعہ اس کی فرمانبرداری کی گئی تو وہ اس پر بھی راضی رہے گا۔تم اپنے دین کو اس کے (شر) سے بچا کر رکھنا۔

خبردار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔ پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی کرو۔ ماہ رمضان کے روزے رکھو۔اپنے اموال کی خوش دلی کے ساتھ زکواۃ ادا کرتے رہو۔اپنے رب کے گھر (بیت اللہ) کا طواف کرتے رہو۔اپنے امراء کے حکم کی پیروی کروتو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اے لوگو!نسئی زمانہ کفر کی زیادتی کا سبب ہے۔اس کے ذریعے کفار گمراہ ہوتے ہیں ۔وہ ایک سال حرام مہینوں کو حلال کر لیتے اور دوسرے سال انہیں کو حرام قرار دے لیتے تھے۔تا کہ اس طرح حرام مہینوں کی گنتی پوری کریں ۔لیکن اب زمانہ اپنی ابتدائی حالت پر لوٹ آیا ہے۔جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تھا۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک سال کے بارہ مہینے ہیں ۔جن میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔تین مہینے مسلسل ہیں (ذیقعدہ ،ذی الحجہ اور محرم)اور ایک ماہ رجب ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان واقع ہے۔

خبردار! جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری باتوں کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں ۔کیونکہ بہت سے لوگ جن کو میرا پیغام پہنچا وہ ان لوگوں سے

زیادہ اسے محفوظ رکھنے والے ہوں گے۔ جو اس وقت سننے والے ہیں۔ تم لوگوں سے میرے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ بتاؤ تم میرے بارے میں کیا کہو گے؟ حاضرین نے (بیک زبان ہوکر) عرض کیا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے امانت کو (پوری طرح) ادا کر دیا۔ اللہ کا پیغام (ہم تک اور لوگوں تک) پہنچا دیا اور نصیحت کر دی۔

پھر رسول ﷺ نے فرمایا۔ "**اللھم اشھد**"

اے اللہ تو گواہ رہنا۔۔اے اللہ تو گواہ رہنا۔۔اے اللہ تو گواہ رہنا آپ نے اپنی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا۔اے اللہ تو گواہ رہنا۔۔اے اللہ تو گواہ رہنا۔(مزید ملاحظہ ہو سید اعجاز باچا نوے کلے طورو مردان" باچا صاحب کی ڈائری" صفحہ ۲۶ تا ۲۹)

فرمان الٰہی:

"اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡدِیۡنَ اِسۡلَامَ" آج کے دن دین مکمل ہوگیا۔ اور پورا کیا میں نے ۔اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

وصال: آخر بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بوقت چاشت بعمر ۶۳ سال مدینہ منورہ اس دنیا آب گل سے مفارقت فرما کر رفیق الا علیٰ سے مل گئے ۔اور زبان اقدس پر یہ کلمے آخری تھے۔ اَللّٰھُمَّ الرَّافِیۡقَ الاعلیٰ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ النَّبِیَ یٰآیُّھَاالۡدِیۡنَ اٰمَنُوۡصَلُّوعَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡ تَسۡلِیۡمًا ہ

۸۲۔ حضرت علی المرتضیٰؓ

ولادت: ۱۳ رجب واقع فیل سے تیس ۳۰ سال بعد خانہ کعبہ کے اندر مکہ مکرمہ میں

بیعت: ۱۰، ۱۱ سال کی عمر میں حضرت محمد ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی

خلافت: خلیفہ چہارم ۳۵ تا ۴۰ تقریباً پانچ سال

شہادت: صبح کے وقت مسجد (دمشق) داخل ہوتے وقت شقی القلب عبد الرحمٰن بن ملجم (ملعون) نے آپکو زخمی کیا۔ ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز پیر کو شہید کردیے گئے۔

خدا کے گھر میں ولادت بھی شہادت بھی
بجز علیؓ یہ فضیلت کسی بشر میں نہیں

خلفاء:

۱۔ حضرت اویس قرنیؒ

۲۔ حضرت امام حسنؑ

۳۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیادؒ

۴۔ حضرت امام حسینؑ

۵۔ خواجہ حسن بصریؒ

۶۔ قاضی ابوالقدم سریح بن ہانی بن زید لبنانیؒ

حضرت جامیؒ کا خراج عقیدت

اصبحت زایراً لک یا شحنہ النجف — بہر نثار مرقد تو نقد جاں بکف

می بوسم آستانہ قصر جلال تو — در دیدہ اشک عذر ز تقصیر ماسلف

ناجنس راچہ حدکہ زند لاف حب تو — او ر ابود بجانب موہوم خود شغف

(مولانا جامیؒ)

۸۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام

ولادت: چار ۴ شعبان ۴ھ بروز منگل مدینہ منورہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے کان مبارک میں اذان کہی اور نام حسینؑ رکھا۔ آپ نہایت حسین تھے۔ آپ سینہ مبارک تا پاؤں شبیہہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ سلم

نے فرمایا یہ دونوں بھائی میرے پھول ہیں۔

شہادت: ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعہ کربلا۔ آپ مجسمہ صبر و رضا کے پیکر۔ کربلا میں خاندان کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا مگر آنکھوں میں آنسو تک نہیں آنے دیا۔

اذان ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی

نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی (اقبال)

(مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہوابوالکلام احمد ''کربلا'' (پشتو اکیڈمی لائبریری میں موجود ہے)

۸۴۔ حضرت امام علی زین العابدینؒ

ولادت: ۱۵ جمادی الاول ۳۸ھ

وفات: ۲۵ محرم ۶۵ھ

والد ماجد: حضرت امام حسینؓ

والدہ ماجدہ: شہر بانو دختر یزدگر بادشاہ

کربلا کے سانحہ کے بعد حضرت امام حسینؓ کا حضرت زین العابدین سے اکلوتا بیٹا رہ گیا تھا۔ جس سے حضرت امام حسینؓ کی نسل جاری ہے۔ حضرت امام علی کو زین العابدینؒ کا لقب اس وجہ سے ملا تھا کہ آپ کمال درجہ کے عابد متقی تھے یعنی پرہیز گار۔ آپ بڑے عالم فاضل تقویٰ دار اس حد تک تھے کہ بڑے خشوع خضوع کی حالت میں چہرہ مبارک پیلا پڑ جاتا تھا کہ رب کی طرف حاضری دینے کی تیاری ہے۔

خوف کی یہ حالت ادا کر رہے تھے کہ اچانک گھر کو آگ لگنے لگی مگر نماز جاری کرتے رہے۔نماز سے فارغ ہو کر کہنے لگے ''میں جہنم کی آگ کو ختم کرنے میں مصروف تھا اور جب مالک یوم الدین تک پہنچتے تو لرزہ تاری ہو جاتا۔آپ کے درس تدریس کا حلقہ بہت وسیع تھا۔جب کسی طلب علم سے کھڑے ہو کر خندہ پیشانی سے ملتے تو فرماتے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے کہ اس طرح دین کی عظمت اور اہمیت کا اظہار ہو''

حضرت امام زین العابدین کی تلقین:

دُعا:

۱۔ انسان باوضو دُعا کرے

۲۔ خوشبو استعمال کرے

۳۔ رُخ بہ کعبہ دُعا کرے

۴۔ حضورِ قلب کے ساتھ دُعا کرے

۵۔ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے کہ وہ کریم ہے۔سائل کو خالی ہاتھ نہ چھوڑے۔

۶۔ گڑگڑا کے دُعا کرے

۷۔ حاجتوں کو بیان کرے

۸۔ اجتماعی دُعا کرے

۹۔ اپنی دُعاؤں میں مومنوں کو یاد کرے

۱۰۔ مشکلات میں گھر کے فرد شامل کرے

۱۱۔ دُعا کے بعد نفل نماز ادا کرے

حکمت:

۱۔ ماں کے دودھ سے بہتر کوئی غذا نہیں

۲۔ سرکہ بہترین غذا ہے

۳۔ انار میں ایک دانہ جنت کا ہوتا ہے

۴۔ منقیٰ صفرا کو دور کرتا ہے

۵۔ گلاب جنت کے پھولوں کا سردار ہے

۶۔ بنفشہ کا تیل سر میں لگانے سے گرمیوں میں ٹھنڈا اور سردیوں میں گرمی کا فائدہ دیتا ہے

۷۔ قرآن مجید پڑھنے۔ شہد کھانے اور دودھ پینے سے حافظہ بڑھتا ہے

۸۔ کھانے کی ابتداء نمک سے ہونی چاہیے۔ ۷۰ امراض ختم ہو جاتا ہیں۔ جس میں جزام شامل ہے۔

۹۔ مسور ستر ۷۰ انبیاء کی غذا ہے۔ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور آنسو پیدا ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ کھانا ٹھنڈا کر کے پلیٹ کے کنارے سے استعمال کرنا چاہیے

۱۱۔ اچھا کھانا۔ اچھا جوتا پہننا۔ قرض سے بچنا۔ کثرت سے جماع سے پرہیز کرنا

مفید ہوتا ہے۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ سے روزی صدقہ دے کر طلب کرنا

آپ اپنے وقت کے عظیم ترین شاعر اور ادیب تھے۔ لوگوں میں انتہائی کریم، صاحب فضائل، جلیل القدر، حکمت میں کامل اور بے نظیر شخصیت کے مالک تھے۔

اولاد:

محمد باقرؒ، زیدؒ، عبداللہؒ، عمرؒ، عبدالرحمٰنؒ اور سلیمانؒ جن میں حضرت محمد باقرؒ امامت پر مامور ہوئے۔

۸۵۔ حضرت امام محمد باقرؒ

ولادت: یکم رجب ۵۷ھ مدینہ منورہ

وفات: ۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ مدینہ منورہ

والد بزرگوار: حضرت امام زین العابدینؑ

والدہ ماجدہ: فاطمہ بنت امام حسنؑ

۱۔ بہت بڑے عالم، زاہد، تقوی طہارت، صفائے قلب اور اونچے درجہ پر فائز تھے۔

۲۔ فضائل کثیر تعداد

۳۔ آپ عظیم الشان مجمع جلال وکمال تھے

۴۔ علم دین، احادیث، علم اور قرآن مجید

۵۔ علمی فیض، برا کات کمالات اور سید کبیر الشان تھے

۶۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی معلومات کا بڑا ذخیرہ حضرت امام باقرؒ کا فیض اور صحبت تھا۔

۷۔ بہترین امتزاج یہ ہے کہ علم کو حلم کے ساتھ ملایا جائے

۸۔ تین چیزیں دنیا اور آخرت کے مکارم میں ہیں۔ ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا۔ قطع تعلقات کرنے والے سے صلۂ رحمی کرنا اور جاہلوں کی جہالت کو برداشت کرنا۔

۹۔ نیکیوں کے چار خزانے ہیں

۱۔ حاجت کو پوشیدہ رکھنا

۲۔ صدقہ چھپا کر دینا

۳۔ درد کا اظہار نہ کرنا

۴۔ مصیبت کا بیان نہ کرنا

۱۰۔ حیاء اور ایمان ایک ہی رشتہ کے دوگرہ ہیں۔ ایک رخصت ہو جاتا ہے تو دوسرا بھی چلا جاتا ہے۔

۱۱۔ صبح سویرے صدقہ دینا شیطان کے شر کو دور کرتا ہے

اولاد:

حضرت امام جعفر صادقؒ۔ عبداللہؒ۔ ابراھیمؒ

۸۶۔ حضرت امام جعفر صادقؒ

ولادت: مدینہ منورہ ۱۷ ربیع الاول ۸۱ھ

شہادت: ۲۵ شوال ۱۴۸ھ

والد بزرگوار: حضرت امام محمد باقرؒ

والدہ ماجدہ: ام فردہ فاطمہؒ

آپ کی ولادت پر کافی اختلاف رہا مگر اچھے مطالعے سوچ کے بعد پیش کرنا ہی کچھ صحیح ہے۔

نسبت: آپ کو روحانی فیض اپنے نانا حضرت ابوالقاسم بن حضرت ابوبکر صدیقؓ سے حاصل ہے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے مجھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دوسری اولاد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ایک ولادت ظاہری، اور دوسری باطنی نسبت حاصل ہے۔

حضرت امام جعفرؒ بڑے درجے کے عالم فاضل دین وفقہ انسان تھے۔ اہل بیعت میں آپ کو سب سے اونچا مقام حاصل تھا۔ اُن سب میں آپ کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ آپ نے حضرت امام علی زین العابدینؒ کے زیر سایہ ۱۵ برس گزارے۔ جن سے شفقت پیار اور بہت سا علم سیکھا۔ اپنے والد ماجد حضرت محمد باقر کے زیر سرپرستی بہت کچھ سیکھا۔ آپ کا نظریہ یہ تھا کہ علماء انسانوں کو عالم اسلام کی اصلاح اور تربیت کا کام کرے۔ رشتہ داروں سے صلۂ رحمی سے پیش آئے۔ مخلص دوست رہے۔ ضرورت مندوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملے اور ان کو خالی ہاتھ نہ چھوڑے۔ مہمان کی اچھی

خاطر تواضع کرے۔ یہ سب حاجتیں آپ میں عملاً موجود تھیں۔

مدینہ منورہ دارالعلوم کا قیام اور درس وتدریس کا مرکز تھا۔ دور دراز سے آ کر لوگ ہزاروں کی تعداد میں مستفید ہوتے رہتے۔ جن میں سرفہرست تھے۔

۱۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ فقہ حنفیہ

۲۔ حضرت امام مالکؒ فقہ مالکیہ

۳۔ حضرت امام حسن بصریؒ

۴۔ حضرت واصل بن عطاءؒ بانی موتذاللہ (motazilla) عقلیت پسند فکر ''اسلامی دینیات''

۵۔ حضرت صفیان نوریؒ

(تفصیل کے لئے دیکھئے۔ تذکرۃ الاولیاء مصنف فریدالدین عطار صفحہ ۱۳ تا ۱۸)

۸۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؒ

ولادت: مدینہ منورہ سات ۷ صفر ۱۲۸ھ

وفات: مدینہ منورہ پچیس ۲۵ رجب ۱۸۳ھ

والد بزرگوار: حضرت امام جعفر صادقؒ

والدہ ماجدہ: حمیدہ خاتون

آپ کا لقب کاظم ہے جس کے معنی غصہ کو پی جانے والے۔ آپ کے دوسرے لقب صبر، صالح، صابر، امین تھے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ کے فرزند اول اسماعیل تھے۔ چونکہ وہ والد ماجد کی زندگی کے دوران فوت ہوئے۔ لہذا شرع محمدیؐ کے مطابق نزدیک تر وارث حضرت موسیٰ کاظم امامت پر معمور ہوئے۔ حضرت اسماعیلؒ کی اولاد کا سلسلہ اسماعیلی۔ اسلام سے عملاً لاتعلقی اختیار کر گئے ہیں۔ اپنے امام کی تصویر کا احترام اور سلام کرتے ہیں۔ اور وہ نماز سے بھی لاتعلق باطنی کے نام سے مشہور ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؒ ایک پراثر مبلغ مدرس تھے۔ صبر کے انتہاہ کی حالت یہ تھی کہ خاموش رہ کر بنو عباس حکمران کی اذیتیں برداشت کرتے رہے۔ آپ کی امامت کے دوران اہل بیت عباسیوں کی جبر وظلم بے انتہاہ تھی۔ مگر حضرت امام موسیٰ کاظمؒ سب کو صبر کی تلقین کا مشورہ کرتے رہتے۔ اس دوران میں کثیر تعداد اہل سنت اور ان کے ساتھی ایران اور براستہ ایران خاص کر جنوب مشرقی افغانستان اور شمال مغربی پاکستان (موجودہ خیبر پختونخواہ) میں حجرت پر مجبور ہوتے رہتے تھے۔ جن کے ذریعے دین کا یہ عالم رہا کہ آج اہل سنت کی روشنی ساری دنیا میں سب سے برقرار اور چمکداری کا طرہ امتیاز ہے۔

اولاد:

آپ کی اولاد کثیر تھی۔ جن میں سرفہرست حضرت امام علی رضاؒ تھے۔ ان کے علاوہ ابراھیم، عباس، قاسم، اسماعیل، تھے۔ آپ کی آرام گاہ کاظمین شریفین ایران میں مرکد خاص وعام کی حاضری کا مرکز ہے۔

۸۸۔ حضرت امام علی الرضاؒ

ولادت: اا ذیقعدہ ۱۶۸ھ

وفات: ۲۳ ذیقعدہ ۲۰۳ھ

والد ماجد: حضرت امام موسیٰ کاظمؒ

والدہ ماجدہ: نجمہ خاتون

حضرت امام علی الرضاؒ عالم فاضل، متقی اور پرہیزگار شخصیت تھے۔ اکثر شب بیداری فرماتے تھے۔ ہر اسلامی مہینہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور درمیانی بدھ کو روزہ رکھتے تھے۔ رات کی تاریکی میں خیرات وصدقات عطا کرتے تھے۔ عطریات اور خوشبو بہت پسند کرتے تھے۔ کھانے کے وقت اگر کوئی شخص آپ کی تعظیم کے لئے اُٹھنا چاہتا تو آپ منع کرتے تھے کہ رزق اللہ کا احترام ضروری ہے۔ کھانے کے وقت نہیں اُٹھنا چاہیئے۔ خادموں کے ساتھ ایک دستر خوان پر کھانا کھاتے تھے۔ آپ کی تبلیغ حالات کے مطابق ہوتی تھی تاکہ اثر انداز رہے۔ حضرت امام علی الرضاؒ اپنے وقت کے عظیم عالم فاضل، مبلغ اور روحانی بزرگ گزرے ہیں۔

اقوال:

ا۔ ہر شخص کا واقعی دوست اس کی عقل ہے اور اس کا واقعی دشمن اس کی جہالت ہے

۲۔ اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو سخت نہ پسند کرتا ہے بے جا بحث و مباحثہ، مال کا ضائع کرنا اور زیادہ سوال کرنا۔

۳۔ وعدہ ایک قرض ہے اور اس کی ادائیگی اپنا فرض ہے۔

۴۔ پیدا ہوتے ہی دو چیزوں کا سامنا پڑتا ہے۔ عمر کم ہوتی جاتی ہے۔ موت تعاقب میں لگی رہتی ہے۔

۵۔ دنیا کے تمام مصائب کی سب سے بڑی مصیبت علماء کی کمی۔

۶۔ جو انسان مختصر رزق پر راضی ہو جاتا ہے تو پروردگار اس پر راضی ہو جاتا ہے۔

سال ۲۲۰ھ کو خلیفہ مامون الرشید نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد خلافت کی حق دار ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حضرت امام علی الرضاؑ کو مدینہ سے بلوالیا۔ دس ہزار بنو عباسیوں کو بغداد میں اکٹھا کر کے اعلان کر دیا۔ میں نے ابن عباس اور حضرت علیؓ کے خاندانوں میں ڈھونڈ کر حضرت امام علی الرضا کو سب سے بہتر خلافت کا حق دار پایا۔ دس ہزار موجود ابن عباس سے بیعت دلوائی۔ ماموں الرشید نے حکم دیا۔ آج روز سے سرکاری لباس کالے رنگ کی بجائے اہل بیت کا سبز رنگ کا رہے گا۔ مگر بنو عباسیوں نے سخت ناراضگی اختیار کی بغداد میں افراتفری، بدامنی پھیل گئی۔ بد قسمتی سے حضرت امام علی الرضاؑ اچانک اس دنیا سے چل بسے۔ حضرت امام علی الرضاؑ کی اہلیہ خلیفہ مامون الرشید کی

ہمشیرہ تھی۔امام علی الرضاؒ کی وفات پر اتنا رنجیدہ ماموں الرشید تین متواتر روز ایک روٹی ،نمک اور پانی سے امام کے مزار پر تلاوت قرآن کریم سے گزارے۔خلیفہ ماموں الرشید نامور حاکم اور تفسیر قرآن پر مہارت بھی رکھتے تھے۔

امام رضاؒ کی اولاد:

محمد تقی،حسن جعفر،ابراھیم،حسین،عائشہ

۸۹۔ حضرت امام محمد الجواد التقیؒ

ولادت: مدینہ منورہ دس ۱۰ رجب ۱۹۵ھ

وفات: بغدادسر من رائے ۲۹ ذیقعدہ ۲۲۰ھ

والد بزرگوار: حضرت امام علی الرضاؒ

والدہ ماجدہ: السیدہ خبران سکینہ (عباسی ہارون الرشید کی دختر اور ماموں الرشید کی ہمشیرہ)

آپ زندگی کے ہر امور میں متوکل اللہ تھے۔اللہ کی تقدیر اور مقدرات پر قانع تھے۔حضرت امام جواد محمد التقیؒ نے تہذیب نفس اور روحانی وعرفانی ریاضت کے کثیر مراحل طے کئے۔عالم فاضل اور تفسیر قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مشہور شخصیت زمانہ تھے۔کم عمر میں شہرت یافتہ مبلغ عالم فاضل تھے۔

اقوال:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھنا ہی آرام کی زندگی میسر کرنے کیلیئے کافی ہے۔

۲۔ جس نے خواہشات کی اتباع کی اُس نے دشمن کی تمنا پوری کردی۔

۳۔ خیانت کار کی امانت داری میں خیانت کے علاوہ اور کیا ہاتھ آئے گا۔

۴۔ صبر کو تکیہ کرو، فقر کو گلے لگاؤ اور خواہشات کو چھوڑ دو۔

۵۔ مومن کی عظمت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔

۶۔ ظاہر میں خدا کے دوست اور باطن میں اُس کے دشمن نہ بنو۔

۷۔ غلط آدمی کی صحبت سے پرہیز کرو کہ اس کی مثال شمشیر برہنہ کی ہے کہ دیکھنے میں بہت چمکدار معلوم ہوتی ہے۔ مگر انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔

۸۔ ہر مومن کو تین چیزوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق

۲۔ اپنے نفس کی طرف سے موعظت

۳۔ دوسروں کی نصیحت کی قبولیت

۹۔ جب قضا آجاتی ہے تو فضا تنگ ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ جو ظلم پر راضی ہو جائے اُس کی ناراضگی میں نقصان ہی ہے۔

حضرت امام محمد جواد تقیؒ کو بنو عباسی خلیفہ ابوالفضل متوکل نے جیل میں بند رکھا اور وہی آپ وفات پائے۔ بنو عباسی خلیفہ ابوالفضل متوکل حضرت علیؓ اور ان کی

اولاد کے سخت مخالف تھے۔آپ کی اولاد کو ہر قسم کے ظلم کا نشانہ بنایا۔اس حد تک مخالف رہ کر ظلم جبر کیا کہ حضرت امام حسینؑ کے روضہ مبارک کو زمین بوس کر کے اُس پر پانی کی ندی چلائی۔آپ کے روضہ مبارک کی حاضری پر پابندی بھی لگائی۔

اولاد:

عباسی خلیفہ مامون الرشید حضرت امام محمد جواد تقیؒ کے مامون تھے۔اور انکی دختر ابوالفضل سے شادی کی جو بےاولاد رہی۔دوسری اہلیہ سے اولاد کی تعداد چار بتائی جاتی ہے۔جن میں دو فرزند حضرت امام محمد جواد نقیؒ اور جناب موسیٰ مبرقع اور دختر ان فاطمہ اور امامہ

۹۰۔ حضرت امام علی النقیؒ

ولادت: مدینہ منورہ ۵ رجب ۲۱۴ھ

وفات: ۳ رجب ۲۵۴ھ سامرہ سر من رائے بغداد

والد بزرگوار: حضرت امام محمد جواد التقیؒ

والدہ ماجدہ: سمانہ خاتون

لقب مرتضیٰ، نجیب، امین، طیب

عربی مادری زبان کے علاوہ ترکی اور ہندی میں گفتگو اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد تقی کی طرح نہایت کشمکش اور اذیتوں میں گزری۔عباسی حکمران خاص

کر متوکل کے ہاتھوں اذیتیں جھلتے رہتے تھے۔ زندگی کے آخری گیارہ سال بغداد کے قریب سامرہ کے قصبہ کے محلے عسکری میں گزارے یہ قصبہ عسکری عباس کے لشکر کی وجہ سے مشہور تھا کہ اس کے قریب عباسی حکمران کی عسکر مقیم تھی۔ حضرت امام علی نقیؑ کمال درجہ کے ظاہری روحانی عرفانی عالم فاضل کرامات کے مالک تھے۔

کمالات وحکمت:

۱۔ جو شخص اپنی ذات سے خوش رہے گا یعنی غرور وتکبر کا شکار ہوگا۔ اس سے ناراض ہونے والے کثیر تعداد ہونگے۔

۲۔ صبر کرنے والا مصیبت کے بعد اجر پا جاتا ہے فریاد کرنے والا اجر سے محروم ہو جاتا ہے۔

اولاد:

۱۔ حضرت امام حسن عسکریؑ

۹۱۔ حضرت امام ابو محمد حسن عسکریؑ

ولادت: مدینہ منورہ دس ۱۰ اربیع الثانی ۲۳۲ھ

وفات: سر من رائے بغداد آٹھ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ

والد بزرگوار: حضرت امام محمد النقیؑ

والدہ ماجدہ: سوسن

آپ کا لقب عسکری بوجہ عباسی حکمران کے لشکر کا قیام اس ہی جگہ تھا جہاں

حضرت امام حسن عسکری قید میں بند تھے۔ آپ علوم ظاہری، باطنی اور کرامات کے مالک تھے۔ درس وتدریس کے ذریعہ کثیر تعداد عالم فاضل پیدا کیئے۔ آپ بغداد کے قریب سامرہ جیل میں اس دُنیا سے چل بسے۔

بنوعباس کے خلیفہ منتسر بن متوکل کا برتاؤ اس ہی طرح تھا جس طرح اس کے حکمرانوں تھے۔ ان پر ظلم یزید بن معاویہ سے کسی طرح سے کم نہ گزرے تھے۔ جیل میں انہتا درجہ کی اذیتوں کا شکار رہے۔ آپ نہایت درجہ کے عابد، زاہد دن کو جیل میں روزہ اور رات کو عبادت میں مصروف، نہایت درجہ صابر عمل تھے۔ آپ کی اہلیہ جناب نرجس قیصر روم کی پوتی تھی۔ نہایت ہی پاکباز مقدس خاتون تھیں۔ حضرت امام حسن عسکری نہایت درجہ پرہیزگار، تقویٰ دار تھے۔ ابتدائی عمر مدینہ منورہ میں اور زیادہ تر سامرہ کی جیل میں گزارے۔ آپ نے کثیر تعداد میں عالم فاضل ظاہری عرفانی علماء پیدا کیئے۔

اقوال:

۱۔ لوگوں سے بے جا بحث سے آبرو ختم ہو جاتی ہے۔

۲۔ زاہد ترین انسان وہ ہے جو حرام ترک کردے۔

۳۔ زیادہ مزاق کرنے سے لوگوں میں تم سے بات کرنے کی جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

۴۔ عابد ترین انسان وہ ہے جو فرائض کی پابندی کرے۔

۵۔ سخت ترین جہاد کرنے والا وہ ہے جو تمام گناہوں کو ترک کردے۔

۶۔ احمق انسان کا دل زبان میں ہوتا ہے اور عقلمندوں کی زبان دل میں ہوتی ہے۔

۷۔ کسی غمگین کے سامنے خوشی کا اظہار ادب اور تہذیب کے خلاف ہے۔

۸۔ مومن کے کمال ایمان کی تین علامتیں

ا۔ بلند آواز سے بسم اللہ کہے

۲۔ خاک پر سجدہ کرے

۳۔ دن رات میں کم از کم تیس ۳۰ رکعت نماز ادا کرے

اولاد:

(محمد) مہدی بہ عمر پانچ ۵ سال سامرہ کے قریب اپنے والد ماجد کو ڈھونڈنے ایک غار میں داخل ہوئے جہاں سے واپس نہ آسکے۔ کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا ہوگا یا پھر غار میں گیس کی وجہ سے اس جہاں فانی سے چل بسا۔

شیعہ حضرات آپ کو امام منتظر، امام قائم اور حضرت ولی عصر اور امام عصر سے پکارتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت اس سے اتفاق نہیں رکھتے۔ ایک محقق مصنف حضرت امیر علی سید کی بھی یہی رائے۔ سامرہ سرمن رائے کی غار میں پانچ برس کی عمر

والا بچہ دم توڑ کر واپس کیسے آتا۔

۹۲ امام عبداللہ علی اکبرؒ

۹۳ امام محمد محمود المکیؒ

۹۴ مولانا عبدالرحمٰؒ

۹۵ مولانا عبدالمعیدؒ امیر علی شاہ

۹۶ مولانا محمد شاہؒ

۹۷ مولانا حامد شاہؒ

۹۸ مولانا سید شاہؒ

۹۹ مولانا عامر شاہؒ

۱۰۰ مولانا شیر شاہؒ

۱۰۱ مولانا علی شاہؒ

۱۰۲ مولانا نور شاہؒ

۱۰۳ مولانا حسین شاہؒ

۱۰۴ مولانا جنگے اللہ داد شاہؒ

۱۰۵ مولانا معراج شاہؒ

۱۰۶ مولانا علاؤ اللہ داد شاہؒ

۱۰۷ مولانا کہدا شاہؒ

۱۰۸ مولانا غازی شاہؒ

۱۰۹ مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ

عبدالحلیم اثر افغانی (روحانی رابطہ اَوْ روحانی تڑون) نے نیچے درج نیا شجرہ نسب کئی حوالوں پر مبنی مرتب کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ حضرت اخون پنجو باباؒ کی اولاد کے پاس صحیح صدیوں پرانا شجرہ نسب حاصل کر لیتے تو صحیح نتیجہ پر پہنچ جاتے۔ مؤرخ کا محقق ہونا لازماً و ملزوم ضروری ہوتا ہے۔ مولانا شیخ سید اعجاز احمد باچا نوے کلے طورو مردان نے اثر صاحب کا یہ مرتب شجرہ بھی مسترد کیا ہے۔

اثر صاحب سے اخون پنجو بابا کا مرتب کردہ نیا شجرہ نسب

۱۔مولانا عبدالوہاب ۲۔ابن مولانا سید برہان الدین ۳۔ابن سید عبدالملک لقب مصحب خان ابن سید شمس الدین ۴۔عبداللہ لقب سلطان اودل خان ابن ۵۔سید ابراھیم لقب سلطان ارغس ۶۔ابن سید جلال الدین ۷۔ابن سید محمد حسن ۸۔ابن اسحاق ۹۔ابن سید احمد ۱۰۔ابن محمود ۱۱۔ابن سعد ۱۲۔ابن علی ۱۳۔ابن ہرمز ۱۴۔ابن مروان ۱۵۔ابن قرا ۱۶۔ابن سید محمد طاہر المقلب تارن کبیرؒ ۱۷۔ابن سید ناصر ۱۸۔ابن علاؤالدین ۱۹۔ابن قطب الدین ۲۰۔ابن داؤد ۲۱۔ابن سلطان کبیر ۲۲۔ابن شمس الدین ۲۳۔ابن احمد ۲۴۔ابن سید علی رفاعی ۲۵۔ابن حسن ۲۶۔ابن محمد ۲۷۔ابن سید جواد ۲۸۔ابن سید امام علی رضا ۲۹۔ابن سید امام موسیٰ کاظم ۳۰۔ابن امام جعفر صادق ۳۱۔ابن امام محمد باقر ۳۲۔ابن امام زین العابدین ۳۳۔علی ابن الامام سید الشہد احسین رضی اللہ عنھم''

اثر صاحب کو ماورا حقیقت نیا شجرہ مرتب کرتے وقت پنجو خیل اولاد سے صدیوں پُرانا درست شجرہ نسب حاصل کرنا چاہیئے تھا۔سید بختیار علی شاہ نے ''جناب سیدنا عبدالوہاب اخون پنجو سرکار'' قراۃ العین'' (صفحہ ۲۹) حضرت اخون پنجو باباؒ کے والد کا نام برہان الدین بتایا ہے۔اثر صاحب کی ''روحانی رابطہ اَوْ روحانی تڑون'' سے بے سوچے سمجھے نقل کیا ہے۔خاص کر جبکہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن گڑیالہ مردان کا ''تذکرہ

غوث الزمان جناب السید عبدالوہاب صاحبؒ المعروف اخون پنجو بابا صاحب اکبر پورہ'' میں صحیح شجرہ نسب درج ہے۔سید بختیار علی شاہ کو چاہئے تھا کہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کے تذکرہ سے صحیح معلومات حاصل کر سکتے تھے۔ درحقیقت حضرت مولانا شیخ المشائخ کہدا شاہ غازی نے روھیلکنڈ میں کسی کامیاب جہاد سے واپس گھر بیٹے کی پیدائش کی خوشی میں اُسکا نام غازی رکھا۔اثر صاحب نے حضرت عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کے والد ماجد کا نام برہان الدین اور لقب غازی شاہ بابا لکھا ہے صحیح نہیں ہے۔ درحقیقت پشتونوں میں نام غازی ،غازی گل،غازی شاہ خاص وعام ہیں۔ جیسے کہ پشتونوں میں حج کے روز بچوں کی پیدائش پر حاجی محمد،گل حاجی ، حاجی گل اور عید(اختر) کے روز بچوں کی پیدائش پر اختر گل اوراختر شاہ نام رکھتے ہیں۔لہذا اثر صاحب کا موقف نام برہان الدین صحیح نہیں ہے۔غازی شاہ درست ہے۔سید اعجاز احمد (باچا صاحب کی ڈائری) طورو کلے نے بھی عبدالحلیم اثر افغانی کے موقف کا شجرہ نسب کو بھی محض قیاس بتایا ہے۔

حوالے

۱۔حاجی محمد ادریس بھوجیانی ٹوبہ ٹیک سنگھ — اربابِ شریعت

۲۔شیخ فریدالدین عطار — تذکراۃ الاولیاء

۳۔علامہ السید ذیشان حیدر جوادی — نقوش محبت

۴۔علامہ الطاف حسن بلوچ — فاطمہ الزہرؑا

۵۔علامہ محمد حسین — امام علیؑ

۶۔مصنف محمد ابوزہرا ترجمہ سید رئیس احمد — حضرت امام جعفر صادق

۷۔علامہ ریاض حسین — امام جعفر صادق

۸۔امیر علی سید — A Short History of Sarcens

۹۔ Philip Khui Hitti — a. Historty of the Arabs & the Islamic way of life

b. The World of Islam

Hitti لکھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچے ترین اخلاقی قوائد قائم کیے ہیں۔

۱۰۔ The Western Humanities Roy T.Methews
The Islamic Word
600-1517 AD, page191

۱۱۔ Prophet Mohammad The World Hightest Commanding Personalty F.De Witt Platt

حضرت رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دُنیا کا سب سے بڑھ چڑھ کر رہنما۔

۱۲۔ Hunderd Ranky of Most Infuierncal Person Michael & H.hard

دنیا کے سب سے ایک صد پر اثر شخصیت میں سب سے اول سرفہرست حضرت رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا ہے۔

(۷)

حضرت اخون پنجو باباؒ کے آباؤ اجداد کی عرب سے ہجرت

تحفۃ الاولیا صفحہ ۳ پر شمس العلماء قاضی میر احمد شاہ رضوانی نے حضرت اخون پنجو باباؒ کے آباؤ اجداد کا عرب سے ہندوستان ہجرت کی وضاحت نہیں کی گئی۔

لہذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:

۱) ہجرت کی وجہ کیا تھی؟

۲) ہجرت کب کی؟

۳) کس راستے ہندوستان پہنچے؟

تاریخ کے مطالعے اور تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوران حیات عرب خطے کے علاوہ افغانستان اور موجودہ پاکستان کے خیبر پختونخواہ میں دین اسلام کی شمع روشن ہوئی تھی ۔اس خطے میں عرصہ دراز سے بنی اسرائیل کا گمشدہ قبیلہ رہائش پذیر تھا۔قیس حضرت تالوتؑ کی اولاد میں ۳۷ پشت پر آتے ہیں۔ افغانستان میں مقیم بنی اسرائیل موسیٰؑ (تورات) کے ماننے والے تھے۔

۱۔اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے تھے۔

۲۔ ہر قسم کی بت پرستی سے انکاری تھے۔

۳۔سنت ابراھیمؑ کے پابند تھےاور نرینہ اولاد کا ختنہ لازمی تھا۔

۴۔جھٹکے سے حلال مویشی کاٹنا ممنوع تھا۔

۵۔حلال چرند و پرند کے ذبح کرنے پر اللہ کا نام لینا ضروری تھا۔

۶۔سُور کا گوشت حرام تھا۔

۷۔آخری پیغمبر کی بشارت پر پورا یقین رکھتے تھے۔

حضرت رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سن کر قیس / کیس ساتھیوں کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرنے سے دین کی تکمیل کر لی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس کو اصحاب کرامؓ سے متعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ بنی اسرائیل کا شہزادہ ہے اس سے اور اس کی اولاد کے ذریعے دین اسلام مزید پھیلے گا۔قیس کا نام عبدالرشید رکھ کر فرمایا کہ یہ تو بتن ہے (یعنی مضبوط) جو بعد میں پٹھان میں تبدیل ہوا۔یہی وہ موقع تھا جب رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ عرب کے علاوہ پشتون (بتن / پٹھان) وہ قوم ہے جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اور ہمیشہ دین اسلام کی خدمت میں کوشاں ہونگے۔

ایک موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب دیکھ کر فرمایا یہ لوگ میرے بھائی آباد ہیں ۔ یہ وہ قوم ہے جو مجھے بغیر دیکھے ہزاروں برس گزرنے کے باوجود بھی میرے شیدائی رہیں گے۔اور میرے دین کی روشنی رواں دواں رکھنے میں کوشاں رہیں گے۔ یہ حقیقت آج بھی عیاں ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر جان فدا کرنے والے اور ان سے بے پناہ محبت کرنے والے ہیں ۔دین اسلام کا چراغ روشن رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت عمرؓ (خلیفہ دوئم) نے ایران فتح کرنے کے بعد اصحابہ کرامؓ کو پشتون علاقوں میں اسلام کی فروغ کا حکم دیتے وقت خاص تاکید کی تھی کہ پشتون قوم کا خیال رکھنا یہ ہمارے بھائی ہیں اور ان کو صرف تبلیغ کی ضرورت پڑے گی۔

واپس آمد برسر مطلب ۔حضرت قیس عبدالرشیدؓ نے دین اسلام پھیلانے میں کافی جہدوجد کی ۔آپ کے کثیر تعداد ساتھیوں نے جان کی قربانی دی۔ جب کہ اس وقت رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے۔قیس عبدالرشیدؓ کا مزار ایک پہاڑی کی چوٹی پر ہے۔ جو کوہ سلیمان میں (Zhob) ژوب کے قریب واقع ہے۔ ''دَ قیس بابا غر''یعنی قیس بابا کی پہاڑی کے نام سے مشہور ہے۔

قیس عبدالرشید سے لے کر حضرت علیؓ کی شہادت تک یعنی ۴۰ھ تک افغانستان اور موجودہ پاکستان کا وسیع علاقہ بلوچستان تا مکران سب اسلام کے

جھنڈے تلے آ چکے تھے۔ یہ فتوحات اصحابہ کرامؓ کی سختیوں پر سختیاں جھیلنے اور شہادتوں کے جام کے جام بہ خوشی نوش کرنے سے حاصل ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ بذات خود پشاور تک تشریف لائے تھے پشاور شہر کے محلّہ آسیہ میں ایک مزار بنام آسہ (عصا) سخی شاہ مردان (لقب حضرت علیؓ) سے مشہور ہے۔ روایت ہے کہ حضرت علیؓ جہاد کرتے کرتے افغانستان سے ہوتے ہوئے پشاور تک پہنچے تھے یا پھر جہاد کے دوران آپؓ کے کمان سے نکلا ہوا تیر پشاور میں آ گرا تھا۔ جس کو تبرک کے طور پر پشاور شہر میں دفن کر دیا گیا جو آج تک عقیدت مندوں کی حاضری کا مرکز بنا ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کا جہاد کرتے کرتے ان علاقوں تک پہنچنے کی دوسری روایت افغانستان میں زیارت ''مزار شریف'' ہے۔ جو حضرت علیؓ کے نام سے منسوب ہے چونکہ حضرت علیؓ عرب کے ''فاتح خیبر'' لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اس لئے افغانستان سے پاکستان کے علاقے میں داخل ہونے کے لئے درّہ سے گزرے ہونگے جواب درّہ خیبر کہلاتا ہے۔ اس وجہ سے درّہ خیبر کو حضرت علیؓ سے منسوب کیا گیا ہوگا۔ واللہ عالم

خلفاء الرشیدین کا بذات خود جہاد کرنے کا مقصد رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ریاست مدینہ کو فروغ دینا تھا۔ درحقیقت یہ دنیا کی اولین فلاحی جمہوریت تھی۔ جس کے سربراہ کے لیے لازم تھا۔ وہ تقویٰ دار ہو اور اسلامی تعلیمات پر عبور رکھتا

ہو۔اور عملاً امین بھی ہو۔ یہاں اس کا ذکر کرنے کی وجہ یہ کہ عربوں کی مسلسل بیرون ملک عرب رہائش پذیری کے وجوہات آشکارا ہوں۔

کربلا میں شدید یزیدی ظلم وستم سے نالاں ہو کر اہل بیت نے بیرون عرب ان علاقوں کی طرف ہجرت کی جہاں وہ پرامن زندگی گزار سکیں اور دین اسلام کی فروغ میں بھی شامل ہوسکیں ۔بنو امیہ (ماسوائے حضرت عمر عبدالعزیزؒ) کا اور بنو عباس حکمرانوں اہل بیت پر جوں جوں ظلم وستم میں اضافہ ہوتا گیا۔تو اہل بیت کی ہجرت میں زور بڑھتا رہا۔

حضرت امام علی الرضاؒ کی وفات اور حضرت مامون الرشیدؒ کی خلافت کے بعد عباسی حکمرانوں کا ظلم اور جبر مزید شدت پکڑ گیا۔حضرت امام جواد التقیؒ بن حضرت امام علی الرضاؒ،حضرت امام النقیؒ بن حضرت امام جواد التقیؒ اور حضرت امام ابو محمد حسن عسکریؒ بن حضرت امام النقیؒ کو یکے بعد دیگر سامرہ سرمن رائے عراق میں عمر قید رکھا گیا۔حضرت ابو محمد حسن عسکریؒ کے چار بیٹوں میں سب سے چھوٹے محمد (بعمر چار سال) والد ماجد کی وفات کے غم میں ان کو ڈھونڈتے ہوئے گھر کے قریب ایک غار میں گھس گئے اور وہاں سے وہ واپس نہ آسکا (ملاحظہ ہو۔امیر علی سید A Short History of Sarcens)۔حضرت ابو محمد حسن عسکریؒ کی باقی اولاد حضرت امام عبداللہ علی اکبرؒ،حضرت قاسمؒ اور تیسرا بیٹا نام معلوم نہ کر سکا اور حضرت امام محمد محمود المکیؒ

بن حضرت امام عبداللہ علی اکبر تا حضرت مولانا علاؤ اللہ داد شاہؒ والد ماجد حضرت مولانا شیخ کہد اشاہ تک صرف نام ملتے ہیں۔

جیسے کے آگے تشریح سے معلوم ہوگا اخون پنجو باباؒ کے آباؤ اجداد پختون خطہ افغانستان اور موجودہ پاکستان کا خیبر پختونخواہ کی اُس وقت کل آبادی صرف مسلمان اور پشتون تھی وہاں آکر آباد ہوئے۔ مستقل قیام کی وجہ سے پختون تہذیب اور زبان میں مدغم ہوکر اسلام پھیلانے سے ان کے معتقدین کا دائرہ وسیع ہوتا رہا۔ اور دینی رہنماؤں کے ممتاز مرتبے حاصل کیئے۔

(۸)

بہلول لودھی کی درخواست پر اخون پنجو باباؒ کے دادا حضرت مولانا کہداشاہ ہندوستان میں جہاد، تعمیر دارالعلوم سنبھل نوسلجام درس وتدریس تبلیغ

۸۵۱ تا ۹۳۲ھ

حضرت اخون پنجو باباؒ کے دادا جان مولانا شیخ کہداشاہؒ بن مولانا شیخ علاؤالله دادشاہؒ کا بہلول لودھی (بانی لودھی سلطنت) کی درخواست پر ۸۵۱ھ مطابق اکبر شاہ خان نجیب آبادی کی ''آئینہ حقیقت نماء'' (ملاحظہ ہو) باب ''حضرت عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ'' عبدالحلیم اثر کی ''روحانی رابطہ اؤ روحانی تڑون'' ہندوستان میں لودھی سلطنت کو مستحکم کرنے درس وتدریس اور تبلیغ و جہاد سے اسلام پھیلانے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اخون پنجو باباؒ کے آباؤاجداد نے عرب سے بہت عرصہ پہلے ہجرت کی ہو۔

سنبھل نوسلجام روہیل کھنڈ میں تعمیر اعلیٰ درجہ دارالعلوم کو ممتاز علماء ومشائخ سے آراستہ کر کے درس وتدریس اور تبلیغ سے اسلام پھیلایا تھا۔ کسی جہاد سے کامیاب واپسی پر گھر پہنچ کر بچے کی پیدائش کی خوشی میں اُس کا احتراماً نام غازی شاہ رکھا۔ پشتونوں میں غازی شاہ، غازی خان اور غازی گل مقبول نام ہیں۔ جیسے کہ حج کے روز

نرینہ اولاد کی پیدائش پر حاجی خان، حاجی محمد اور حاجی گل نام رکھے جاتے ہیں۔ اور عید (اختر) کے روز نرینہ اولاد کی پیدائش پر اختر شاہ اور اختر گل وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا کہدا شاہؒ نے ۸۵۱ھ تا ۹۳۲ھ بڑی لگن اور محنت سے دین اسلام پھیلایا مجبوراً ۹۳۲ھ میں آخری لودھی بادشاہ ابراہیم لودھی لڑائی میں مغل بادشاہ ظہیرالدین بابر کے ہاتھوں شکست کھائی اور لودھی بادشاہ کی شہادت پر افراتفری پھیلنے سے ضعیف العمر حضرت مولانا شیخ کہدا شاہؒ نے اپنے اہل خانہ اور فرزند مولانا غازی شاہ کے ہمراہ اپنے پشتون وطن موضع ترکئی (یوسف زئی) میں عارضی رہائش اختیار کی۔

(۹)

حضرت مولانا کہدا شاہؒ اور فرزند غازی شاہؒ کی مجبوراً ہندوستان سے ۹۳۲ھ پشتون وطن واپسی

بدقسمتی سے مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر کے ہاتھوں ابراھیم لودھی کی شکست اور قتل سے ہندوستان میں افراتفری پھیلنے سے لودھی امراء اور لودھی قبیلے کو جانی و مالی خطرات کے باعث واپس اپنے آبائی علاقوں کو مجبوراً آنا پڑا۔ چونکہ غازی شاہ باباؒ اور ان کے والد ماجد لودھی دربار کے امراء خاص تھے۔ اس لئے ان کو بھی مجبوراً آبائی پشتون خطے واپس آنا پڑا۔

دشواریاں جھیلتے جھیلتے علاقہ یوسفزئی کے موضع ترکئی میں ۹۳۲ھ میں ابتدائی قیام کیا۔ یہ قیام ان کی زندگی کا دشوار ترین وقت تھا۔ یہاں کے مشہور مولانا محمد صالح المعروف دیوانا باباؒ کی خالہ سے حضرت غازی شاہ باباؒ نے نکاح کیا۔ اور ۹۳۷ھ میں فرزند ارجمند کی ولادت سے نوازے گئے۔ جن کا نام عبدالوہاب رکھا۔ ترکئی گاؤں میں مجبوراً زندگی کے دشوار ترین ۱۹ سال بسر کئے۔ مگر انتہائی صبر اور احسن طریقہ سے

بچوں کی پرورش وتربیت کرتے رہے۔ البتہ کسی ایسے علاقے کو منتقل ہونے کی سوچ میں تھے جہاں بچوں کے لئے اچھی تعلیم کی سہولت میسر ہو اور ساتھ ہی ساتھ معاشی زندگی کا ذریعہ بھی موجود ہو۔ لہذا موضع ترکئی کو چھوڑ کر پشاور کی طرف روانہ ہوئے۔ موجودہ ڈھیری زرداد کے مقام پر پہنچ کر دریائے کابل پار کر کے اکبر پورہ کے محال مصری پورہ میں چند دن قیام کے بعد موضع چوہا گجر میں قیام پذیر ہوئے۔ یہ ایک سرسبز وشاداب علاقہ تھا۔ جہاں ایک مشہور دارالعلوم کی سہولت میسر تھی اور مشہور مولوی قاضی ومفتی اور بزرگ کی زیر سرپرستی میں تھا۔ لہذا حضرت عبدالوہاب کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس مشہور بزرگ کے حوالے کر دیا۔ حضرت غازی شاہؒ نے خود ذریعہ معاش کا آغاز مویشی پالنے سے کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد پشاور کے علاقے شاہ ڈھنڈ رہائش پذیر ہوئے۔ یہ علاقہ حکومت سے تحفہ ملا تھا۔ علاقہ شاہ ڈھنڈ قلعہ بالا حصار کے شمال مغرب میں ایک وسیع اور سرسبز جنگل تھا۔ موجودہ پشاور سنٹرل جیل، گورنر ہاؤس، ہائی کورٹ اور دیگر عدالتیں اور پرل کانٹینیٹل ہوٹل، کور کمانڈر ہاؤس وغیرہ اور اس کے پیچھے شمال کا وسیع علاقہ تھا۔ اس علاقے میں مویشی پالنے کا کام شروع کیا جو خاص آمدن کا ذریعہ بنا۔

(۱۰)

دارالعلوم چوہا گجر میں بحیثیت طالب علم، معلم، مدرس، مبلغ اور مصنف

(۹۵۱ھ تا ۹۷۹ھ)

چوہا گجر اس دوران ایک قصبہ تھا۔ اور دارالعلوم کے قیام کی وجہ سے اسے شہرت حاصل ہوئی دور دراز سے لوگ یہاں دینی تعلیم حاصل کرنے آیا کرتے تھے۔ دارالعلوم کا اس وقت کا ناظم نہایت شہرت یافتہ بزرگ عالم فاضل مولوی مفتی قاضی تھا۔ حضرت غازی شاہ باباؒ نے اپنے فرزندار جمند عبدالوہاب بہ عمر چودہ ۱۴ برس (۹۵۱ھ) کو بزرگ مفتی صاحب کی سربراہی میں حوالہ کر دیا۔

حضرت عبدالوہابؒ بچپن سے ہی خاموش، سنجیدہ اور کنارہ کش تھے۔ بڑی محنت اور لگن سے پڑھتے تھے۔ اساتذہ کرام کے منظور نظر اور ہمسر طلباء کے محبوب دوست اور ساتھی تھے۔ دارالعلوم نے اعلیٰ درجہ فارغ التحصیل کی سند سے نوازہ۔ اس ہی دارالعلوم میں مدرس کے عہدہ پر معمور ہوئے۔ یہاں اٹھائیس (۲۸) برس (۹۵۱ھ تا ۹۷۹ھ) گزارنے سے بہت کچھ سیکھنے اور پڑھانے کو ملا، سخت محنتی اور محسن مدرس

ثابت ہوئے اور دارالعلوم کے مشہور عالم فاضل ، مبلغ اور مصنف اُبھرے ۔اپنے شاگردوں کو دارالعلوم میں باہر علاقوں اور مساجد میں دین اسلام کی ''پنج بنا'' کی پرُاثر تبلیغ وتاکید کرتے اور فرماتے یہ دین کا بنیادی ستون ہے اس کو سنجیدگی سے ادا کرنا کامیابی وکامرنی ہے۔دور دراز سے خواہشمند حضرات حاضر ہوکر آپ سے مستفید ہوتے تھے۔حضرت کاکا صاحب کے والد حضرت ابک بابا آپ کے خاص معتقد تھے۔

ان ۲۸ سالوں کے دوران بہت کچھ فاسی ،عربی ،ہندی (اردو) میں لکھا پڑھایا اور علماء پیدا کیے۔ دارالعلوم چوہا گجر میں سنجیدہ سخت محنتی دینی تعلیم حاصل کرنے سے عالم فاضل درجہ حاصل کثیر تعداد علماء پیدا کئے ۔فصاحت وبلاغت مبلغ کے ذریعہ اسلام ''پنج بنا'' پرلوگوں کو کامیاب باعلم وباعمل بنانے سے اسلام پھیلایا۔اس ۲۸ برس (۹۵۱ھ تا ۹۷۹ھ) حضرت عبدالوہابؒ نے بحیثیت طالب علم ، مدرس، معلم مبلغ اوراعلیٰ درجہ مصنف اُبھارے۔کئی عالم دین پیدا کیے اور کافی کچھ لکھا بھی تھا۔حضرت اخوند درویزہؒ نے حضرت مولانا عبدالوہاب کو ان الفاظ سے سراہا ہے۔

۱) مشاہیر دین میں بلند مقام

۲) رسول اللہؐ کے اہل سنت والجماعت کے پیروکار بےشمار تالیف تصانیف کے مالک بعض عربی اور بعض ہندی (اُردو) عربی میں نظم ،اعلیٰ درجہ محقق نے فقیہ مجرد نے کتاب کنز (علوم فقہ) شرح خود محمدی سے ذرہ بھر تجاوز کرتے نہ برداشت کرتے۔

اپنے داد جان کہدا شاہؒ کا تعمیر کردہ دارالعلوم سنبھل نوسلجام کو سنتالیس (۴۷) برس

(۹۳۲ھ تا ۹۷۹ھ) شہنشاہ اکبر کی خود ساختہ ہندو پرور مشرک دین الٰہی کی زد میں آکر خستہ حالت کا سن کر ہندوستان جانے کا ارادہ کیا۔ دوسری اور ضروری وجہ ہندوستان میں مشائخ سے مستفید ہونا خاص کر اپنے والد ماجد (حضرت غازی شاہؒ) کی ہدایت پر ان کے پیر بھائی حضرت جلال الدین محمد الفاروق بلخیؒ تھانسیری کی خدمت میں حاضر ہونا بھی تھا۔

(۱۱)

حضرت اخون پنجو باباؒ کا ہندوستان میں دس (۱۰) سال قیام ۹۷۹ھ تا ۹۹۰ھ

دو مقصد حاصل کرنے کی خاطر ۹۷۹ھ ہندوستان روانہ:

۱۔ ہندو پرور مغل بادشاہ اکبر کی دیدہ دانستہ لاتعلق رہنے سے حضرت مولانا شیخ کہدا شاہؒ اور فرزند غازی شاہؒ کی شاندار دارالعلوم سنبھل نو سلجام نا گفتہ بہ وخستہ کو اصلی حال میں بحال کرنا نہ کے عالم فاضل حضرت مولانا شیخ عبدالوہابؒ کو ہندوستان میں تعلیم حاصل کرنا تھا۔

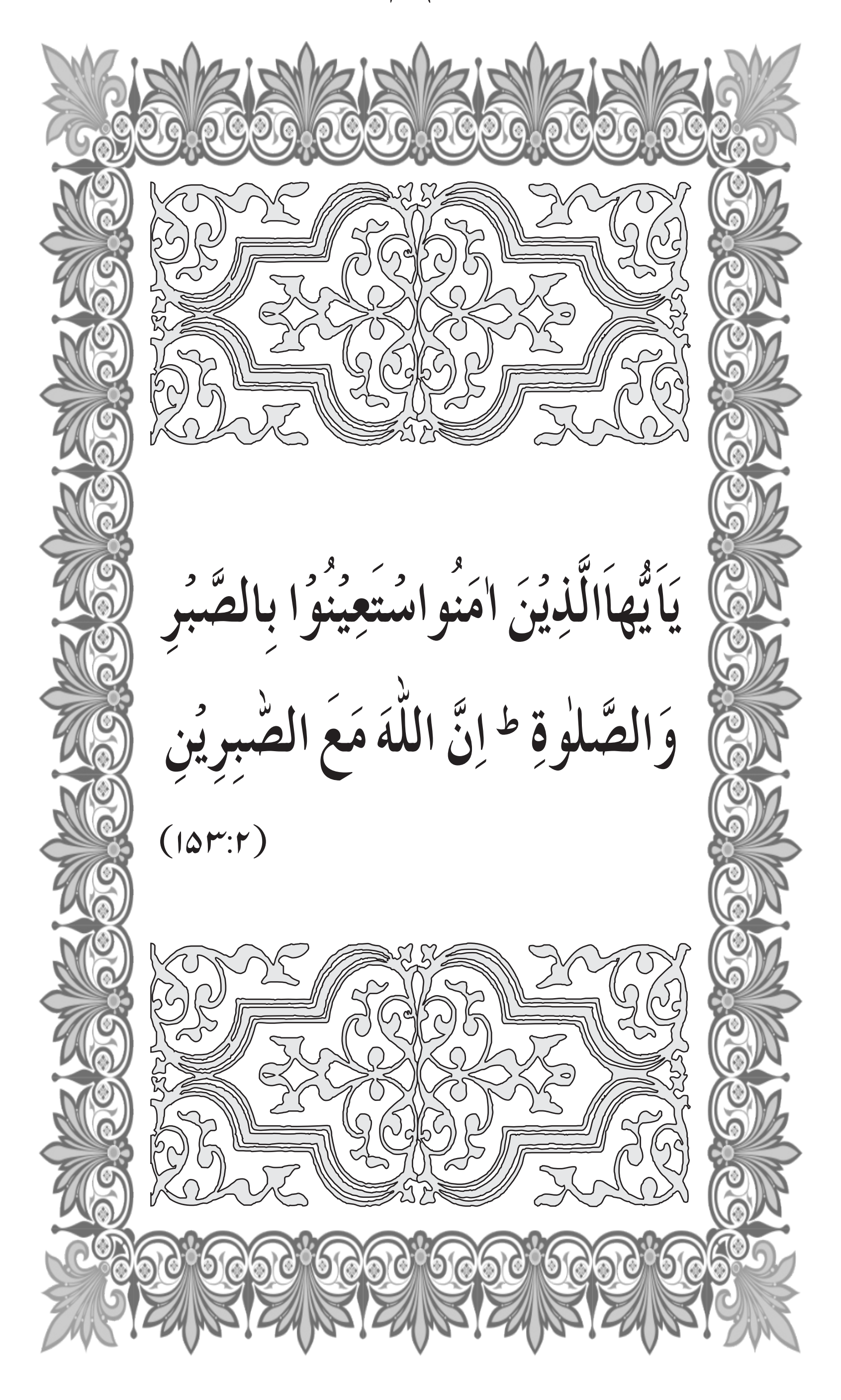
۲۔ اپنے والد بزرگوار حضرت غازی شاہؒ کی ہدایت پر ان کے پیر بھائی حضرت مولانا شیخ جلال الدین محمد الفاروق بلخی تھانسیریؒ کی خدمت میں حاضری اور بیعت کی سعادت حاصل کرنا تھا۔

انتھک کوششوں سے دارالعلوم کو علماء مشائخ سے دوبارہ آراستہ اصلی حالت میں بحال کیا۔ اس ہی قیام کے دوران حضرت مولانا شیخ عبدالوہابؒ مساجد، بازاروں، کوچوں اور لوگوں کے ٹھکانوں میں خلق کو باعلم اور باعمل دینی بنانے کی خاطر تبلیغ بھی کرتے رہے۔ آپ کا خاص موضوع سخت تاکید کے ساتھ اسلام کے ''پنج بناء'' پر پورا پورا عمل کرنا ہے۔ جو نجات کے لئے اشد ضروری اور کافی عمل ہے۔ ان

کامیابیوں کے ساتھ دارالعلوم سنبھل نوسلجام کے اساتذہ کرام، طالب علم اور عوام وخاص نے بڑے اہتمام واحترام کے ساتھ اللہ حافظ وناصر دُعاؤں اور الوداع سے حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہابؒ اور حضرت مولانا شیخ جلال الدین محمد الفاروق بلخی تھانسیریؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوئے۔اہل سنت والجماعت کے سخت پابند زرہ بھر تجاوز کرتے نہ برداشت کرنے والے اسلام کے ''پنج بناء'' کے ہادی کو ابوالفضل نے ''شیخ پنجو سنبھلی'' کہہ کر ان سنہری الفاظ سے یاد کیا۔''گزرے ہوئے اور آنے والے علماء کے سردار''۔

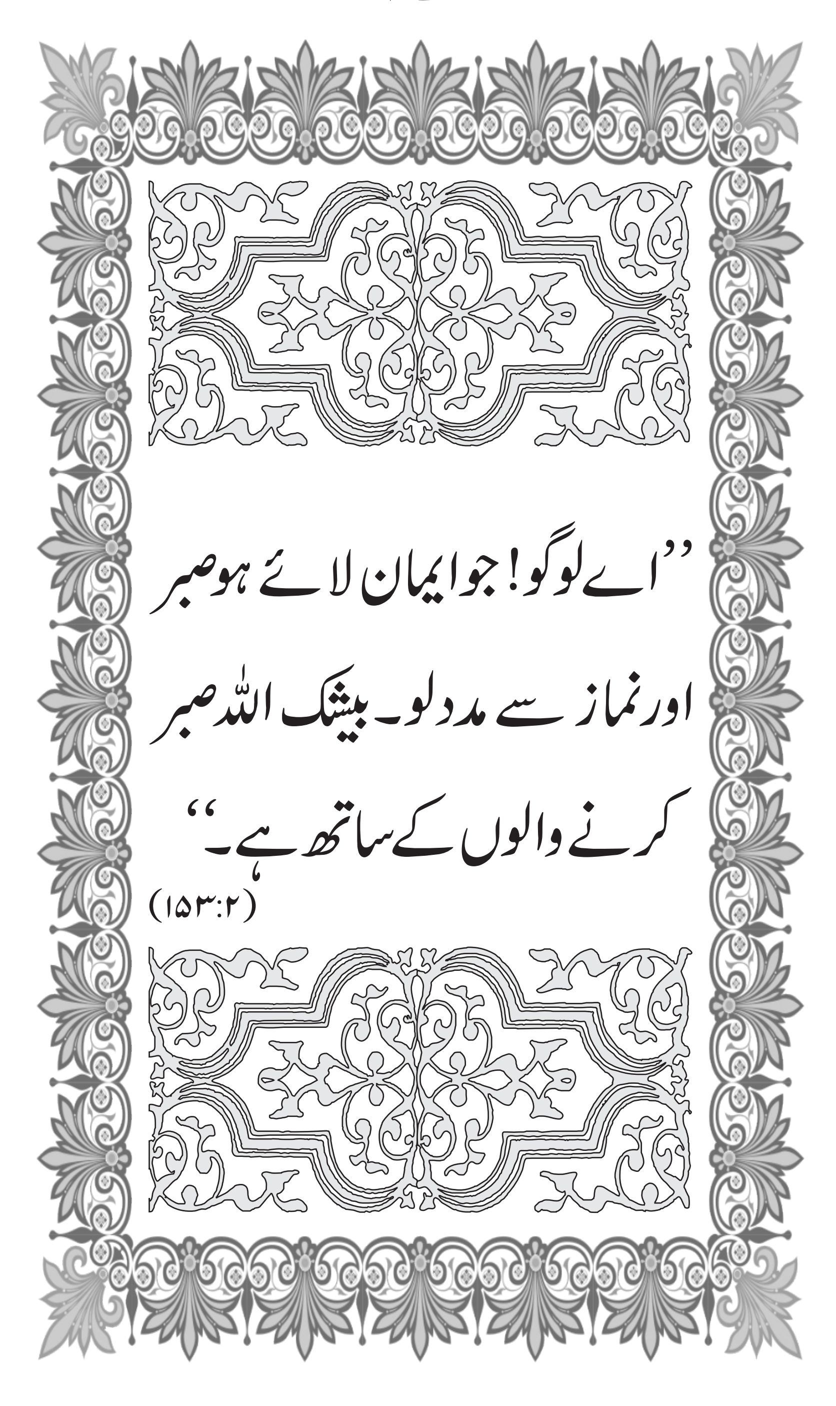
سفر کے دوران کسی ٹھکانے اتفاقاً حضرت مولانا شیخ عبدالوہابؒ کی حضرت سید ابوالفتح کمباچیؒ بلخی پر اچانک نظر پڑنے پر انکی دست بوسی کی۔حضرت سید ابوالفتح کمباچیؒ نے اپنے پیر بھائی حضرت غازی شاہ کے فرزند کو پیار سے اپنے گلے لگایا اور اپنی خانقاہ میں ٹھہرایا۔سخت ریاضتوں مجاہدوں، مراقبوں سے گزرنے کے بعد حضرت اخون پنجو باباؒ کو خرقہ خلافت سلسلہ چشتی صابری سے نوازا۔

حضرت اخون پنجو باباؒ اپنے سفر کے آخری ٹھکانے سرہند میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروق سرہندیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے یہاں سخت ریاضتوں، مجاہدوں سے گزرنے کے بعد نقشبندی، سہروردیہ اور قادریہ سلسلوں میں خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔بڑی شفقت اور دُعاؤں میں پشاور واپسی کا آغاز کیا۔



يَاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

(۱۵۳:۲)



”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز سے مدد لو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

(۱۵۳:۲)

(۱۲)
شجرہ طریقت
حضرت اخون پنجو بابا علیہ الرحمتہ
اولیاء اللہ

اَعُـوُذُ بِـاللّٰـهِ مِنَ الشَّيْـطٰنِ الـرَّجِـيْمِ

بِسْـمِ الـلّٰــهِ الـرَّحْـمٰنِ الـرَّحِيْمِ

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَــاءَ الــلّٰــهِ لَا خَـوْفٌ عَـلَيْهِـمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنُ ٥ (القرآن)

اَلـلّٰـهُ يَـجْتَبِىْ اِلَيْـهِ مَـنْ يَّشَـآءُ وَيِهْـدِىْ

اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبِ ٥ (القرآن المجيد)

اِتَّـقُوْ مِـنْ فِـرَاسِتِ الْـمؤمن فَاِنَّـه‘ يَنْظُرُ

بِنُوْرِ اللّٰهِ (حديث)

وَاِنَّـمَـا يِـخْشَـى الـلّٰـهَ مِـنْ عِبَادِهِ الْعُلْمٰٓءُ

وَلَا تَقُوْلُوْ لِمِنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوات

بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْن ٥

اَلـلّٰـهُ وَلِـىُّ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوْ وَيَـخْرُجُهُمْ مِنْ

الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوُر

سُبُحَانَ اللّٰهِ وَالُحَمُدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَکُبَرُ وَلَا حَوُلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

الُعَلِیِّ الُعَظِیُمِ ہ

وصلی اللّٰه علی حبیبهٖ محمد وَاٰلِهٖ

وَاصحابهٖ وَاَهلبیتهٖ وَازواجهٖ اجمعین ہ

وصلی اللّٰه تعالٰی علٰی خیر خلقهٖ ونور

عرشهٖ محمد و آلهٖ واصحابهٖ اجمعین ہ

که نظر کا څوک په کار دَ درویشانو | خود به اووینی وقار دَ درویشانو
په دغه لارے به ورشی خدائي رسول ته | که څوک یون کاندی په لار دَ درویشانو
هر گفتار به ئے دَ خدائي په درقبول وی | چه قبول ئے وی گفتار دَ درویشانو
هسے گرم بازار بل په جهان نشته | لکه گرم دے بازار دَ درویشانو
په یوه قدم تر عرشه پورے رسی | ماليدے دے رفتار دَ درویشانو
همبره خلق ئے زیارت کا پس له مرگه | چه بازار وی په مزار دَ درویشانو
بادشاه هان دَ دے دنیا واره پراته وی | لکه خاورے په دربار دَ درویشانو
هر بهار لره خزن په جهان شته دَے | خزان نه لری بهار دَ درویشانو
دَ جنت دَباغ گلونه ئے هیروی | که خو اووینی گلزار دَ درویشانو
چه دُنیائے کره دَ خدائي دَ پارتر که | صد رحمت شپه روزگار دَ درویشانو
دَ قارون وحال ته گوره حال ئے څه شو | راشه مه کوه انکار دَ درویشانو
په هر چاچه دَ غضب لینده کا کشه | خطا نه درولی گذار دَ درویشانو

درست دیوان دَ رحمٰن زاد تردا غزل شه
چه بیان ئے کرو کردار دَ درویشانو

رحمٰن بابا

سلسلہ طریقت روحانی عرفانی

پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت اور افغانستان میں ایک سے زیادہ طریقت کے سلسلے اختیار کرنے کا رواج ہے بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی بیعت کے وقت چاروں سلسلوں کے بنیادی بزرگوں کے نام لیتے۔ تاکہ ان سب سے فیض حاصل ہو اور انکی خصوصیت اخذ ہوں اور ان کا اثر یہ ہو کہ مختلف سلسلوں کے ماننے والوں کے درمیان فاصلہ نہ رہے باوجود اس کے کہ ان طریقت کے ریاضتوں اور عبادتوں میں امتیاز ہے۔

۱۔ سلسلہ چشتی صابری/نظامی

۲۔ سلسلہ نقشبندی

۳۔ سلسلہ قادری

۴۔ سلسلہ سہروردی

۱۔ سلسلہ چشتی نظامی

چشتی نظامی نظام الدین اولیاء سے منسوب ہے ان کے مرشد گنج شکرؒ پاک پتن کا جوں کا توں طریقہ رواں دواں ہے۔

چشتی صابری سخت ریاضتوں کا سلسلہ ہے۔ کلمہ شہادت کا ورد ''اللہ'' پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ رات کی تنہایوں میں بلند آواز، ورد اس لیے محسوس ہوتا ہے کہ دیوار، چھت، درخت اور اِردگرد یادالٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ سر متواتر ہلانے سے بدن چور چور

ہو جاتا ہے۔ دن کے دوران علیحدگی، خاموشی، جوش ضبط، یادالہٰی میں روحانی غالب استغراق میں دم سُکر قائم الالیل، صائم الدہر، اس حد تک کہ کھانے پینے پہننے سے بے خبر۔ لاغر جسم صرف غالب خواہش اللہ تعالیٰ تو راضی ہو جا۔ ان کی زندگی کی صرف یہی امنگ ہوتی ہے۔ ان حالات سے مقررہ وقت گزارنے کے بعد عام لباس عبادت ظاہری مگر وہی خاموشی، جوش، ضبط، ذکر الہٰی میں مگن رہتے ہیں۔ سخت عبادات کی وجہ سے چشتی صابری سلسلہ زیادہ پھیلا ہے۔ اور اس کے فیوضیات بھی بہت ہیں۔ ملاحظہ ہو عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اَوُ روحانی تڑون'' باب ''حضرت مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ''

۱۔ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسم مبارک: محمد لقب مجتبیٰ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

پیدائش: بارہ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر صبح صادق مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔

سلسلہ نسب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم

نبوت: آپ ﷺ کو چالیس ۴۰ سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔آپ ﷺ امی تھے۔دنیا میں آپ ﷺ کا کوئی استاد نہ تھا۔تاہم آپ ﷺ بہت فصیح و بلیغ مبلغ تھے۔تیرا (۱۳) سال مکہ معظّمہ اور دس (۱۰) سال مدینہ منورہ میں آپ ﷺ نے ۲۳ سالہ تبلیغ سے دنیا بھر میں شہرت حاصل کی۔ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار لوگوں (خلق) نے اسلام قبول کیا۔

وصال: آخر بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ھ بوقت چاشت بعمر ۶۳ سال مدینہ منورہ اس دنیا آب گل سے مفارقت فرما کر رفیق الاعلےٰ سے جاملے۔اور زبان اقدس پر یہ کلمات آخری تھے۔ اَللّٰھُمَّ الرَّافِیْقَ الاعلیٰ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ النَّبِیَ یٰاَیُّھَاالذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْ عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْ تَسْلِیْمًا ہ

۲۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت: ۱۳ رجب واقعہ فیل سے ۳۰ سال بعد خانہ کعبہ کے اندر مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔

بیعت: بچوں میں سب سے پہلے تقریباً ۱۰، ۱۱ سال کی عمر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپؓ کا لقب فاتح خیبر، امام الاولیاء اور شیر خدا ہے۔ آپؓ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور چچازاد بھائی بھی ہیں۔

خلافت: ۳۵ تا ۴۰ھ تقریباً پانچ سال خلیفہ چہارم تھے۔

شہادت: ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز پیر صبح کے وقت کوفہ کی مسجد میں نماز کے دوران شقی القلب عبدالرحمٰن بن ملجم (ملعون) نے آپؓ کو چاقو کے وار سے زخمی کیا۔

اللہ کے گھر ولادت بھی شہادت بھی
بجز علیؓ یہ فضیلت کسی بشر کو نہیں

نوٹ: بعض کتابوں میں حضرت علیؓ کا مزار مبارک کوفہ، دمشق (عراق) اور زیارت (افغانستان) بھی بتایا گیا ہے۔

خلفاء:

۱۔ حضرت امام حسنؓ   ۲۔ حضرت امام حسینؓ

۳۔ حضرت اویس قرنیؓ   ۴۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ

۵۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیادؒ

۶۔ حضرت قاضی ابوالمقدم بن ہانی بن زید لبنانیؒ

۳۔ حضرت امام حسینؓ

پیدائش: چار۴ شعبان ۴ ہجری مدینہ منورہ

شہادت: دس ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعہ کربلا

۴۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ

پیدائش: ۲۱ھ مدینہ طیبہ

وفات: ۵ رجب ۱۱۰ھ بصرہ

بیعت: آپ نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے بیعت کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حضرت امام حسن سے بھی بیعت کی۔ آپ بہت متقی زاہد بلند پایہ عالم فاضل اور روحانیت کے مالک تھے۔

خلفاء: حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زیدؒ، خواجہ حبیب عجمیؒ، خواجہ عبہ بن غلامؒ، خواجہ شیخ محمد واسعؒ، خواجہ مالک بن دینارؒ،

۵۔ حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زیدؒ

پیدائش: بصرہ

وفات: ۲۷ صفر ۱۷۶ھ بصرہ

بیعت: حضرت حسن بصری کے دست مبارک پر بیعت کیا اور خرقہ خلافت حاصل کی

تعلیم: حضرت امام نعمان ابوحنیفہ سے تعلیم حاصل کی۔ اپنے وقت کے

برگزیدہ عالم دین اور روحانیت میں ممتاز مقام کے مالک تھے

خلفاء: حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ، حضرت ابوالحسن زرینؒ اور حضرت یعقوب موسیٰؒ۔

۶۔ حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاضؒ

نام: فضیل

والد ماجد: عیاض

وفات: محرم ۱۸۷ھ مکہ معظّمہ

حالات: ابتدائی عمر میں آپ ڈاکہ زنی کرتے تھے۔ اللہ کے فضل سے آپؒ نے اپنی گذشتہ زندگی سے توبہ کی اور حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ (نعمان بن ثابت) کے مرید ہوکر بیعت اور خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ اور ایک عالم فاضل ظاہری روحانی عرفانی بزرگ کا درجہ حاصل کیا۔

خلفاء: حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخیؒ اور حضرت شیخ محمد بن زیدؒ سرفہرست تھے۔

۷۔ حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخیؒ

سلسلہ نسب: حضرت ابراہیم بن ادہم سلیمان بلخی بن ناصر بلخی بن منصور بن حضرت عبداللہ بن حضرت عمر خطابؓ۔

تعلیم: آپ امام اعظم امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے۔ بلند عالم دین اور روحانی بزرگ تھے۔

بیعت: بدستِ حضرت خواجہ ابوالفیض فضیل بن عیاضؒ

وفات: جمادی الاول ۲۶۲ھ

خلفاء: حضرت خواجہ سدید الدین حدیفہ مرعشیؒ

حضرت ابراہیم بن ادہم بلخ کے بادشاہ تھے۔ بڑے تقویٰ دار، انصاف دار اور درویش طبع تھے۔ پھولوں کے بستر پر سوتے تھے۔ ایک دن خادمہ بستر کے ایک کنارے پر لطف اُٹھائے آرام کر رہی تھی کہ اچانک حضرت ابراہیم بن ادہم آئے اور ایک چمکین کے وار نے آپ کو حیران کر دیا خادمہ آہستہ سے بولی تم تو روز اس بستر پر سوتے ہو تم کو کتنے چمکین مارنا چاہیے یہ سن کر سلطان ابراہیم کے دل کو چوٹ لگی اور چلے گئے۔ رات کو خواب میں دیکھتے ہیں کہ کوئی چھت پر چل رہا ہے۔ پوچھا کون ہو؟ یہاں کیا تلاش کر رہے ہو؟ جواب اُونٹ کی تلاش۔ آپ نے پوچھا یہاں اونٹ کیسے آ سکتا ہے۔ جواب پھولوں کے بستر پر اللہ ڈھونڈتے ہو۔ اس خواب سے آپ کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے بادشاہت چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی۔ ایک دن کشتی میں بال بکھرے اپنے

لباس کو پیوند لگا رہے تھے کہ ہم راہیوں نے مذاق اُڑایا آپ نے دل میں کہا کہ اے نفس تم کو قابو کر لیا۔

۸۔ حضرت خواجہ سدیدالدین حدیفہ مرعشیؒ

مرعش شام کا رہنے والا

بیعت: قلندر کی تلاش میں حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے ملاقات ہوئی اور ان کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت پر نوازے گئے۔

وفات: شوال ۲۷۲ھ مرعش شام

خلفاء: حضرت خواجہ امین الدین ابوہبیرہ بصریؒ

۹۔ حضرت امین الدین ابوہبیرہ بصریؒ

پیدائش: بصرہ

وفات: ۷ شوال ۲۸۷ھ بصرہ

حضرت ابی ہبیرہؒ بلند مرتبہ عالم دین، روحانیت میں ممتاز بزرگ، زاہد، متقی اور پرہیزگار شخصیت تھے۔

خلفاء: کثیر تعداد مگر ممتاز حضرت ممشاد علو دینوریؒ

۱۰۔ حضرت ممشاد علود بنوریؒ

پیدائش: دینور

وفات: ۴محرم ۲۹۹ھ بغداد

تعلیم: بغداد میں تعلیم حاصل کی اور ایک بلند پایہ عالم دین، کمال روحانی ممتاز شریعت محمدیؐ کے پابند، عاشق رسول ﷺ بنے۔

خلفاء: حضرت ابواسحاق شامیؒ اور حضرت ابو عامر شیخ احمد اسودؒ

۱۱۔ حضرت ابواسحاق شامیؒ

پیدائش: شام

وفات: ۱۴ربیع الثانی ۳۲۹ھ شام

بیعت: آپ نے اپنے مرشد حضرت ممشاد علود دینوریؒ سے بیعت بھی کی اور خرقہ خلافت سے بھی نوازے گئے۔

خلفاء: کثیر تعداد مگر ممتاز مشہور خواجہ ابواحمد ابدال بن فرستانہؒ

۱۲۔ حضرت ابواحمد ابدال بن سلطان فرستانہؒ

پیدائش: موضع چشت

وفات: یکم جمادی الثانی ۳۵۵ھ موضع چشت ہرات

خلفاء: کثیر تعداد۔ مگر نامور فرزند حضرت ابومحمد ناصر الدین چشتیؒ

۱۳۔ حضرت ابو محمد ناصرالدین چشتیؒ

پیدائش: چشت

وفات: ۴ ربیع الثانی ۴۱۱ھ چشت

خلفاء: خواجہ ناصرالدین ابو یوسف چشتیؒ

۱۴۔ حضرت ناصرالدین ابو یوسفؒ

پیدائش: چشت ہرات

وفات: ۴۱۱ھ چشت ہرات

آپ بلند پایہ عالم دین اور ممتاز روحانی رہنما تھے۔ اپنے پیر و مرشد حضرت ابو محمد ناصرالدین چشتیؒ کے بہت پسندیدہ تھے۔

خلفاء: خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ اور خواجہ تاج الدین ابوالفتحؒ

۱۵۔ خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ

پیدائش: چشت

وفات: یکم رجب ۵۲۰ھ چشت

بیعت: اپنے والد ماجد اور شیخ احمد جان سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

خلفاء: مشہور آپ کے فرزند خواجہ ابو احمد چشتیؒ، حضرت حاجی شریف زندنیؒ۔ خواجہ شاہ سنجان رکن الدین محمودؒ۔

۱۶۔ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی ؒ

پیدائش: زندن بخارا

وفات: ۹ رجب ۵۸۶ھ زندن بخارا

بیعت: حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی ؒ سے بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کی

خلفاء: کثیر تعداد۔ مگر ممتاز خواجہ عثمان ہرونی

۱۷۔ خواجہ حافظ عثمان ہرونی ؒ

پیدائش: موضع ہرون بخارا

وفات: شوال ۶۱۷ھ مکہ معظّمہ

حضرت خواجہ حافظ عثمان ہرونی ؒ قرآن مجید کے حافظ ممتاز نامور عالم دین اور روحانیت میں کمال درجہ مرتبہ رکھتے تھے۔

خلفاء: حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ

۱۸۔ خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۴رجب ۵۳۷ھ سنجر علاقہ خراسان

وفات: ۴رجب ۶۳۳ھ

والد ماجد: خواجہ سید غیاث الدینؒ

تعلیم: ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کرنے کے بعد باقی تعلیم حضرت مولانا حسام الدین بخاریؒ سے حفظ قرآن المجید، تفسیر القرآن، حدیث، فقہ، فلسفہ، منطق اور دیگر علوم کاملہ کی تعلیم حاصل کر کے جید عالم دین کا رتبہ حاصل کیا۔

بیعت: علم دین کی تکمیل کے بعد نیشاپور قریب موضع ہرون میں شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سلسلہ چشتیہ میں خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

سفر: ہندوستان میں انصاف مملکت کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر آپ نے اپنے سفر کا آغاز کیا اور ۵۶۰ھ میں بت پرستی اور ہندوؤں کی ذات پات میں تقسیم [برہمن (پنڈت) کشتری (فوج، حکمران) ویش (تاجر، کسان، بیوپاری) شودر (خاک روب، بھنگی، مزدور] سب کو ختم کیا۔

سفر کا پہلا قیام: حضرت مولانا شیخ علی بابا صاحب بن شیخ یوسف دلازاک کے مزارِ اقدس پر چارسدہ قبرستان میں آپؒ نے اولین چِلا کاٹا۔

حضرت شیخ یوسف دلازاکؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ سلطان محمود غزنوی کے لشکر راجہ جے پال کی لڑائی میں شریک تھے۔ آپ لڑتے لڑتے قصبہ بغداد (مردان) میں شہید ہوئے اور وہاں پر ہی آپ کا مزار ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند علی دلازاکؒ بھی اس ہی لڑائی میں شامل تھے جو کہ چارسدہ میں شہادت پا گئے تھے۔ اور آپ کا مزار بھی چارسدہ میں ہے۔

سفر کا دوسرا قیام: لاہور میں حضرت داتا علی ہجویریؒ کے ایک حجرہ میں آپ نے دوسرا چِلا کاٹا اور وہاں یہ شعر فرمایا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا　　　ناقصاں را پیر کامل کاملاں دا رہنما

لاہور سے واپسی سفر کے دوران دین کی تبلیغ واشاعت کرتے ہوئے قصبہ اجمیر (ہندوستان) تشریف لائے۔ اور اجمیر میں ہی مکمل قیام کیا۔ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ نے ۹۰ لاکھ بت پرست لوگوں کو شرف اسلام کیا۔

خلفاء: کثیر تعداد۔ مگر خاص مشہور خلفاء حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ، خواجہ برہان الدینؒ، شیخ حمید الدین ناگوریؒ، بی بی حافظہ جمالؒ، شیخ وجیہ الدینؒ اور سلطان مسعودیؒ۔

نماز کی تاکید: نماز مؤمن کی معراج ہے۔ جنت کی کنجی ہے۔ جس قدر انسان کو مشغول نماز میں اطمینان قلبی حاصل ہوتی ہے اس قدر وہ اپنے پروردگار کے

قریب ہوجاتا ہے۔جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی اور نماز ظہر تک گناہوں سے بچارہا اس کی صبح کی نماز قائم ہوگئی۔اسی طرح پانچوں وقت عمل کرتا رہا اسکی نماز قائم ہے۔ نماز پنجگانہ ہی گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ہ ترجمہ:بے شک نماز روکتی ہے فحش اور بُرے کاموں سے"اور دوسری جگہ اللہ ارشاد فرماتا ہے۔" قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ہ اَلَّذِیۡنَ ھُمۡ فِیۡ صَلَاتِھِمۡ خَاشِعُوۡنَ ہ بے شک مومن فلاح پاگئے جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کرتے ہیں (اللہ سے ڈرتے ہیں روتے ہیں)۔"

۱۹۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اُوشیؒ

پیدائش: ۵۸۱ھ اُوش،افغانستان

وفات: مہرولی دہلی ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ

بیعت: حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا قصبہ اُوش (افغانستان) کے دورہ پر جب گئے تو وہاں پر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے ملاقات ہوئی۔ ۵۹۴ھ تیرا (۱۳) برس کی عمر حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت بھی کی اور خرقہ خلافت سے بھی نوازے گئے۔آپ نے خواجہ معین الدین چشتیؒ کی گیارہ صحبتوں کے لفظوں کو"دلائل العارفین"میں قلمبند کیا ہے۔

وصیت: آپؒ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز وہ شخص پڑھائے گا جس نے کبھی حرام کاری نہ کی ہو، عصر کی سنتیں قضاء نہ کی ہوں اور ہمیشہ جماعت میں تکبیر اولیٰ سے شریک ہو۔ ان سب شرائط پر کوئی بھی شخص پورا نہ اُتر سکا سوائے سلطان شمس الدین التمشؒ کہ آپ فقیر دوست، کم خوری، کم خفتی شب بیدار، مرد با خدا، کبھی بھی جماعت کو تکبیر اولیٰ سے قضا نہ کیا اور عصر کی ۴ سنتیں بھی کبھی نہیں ترک نہ کیں۔ جب آپ لوگوں کے ہجوم سے باہر نکلے تو آپ کا راز سب پر عیاں ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے مرشد کی نماز جنارہ پڑھائی۔

خلفاء: حضرت سلطان شمس الدین التمشؒ اور حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ پاکپتن شریف

۲۰۔ حضرت خواجہ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر بابا پاکپتنؒ

پیدائش: ۵۸۴ھ قصبہ کھوتوال چاؤلی مشائخان مضافات ملتان

والد ماجد: جمال الدین سلمانؒ ہجرت کرنے ہرات سے لاہور مقیم

تعلیم: ابتدائی تعلیم قصبہ کھوتوال کے مکتب میں حاصل کی۔ بہت کم عرصے میں علوم دینیہ حاصل کیا۔ مزید تعلیم کیلئے ملتان میں مولانا منہاج الدینؒ کی درس والی مسجد میں فقہ کی مشہور کتاب ''نافع'' پڑھی۔

بیعت: آپ نے خواجہ بختیار کاکیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ چشتی میں داخل ہو کر سخت ریاضتوں، مجاہدوں اور مراقبوں کے بعد خرقہ خلافت

حاصل کیا۔آپ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

دہلی میں قیام: آپ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اوران کی قیام گاہ کے قریب سخت محنتوں، ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول رہتے اورروزے رکھتے تھے۔

آخری قیام: روحانی وعرفانی دولت سے مالا مال حضرت فریدالدین گنج شکرؒ ہانسی میں کچھ عرصہ قیام کے بعد اجودھن (پاکپتن) تشریف لائے۔آخری عمر تک وہیں رشدوہدایت میں مصروف رہے۔گردونواح میں دور دور تک آپ کو بابا صاحب پاکپتن سے یاد کیا کرتے ہیں۔جیسے کہ آپ کے طریقت میں مولانا سید عبدالوہاب کو حضرت اخون پنجو باباؒ کا لقب حاصل ہے۔۔گردونواح سے معتقدین دربار عالیہ شکر بطورنذرانہ پیش کرنے آتے ہیں جس کی وجہ سے آپکا لقب ''گنج شکر'' پڑ گیا۔

وفات: ۵محرم الحرام ۶۶۴ھ بروز منگل نماز عشاء ادا کر کے سجدے کی حالت میں **''یـاحییُّ یا قیوم''** کاورد زبان مبارک ہوتے ہوئے خالق حقیقی سے جاملے۔

خلفاء: کثیر تعداد۔مگرمشہور شیخ جمال الدینؒ ہانسوی، مولانا شیخ علاؤالدین علی احمدؒ صابر (کلیر پیران)، حضرت شیخ نظام الدینؒ اولیاء محبوب الٰہی (دہلی)، شیخ شمس الدین ترک پانی پتیؒ، شیخ بدرالدین سلمانؒ اورشیخ شہاب الدینؒ

ارشادات:

۱۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے کی تلقین فرماتے کیونکہ پہلا سبق نماز اور آخری منزل نماز ہے۔

۲۔ زکوٰۃ: آپ فرماتے زکوٰۃ کی تین قسمیں ہیں

الف۔ زکوٰۃ شریعت

ب۔ زکوٰۃ طریقت

ج۔ زکوٰۃ حقیقت

الف۔ زکوٰۃ شریعت: جب دوسو درہم ہو تو پانچ درہم زکوٰۃ

ب۔ زکوٰۃ طریقت: جب دوسو درہم ہو تو پانچ اپنے لئے باقی اللہ کے نام پر دے دیں۔

ج۔ زکوٰۃ حقیقت: جب دوسو درہم پورے کے پورے راہِ خدا میں خرچ کرے یہاں تک کہ اپنے پاس اللہ و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کچھ نہ رہے۔

جو شخص زکوٰۃ نہیں دیتا اللہ اسکے دل سے برکت اٹھا لیتا ہے۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا اللہ اس سے عاقبت چھین لیتا ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز ادا نہیں کرتا اللہ اس سے ایمان کو جُدا کر دیتا ہے۔

۲۱۔ امام طریقہ حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ

پیدائش: ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ کھوتوال چاؤلی مشائخان علاقہ ملتان

وفات: کلیر سہارنپور ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ

والد ماجد: سید عبداللہ بن سید الرحیمؒ ہرات سے ہجرت ہندوستان

تعلیم: حضرت مولانا منہاج الدینؒ سے حاصل کی جو کے ایک جیّد عالم دین تھے۔ جن کی رہائش درس والی مسجد (ملتان) میں تھی۔

حوالہ: آپ کی والدہ ماجدہ نے حضرت علاؤالدین علی احمدؒ صابر کو اپنے بھائی حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ (پاکپتن شریف) کے حوالے کیا۔

لنگر: حضرت بابا فریدؒ نے علاؤالدین علیؒ احمد کو حکم دیا کہ لنگر پکوایا کرو اور کھلایا کرو۔ حضرت علاؤالدین علی احمدؒ ایک حجرہ میں محو عبادت کرتے، دو وقت کا لنگر تقسیم کرتے اور واپس حجرہ تشریف لے جاتے۔ سخت ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول رہتے اور دل و زبان پر ذکر جاری رہتا

والدہ ماجدہ کی آمد: کچھ عرصہ بعد پاکپتن آکر بیٹے علیؒ احمد کو نہایت لاغر و کمزور پا کر حیران پریشان ہوئی اور بھائی سے ناراض ہوئی۔ حضرت بابا فریدالدینؒ گنج شکر نے علاؤالدین علیؒ احمد کو بلایا اور پوچھا کیا حال ہے جواب آپ نے لنگر پکوانے

اور کھلانے کا حکم دیا تھا کھانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو کھانے کیلئے درخت وغیرہ کے پتوں سے گزرا کرتا۔ ماموں حضرت بابا فرید الدینؒ گنج شکر نے گلے لگا کر لقب صابر عطا کیا۔

بیعت: حضرت بابا فرید الدینؒ گنج شکر نے ۲۵ شوال ۶۱۳ھ علاؤالدین علی احمدؒ صابر کو ولایت نامہ عنایت فرما کر دہلی روانہ فرمایا اور ارشاد کیا پہلے قطب جمال الدین ہانسویؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مہر خلافت تصدیق کروالینا پھر دہلی جانا۔ آپ بعد از نماز مغرب حضرت قطب جمال الدین ہانسیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ولایت نامہ کی تصدیق مانگی۔ جواب رات ہے روشنی کا انتظام نہیں ہے یہ کام صبح ہو جائے گا۔ حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ نے شہادت کی انگلی دہن / منہ کے لعاب سے روشن کی۔ حضرت قطب جمال الدین ہانسوی نے اپنی دو انگلیاں روشن کر دیں۔ حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ نے پانچوں انگلیاں روشن کر دیں۔ حضرت ہانسوی نے انکار کر دیا۔ حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ واپس پاکپتن تشریف لائے اور سارا واقعہ پیر و مرشد کو سنایا حضرت فرید الدین گنج شکرؒ نے دوسرا ولایت نامہ عطا کیا۔ اور حضرت علی احمدؒ صابر کو کلیر پیران روانہ فرمایا۔ آپ نے (رئیس کلیر) کو بابا جی کا خط پہنچایا۔ آپ نے جامعہ مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیئے۔ حاظرین کو تبلیغ

حق سے روشناس کرایا۔ آپ جب جمعہ کا وعظ وخطبہ دیتے تو تعداد بڑھتی جاتی دور دور سے لوگ آپ کا وعظ وخطبہ سننے آتے۔

خلیفہ: آپ کا ایک ہی مرید خلیفہ سید شمس الدین ترکؒ پانی پتی تھا۔

۲۲۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتیؒ

پیدائش: ترکستان

وفات: ۱۰ جمادی الثانی ۷۳۶ھ پانی پت

خطاب: شمس الارض۔ شمس الاولیاء

تعلیم: دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تلاش حق میں سفر طے کرتے ہوئے ترکستان میں بزرگوں سے بہت کچھ روحانیت حاصل کیں۔ مگر پیاس حق برقرار رہا۔ پاکپتن شریف آکر حضرت خواجہ شیخ بابا فریدالدینؒ گنج شکر کے دست مبارک پر بیعت کی سخت ریاضتوں، مجاہدوں اور مراقبوں میں مشغول ہو گئے۔ بابا صاحب گنج شکرؒ کے حکم سے آپ کو کلیر پیران حضرت مولانا شیخ علاؤالدین علی احمد صابرؒ کے دست مبارک پر بیعت اور خرقہ خلافت حاصل کرنے کا کہا۔ حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ نے شمس الدین ترک پانی پتیؒ کو لقب شمس الاولیاء اور شمس الارض سے نوازا۔ حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ کے حکم پر باقی ساری زندگی پانی پت میں گزری۔ باکثرت لوگ آپ کی صحبت سے مستفید ہوئے۔

مرید: کثیر تعداد۔ مگر سب سے زیادہ مشہور حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء خلیفہ و سجادہ نشین

۲۳۔ حضرت محمد جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتیؒ

پیدائش: ۵۹۵ھ

وفات: ۱۳ ربیع الاول ۶۶۵ھ پانی پت

آپ مادرزاد ولی تھے جو کچھ فرماتے ہو جاتا۔ بچپن میں یتیم ہو گئے۔ تعلیم اور پرورش آپ کے چچا نے دلوائی۔

بیعت: بدست مبارک حضرت شمس الدین ترک پانی پتیؒ

آپ بلند پایہ عالم فاضل، دین و روحانیت میں خاص مقام رکھتے تھے۔

ارشاد: روحانیت کا پہلا قاعدہ نماز اور آخری منزل نماز معراج ہے۔

مرید و خلفاء: کثیر تعداد۔ مگر سب سے زیادہ مشہور شیخ عبدالحق بلخی ردولیؒ

۲۴۔ شیخ احمد عبدالحق بلخی ردولیؒ

پیدائش: ۶۷۷ھ ردولی

وفات: ۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ ردولی

حضرت احمد عبدالحق کے والد بزرگوار بلخ سے ہجرت کر کے ہندوستان قصبہ ردولی میں رہائش اختیار کی تھی۔

تعلیم: دہلی میں اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا تقی الدینؒ سے حاصل کی۔

بیعت: حضرت محمد جلال الدین کبیر الاولیاء کے دست مبارک (پانی پت) کے مقام پر بیعت اور خرقہ خلافت حاصل کیا اور کمال درجے تک پہنچے۔

۲۵۔ حضرت شیخ احمد عارف ردولیؒ

پیدائش: ۸۱۶ھ ردولی

وفات: ۸۵۶ھ مقام ردولی

تعلیم: نہایت ذہین قلیل عرصہ میں دین اسلام کے عالم فاضل ہوئے۔

بیعت: اپنے والد بزرگوار شیخ احمد عبدالحق ردولیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت پر معمور ہوئے۔آپ نے لوگوں کو رشد و ہدایت کی تبلیغ سے مالا مال کیا۔سلسلہ چشتی صابری کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

۲۶۔ حضرت شیخ محمد بن احمد عارفؒ

پیدائش: ردولی

وفات: تاریخ ولادت، وفات معلوم نہ ہوسکی

آپ عاشق رسولؐ زاہد، متقی، عالم فاضل وروحانیت میں خاص مقام کے مالک تھے۔

آپ کا حلقہ رشد و ہدایت بہت وسیع تھا۔کوئی بھی آپ در سے خالی ہاتھ نہ جاتا۔

خلفاء: باکثرت مگر ممتاز حضرت عبدالقدوس گنگوہی تھے۔

۲۷۔ حضرت مولانا شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ

پیدائش: ۸۶۰ھ مقام ردولی

وفات: ۹۴۴ھ مقام گنگوہی

خلفاء: بے شمار مگر مشہور شیخ رکن الدینؒ، شیخ عبدالاحد سرہندیؒ، شیخ جلال الدین محمد الفاروقؒ، شیخ عبدالغفور اعظم پوریؒ، بادشاہ ابراہیم لودھی اور سید غازی شاہؒ آپ کے مرید تھے۔ ۹۳۲ھ میں مغل بادشاہ ظہیرالدین بابر کے ساتھ لڑائی میں آپ ابراہیم لودھی کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا ابراہیم آثار کچھ شکست کے ہیں۔ مگر ابراہیم لودھی لڑائی جاری رکھنے میں قتل کردیئے گئے مغلیہ اہل کاروں نے حضرت گنگوہیؒ کے سر سے پگڑی اُتار کر ان ہی کے گلے میں ڈال کر دہلی جا کر چھوڑ دیا تھا۔

۲۸۔ حضرت جلال الدین محمد الفاروق بلخی تھانسیریؒ

پیدائش: ۸۱۹ھ بلخ افغانستان

وفات: چودہ (۱۴) ذی الحجہ ۹۸۹ھ تھانسیر

تعلیم: آپ سات ۷ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر چکے تھے۔ سترہ ۱۷ برس میں تمام دینی علوم سے فارغ التحصیل تھے۔ آپ بہت ذہین تھے جو بھی پڑھتے فوراً فرما بھی لیتے۔

درس وتدریس: آپ درس وتدریس میں بھی باکمال تھے۔ ہر شاگرد کو ایک ایک کی تشریح کر کے ذہن نشین فرماتے۔ مشکل مسائل کو آسان طریقہ سے سمجھاتے۔

بیعت: علم ظاہری حاصل کرنے کے بعد روحانیت حاصل کرنے کے لئے شیخ الوقت حضرت مولانا شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ سخت ریاضوں، مراقبوں اور مجاہدوں کے بعد خلقہ خلافت حاصل کیا۔ ہمیشہ استغراق میں ڈھوبے رہتے۔

فرمان: شریعت محمدیؐ میں سب کچھ پنہاں اور نماز روحانیت کی ابتدا ہے بہشتی منزل بھی نماز ہے۔ اس کو لازم مانو۔ نماز کے بغیر نجات نہیں ہے۔ محشر کے روز پہلا پوچھ نماز ہے۔

روز محشر جب پیشی ہوگی

اولین پوچھ نماز کی ہوگی

مرید خلفاء: حضرت جلال الدین محمد الفاروقی نے اپنے برادرزادہ اور داماد حضرت ضیاالدین کو سجادہ نشین مقرر کیا۔ حضرت مولانا شیخ ابوالفتح کمباچی بلخیؒ اور حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ اکبر پورہ کو بھی سلسلہ چشتی صابری میں خلقہ خلافت پر معمور فرمایا۔

۲۹۔ حضرت نظام الدین بلخی تھانسیریؒ

آپ جناب جلال الدین محمد الفاروق کے برادرزادہ داماد اور سجادہ نشین تھے۔شہنشاہ جہانگیر کے ملک بدر کرنے سے آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہنچے ۔ جہاں کچھ عرصہ آپ نے قیام کیا۔اورآخری عمر واپس اپنے آبائی شہر بلخ میں گزاری۔

حضرت نظام الدین بلخی تھانسیریؒ کی تصنیفات

۱۔شرح المعات مکی

۲۔شرح المعات مدنی

۳۔تفسیر ریاض القدوس

۴۔شرح سوانح امام غزالی

۵۔شرح اباحت سماع

۶۔رسالہ بلخی

۳۰۔ حضرت مولانا شیخ ابوالفتح کمباچی بلخیؒ

آپ اپنے وقت کے عالم فاضل ظاہری روحانی عرفانی ممتاز شخصیت کے مالک تھے۔ ہروقت استغراق کی حالت میں رہتے اور کنارہ کش رہتے ۔ضبط ،جوش کشی کو ظاہر نہ کرتے تھے۔ ہمیشہ اپنی قیام تبدیل کرتے رہتے ۔اس وجہ سے کم مگر ممتاز مرید رکھتے تھے ۔شہنشاہ جہانگیر کے ملک بدر کرنے سے باقی عمر مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور بلخ میں گزاردی۔

۳۱۔ حضرت امام الاولیاء مولانا شیخ المشائخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ

پیدائش: ۹۳۷ھ موضع ترکئی ضلع مردان

موضع ترکئی میں قیام ۹۳۷ھ تا ۹۵۱ھ

چوہا گجر دارالعلوم میں قیام ۹۵۱ھ تا ۹۷۹ھ

ہندوستان میں قیام ۹۷۹ھ تا ۹۹۰ھ

شاہ ڈھنڈ پشاور اکبر پورہ میں قیام ۹۹۰ھ

وفات ۲۷ رجب ۱۰۴۰ھ

بیعت: حضرت جلال الدین محمد الفاروق بلخی تھانسیریؒ ،حضرت نظام الدین بلخی تھانسیریؒ اور حضرت ابوالفتح کمباچیؒ سے چشتی صابری سلسلے میں خرقہ خلافت پر معمور ہوئے۔

حوالے:

۱۔ محمد ادریس بھوجیانی ''اربابِ طریقت''

۲۔ عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اَوْ روحانی تڑون'' باب ''حضرت مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ''

۳۔ قلمی بیاض ''نورالاسلام میاں''

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ یُّنِیۡبُ ۝

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ (قرآن مجید)

۲۔ سلسلہ نقشبندیہ:

ذکر خفی کے قائل مراقبہ میں سر جھکائے۔ آنکھیں بند کئے بیٹھے رہنا ان کے ہاں مرشد اپنے مریدوں سے علیحدہ نہیں بیٹھتا بلکہ حلقے میں ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ اسم ذات پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ نماز پنجگانہ خصوصی توجہ سے ادا کرتے ہیں۔

۱۔ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت: ۱۲ ربیع الاول بروز پیر مکہ معظّمہ

وصال: ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مقام مدینہ منورہ

سلسلہ نسبت: حضرت محمد ﷺ بن سردار عبداللہ بن سردار عبدالمطلب بن سردار ہاشم بن عبدالمناف

نبوت: آپؐ کو چالیس (۴۰) سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

تبلیغ: مکہ مکرمہ میں ۱۳ سال اور مدینہ منورہ میں ۱۰ سال۔ ۲۳ سال تبلیغ سے دنیا میں شہرت پھیلائی۔ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار لوگ (اصحابہ کرامؓ) نے اسلام قبول کیا۔

۲۔ حضرت عبداللہ ابوبکر صدیقؓ

پیدائش: واقعہ ''فیل'' کے دو سال چار ماہ بعد

بیعت: جوان مردوں میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ عشرہ مبشرہ صحابی ہیں۔ گھر کا تمام سامان راہ اللہ کے نام کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں۔ جس گھر میں اللہ اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہو وہاں دنیا کے سامان کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ آپ نے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اوّل کی سعادت حاصل کی۔

۳۔ حضرت سلمان فارسیؓ

پیدائش: اصفہان ایران

وفات: ۳۵۔۳۴ھ

خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں آپ کو مدائن کا گورنر بنا کر پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ آپ یہ رقم محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔ خود بوریا بانی رسیاں بنا کر زندگی گزارا کرتے تھے۔

۴۔ حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؒ

آپ بلند درجہ عالم فاضل، حافظ الحدیث، محدث فقیہ تھے۔ آپ کا حلقہ درس مسجد نبویؐ میں تھا۔

وفات: مدینہ منورہ ۲۴ جمادی الاول ۱۰۸ھ

۵۔ حضرت امام جعفر صادقؒ بن امام باقرؒ

ولادت: مدینہ منورہ ۸ رمضان المبارک ۸۱ھ

وفات: مدینہ منورہ شوال ۱۴۸ھ

تعلیم: آپ کے اساتذہ والد ماجد حضرت امام محمد باقرؒ حضرت نافع، حضرت امام زہریؒ اور حضرت قاسم بن ابوبکر صدیقؒ سے علم دین میں فیضیاب ہوئے۔ آپ بہت عالم دین فقیہ تھے اور اہل بیت میں آپ کا ثانی نہ تھا۔

تم ہو آپس میں غضب ناک، وہ آپس میں رحیم
تم خطاکار ہو، وہ خطا پوش و کریم
چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوج ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرلے قلب سلیم (اقبال)

۶۔ حضرت شیخ بایزید بسطامیؒ

ولادت: ۱۸۸ھ بسطام

وفات: ۱۵شعبان ۲۶۱ھ بعمر۷۳سال قصبہ بسطام

آپ حضرت امام جعفر صادق کی روحانیت سے اویسی طریقہ پر فیضیاب ہیں۔

آپ مادرزاد ولی تھے۔

تعلیم: قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کے بعد باترجمہ شروع کیا۔اس کے بعد دینی تعلیم مکمل کی۔تیس سال تک ملک شام کے جنگلوں میں ریاضت ومجاہدے اور مشاہدے کرتے رہے۔آپ اپنے وقت کے بلند مرتبہ عالم دین، بہت بڑے شیخ طریقت، مطبع شریعت بہت ہی عبادت گزار، شب بیدار، عاشق رسولؐ، دنیا سے بے نیاز فنافی اللہ اور فنافی الرسول ان اوصاف میں یکتا تھے۔

حج: پیدل سفر کرنے سے حج کی سعادت حاصل کی۔

۷۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی خرقانیؒ

پیدائش: ۳۵۵ھ موضع خرقان

وفات: ۱۵رمضان المبارک ۴۲۵ھ موضع خرقان۔

طریقت: اویسیت طریقت از حضرت بایزید بسطامی۔آپ سے سلطان محمود غزنوی کو کمال درجہ عقیدت تھی۔ایک مرتبہ زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔اور آپ سے دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا ”اے محمود تیری عاقبت محمود ہو۔“اس کے بعد

سلطان نے آپ کو اشرفیوں کی تھیلی پیش کی لیکن آپ نے شکریہ ادا کر کے تھیلی واپس کردی۔ آپ بہت حلیم طبع، زاہد، متقی، شرح رسول اللہؐ کے سخت پابند تھے۔

تمنا دردِ دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

خلفاء: کثیر تعداد۔ مگر مشہور شیخ امام ابوالقاسم قیشریؒ اور حضرت امام غزالیؒ

۸۔ حضرت شیخ ابو علی فضل اللہ فارندیؒ

پیدائش: ۴۳۴ھ مقام فارند طوس

وفات: ۵۱۱ھ مقام طوس

تعلیم: آپ نے شیخ ابوسعید ابوالخیر سے علم حاصل کیا۔

بیعت: بدست حضرت ابولقاسم قشیریؒ سے ریاضتوں، مجاہدوں اور مراقبوں کے بعد خلقہ خلافت حاصل کی۔

خلفاء: حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانیؒ

۹۔ حضرت خواجہ ابو یعقوب ہمدانیؒ

پیدائش: ۴۴۰ھ مقام بوزنجر

وفات: ۵۳۵ھ مقام مرؔو

خلیفہ: خواجہ عبدالخالق ہمدانیؒ

۱۰۔ حضرت خواجہ عبدالخالق ہمدانیؒ

پیدائش: مقام ہمدان، بخارا

وفات: ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ

خلفاء: خواجہ عارف ریوگریؒ، خواجہ احمد صدیقؒ، خواجہ اولیاء کبیرؒ اور خواجہ سلیمان کرینیؒ

۱۱۔ حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ

پیدائش: ریوگری، بخارا

وفات: یکم شوال ۶۱۶ھ ریوگری۔ بخارا

تعلیم: آپ نے مختلف اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی۔ آپ بلند پایہ، عالم فاضل، عاشق رسول اللہ ﷺ، زاہد، متقی، صبر رضا کے پیکر تھے۔

خلفاء: کثیر تعداد۔ مگر خاص خواجہ محمود انجیر فغنویؒ

۱۲۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنویؒ

پیدائش: انجیر فغنہ، بخارا

وفات: ۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ مقام انجیر فغنہ، بخارا

بیعت: حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ سے بیعت حاصل کی۔ نہایت ہی زاہد متقی اور شریعت رسول اللہ ﷺ کے پابند تھے۔

خلیفہ: حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتیؒ

۱۳۔ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتیؒ

پیدائش: رامیتن، بخارا

وفات: ۲۸ ذی الحجہ اتوار ۷۱۵ھ مقام خوارزم

بیعت: خواجہ محمود انجیر فغنویؒ

خلفاء: خواجہ خوردؒ، خواجہ بابا محمد سماسیؒ، خواجہ محمد کلاہ دوز خوارزمیؒ، خواجہ محمد صلاح بلخیؒ اور خواجہ محمد باوردی خوارزمیؒ۔

۱۴۔ حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ

پیدائش: سماس، بخارا

وفات: ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ مقام سماس، بخارا

بیعت: حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتیؒ سے بیعت حاصل کی۔ عالم فاضل، بلند اخلاق، صاحب کشف و کرامات، عاشق رسول اللہ ﷺ تبلیغ شریعت، زاہد متقی، صوم وصلوۃ کے پابند اور مجسمہ خشیت الٰہی تھے۔

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے

جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے (اقبال)

۱۵۔ حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلالؒ

پیدائش: موضع سوخار، بخارا

وفات: ۱۱ جمادی الثانی ۷۷۲ھ سوخار، بخارا

خلفاء: خواجہ سید محمد بہاؤالدین نقشبندؒ، مولانہ عارف ویگ گرانیؒ، شیخ یادگار اور شیخ جمال الدینؒ

۱۶۔ حضرت امام الطریقہ محمد بہاؤالدین نقشبندؒ

پیدائش: ۴ محرم ۷۱۸ھ مقام قصر عارفاں بخارا

وفات: ۳ جمادی الاول ۷۹۱ھ مقام قصر عارفاں بخارا

خلفاء: کثیر تعداد۔ مگر ممتاز خواجہ علاؤالدین عطارؒ، خواجہ محمد پارساؒ، خواجہ علاؤالدین ہمدانی اور حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ۔

۱۷۔ حضرت خواجہ محمد علاؤالدین عطارؒ

بیعت: خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ

وفات: ۲۰ رجب ۸۰۲ھ مقام بخارا

۱۸۔ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ

پیدائش: چرخ، غزنی

وفات: ۵ صفر ۸۵۱ھ موضع، ہلغون علاقہ ماورالنہر، بخارا

تعلیم: ابتدائی تعلیم ماورالنہر، بخارا۔ اس کے بعد عراق اور مصر

۱۹۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ

پیدائش: رمضان المبارک ۸۰۶ھ موضع باغستان علاقہ تاشقند

وفات: ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ سمرقند

۲۰۔ حضرت مولانا محمد زاہد وخشیؒ

پیدائش: موضع وخش علاقہ حصار

وفات: ۹۳۶ھ موضع وخش علاقہ حصار

۲۱۔ حضرت مولانا درویش محمدؒ

پیدائش: موضع وخش علاقہ حصار

وفات: ۱۹ محرم ۹۷۰ھ موضع امکنہ علاقہ ماورالنہر بخارا

۲۲۔ حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ

پیدائش: موضع امکنہ، بخارا

وفات: ۱۰۰۸ھ موضع امکنہ، بخارا

والد ماجد: حضرت مولانا درویش محمدؒ

۲۳۔ حضرت خواجہ رضی الدین باقی باللہؒ

پیدائش: ۹۷۱ھ موضع کابل، افغانستان

وفات: ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ موضع کوٹلہ فیروز شاہ، دہلی

تعلیم: خواجہ سعد کے مکتب میں ۸ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ نماز

روزے کے ضروری مسائل یاد کر لئے ۔ابتدائی تعلیم حضرت مولانا صادق حلوائیؒ (کابل) سے حاصل کی ۔تیس سال کی عمر میں باکمال عالم وفاضل کی شہرت حاصل کی ۔علم عرفان کے لئے ماورالنہر، بلخ ، بدخشاں ،اور ہندوستان میں کئی مقامات اور لاہور بھی تشریف لائے ۔ پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتے مجاہدے کرتے کرتے آخر ماورالنہر، بلخ ، بدخشاں تشریف لے گئے ۔آپ کو روحانی فیض براہ راست سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ حضرت خواجہ محمد بہاؤالدین نقشبندؒ اور خواجہ عبید اللہ احرار سے بھی روحانی فیض حاصل کیا۔

بیعت: آپ نے خواجہ امکنگیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اپنے تمام حالات بیان کئے ۔اور ان کے دست مبارک پر بیعت کی ۔تیس (۳۰) روز شبانہ خلوت میں رہے ۔اور آپ کو منزل مقصود تک پہنچا کر خلقہ خلافت عطا فرمایا۔

خلفاء: کثیر تعداد۔ مشہور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروق سرہندیؒ ۔حضرت مولانا عبدالحق محدّث دہلویؒ اور شیخ تاج الدین سنبھلیؒ

۲۴۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروق سرہندیؒ

پیدائش: ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مطابق ۲۶ جون ۱۵۶۴ء مقام سرہند

وفات: ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مقام سرہند

والد ماجد: شیخ عبدالاحد سرہندی

تعلیم: ابتدائی تعلیم والد ماجد شیخ عبدالاحد سرہندیؒ سے اور حضرت مولانا کمال الدین کشمیریؒ سے حاصل کی۔

بیعت: سب سے پہلے والد ماجد۔

۱۔شیخ عبدالاحد سے سلسلہ سہروردی میں شامل ہوئے۔

۲۔حضرت سید سکندر شاہ کتھیلیؒ سے سلسلہ قادریہ میں خلقہ خلافت حاصل کی۔

۳۔حضرت خواجہ رضی الدین باقی باللہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں خلقہ خلافت پر نوازے گئے۔

خلفاء: باکثرت۔ممتاز۔خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ اور حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ اکبر پورہ۔

شہنشاہ اکبر کی خود ساختہ ہندو پرور دین الٰہی کی وجہ سے بے دینی، بدعت، گمراہی اور شرک کا دروان تھا۔کفار نے بلاخوف مساجد اور دارالعلوم شہید کر کے مندر بنوائے۔اکبر بادشاہ کے بعد جہانگیر بادشاہ کے وقت حالات مزید بگڑ گئے۔حضرت مجدد الف ثانیؒ نے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سنت والجماعت کی اشاعت وسیع پیمانے پر جاری رکھی۔رقص وسرور کے شیدائی درباری خوف زدہ ہوکر جہانگیر بادشاہ سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی دربار طلبی کروائی۔آپ (مجدد الف ثانیؒ) نے آ کر بادشاہ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور واپس چلے گئے۔باشاہ کی ''انا'' کی تسکین کیلئے درباریوں نے چھوٹا تنگ دروازہ بنوایا تا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ احمد فاروق

سرہندی مجبوراً سر جھکا کر سامنے موجود بادشاہ سے مل سکے۔آپ (مجدد الف ثانیؒ) نے سر بہ رخ آسمان سب سے پہلے اپنے پاؤں سے دروازہ پار کر کے پھر دونوں ہاتھوں سے چوکاٹ پکڑ کر سر بہ آسمان دربار میں داخل ہو کر فرمایا۔اے بادشاہ آپ اور میرے جیسے بے بس انسانوں کو سجدہ جائز نہیں۔سجدہ صرف اور صرف خالق و مالک اللہ کو جائز ہے۔جہانگیر نے سیخ پا ہو کر حضرت مجدد الف ثانیؒ کو جیل میں بند کر دیا۔مختصر حضور جیل سے رہائی ۔جہانگیر بادشاہ کو توبہ کروانا۔مساجد اور دارالعلوم دوبارہ تعمیر کروانا اور خود رسول اللہؐ اہل سنت و لجماعت پر عملاً پابند رہنا حضرت اخون پنجو باباؒ کا نمایاں کردار تھا۔تشریح کیلئے ملاحظہ ہو باب نمبر ۲۱

نوٹ: یہاں تک محمد ادریس بھوجیانی ''اربابِ طریقت'' فوٹو کاپی

گردن نہ جھکی جسکی جہانگیر کے سامنے جس کی نقشِ قدم سے ہے گرمی احرار

وہ ہند میں سرمایہ ملت کے نگہبان اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

(اقبال)

۲۵۔ حضرت امام الالیاء مولانا شیخ المشائخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ اکبرپورہ

پیدائش: ۹۳۷ھ موضع ترکئی یوسفزئی مردان

وفات: ۱۰۴۰ھ اکبرپورہ ضلع نوشہرہ

آپ نے ہندوستان میں قیام (۹۷۹ھ تا ۹۹۰ھ) کے دوران سرہند میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فاروق سرہندیؒ کے دست مبارک پر نقشبندیہ، سہروردیہ اور قادریہ میں خلقہ خلافت حاصل کیا۔

۹۷۹ھ تا ۹۹۰ھ قیام ہند میں اولین مقصد۔آپ کے دادا بزرگوار حضرت مولانا کہدہ شاہؒ اور والد ماجد غازی شاہؒ کی تعمیر کردہ دارالعلوم سنبھل نوسلجام جو ۹۳۲ھ تا ۹۷۹ھ اکبری دین الٰہی ہندوپرور سے خستہ حال کو بحال کرکے حضرت ابوالفتح کمباچی بلخیؒ، حضرت نظام الدین بلخی تھانسیریؒ اور حضرت جلال الدین محمد الفاروق بلخی تھانسیریؒ سے خلقہ خلافت سلسلہ چشتی صابری حاصل کرنے کے بعد سرہند میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروق سرہندیؒ کی خدمت میں حاضری دی۔اور آپ کو سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ اور سہروردیہ میں خلقہ خلافت پر نوازا۔تشریح آگے صفحوں میں بیان ہے۔

حضرت اخون پنجو باباؒ نے اپنے پانچوں فرزند کو سلسلہ چشتی صابری، نقشبندیہ، سہروردیہ اور قادریہ میں خلقہ خلافت سے نوازا۔ انکے فرزند کے نام:

۱۔ حضرت محمد عثمانؒ

وفات پیدائش: اکبر پورہ ضلع نوشہرہ

۲۔ حضرت محمد سلیمانؒ

وفات پیدائش: اکبر پورہ ضلع نوشہرہ

۳۔ حضرت محمد لقمانؒ

وفات پیدائش: اکبر پورہ ضلع نوشہرہ

۴۔ حضرت محمد بہاؤالدینؒ

وفات پیدائش: اکبر پورہ ضلع نوشہر

۵۔ حضرت محمد فریدالدینؒ المعروف شیخ فرید (بندی بابا اجمیری)

پیدائش: اکبر پورہ ضلع نوشہرہ

وفات: اجمیر، ہندوستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُ يَجۡتَبِىۡٓ اِلَيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡٓ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ ہ

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ہ (قرآن مجید)

۳۔سلسلہ قادریہ:

قادری بزرگ سبز رنگ کی پگڑی پہنتے ہیں۔درود شریف پر زور دیتے ہیں ان کے ذکر جلی اور خفی دونوں جائز ہیں۔پنجگانہ نماز پورے اہتمام سے ادا کرتے ہیں۔

بیعت کرنے سے پہلے سر کے بال کٹوانا اور گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔تاکہ نئی روحانی اخلاقی زندگی کی بنیاد ہو۔

۱۔ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت: ۱۲ ربیع الاول بروز پیر مکہ معظّمہ

وصال: ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مقام مدینہ منورہ

سلسلہ نسبت: حضرت محمد ﷺ بن سردار عبداللہ بن سردار عبدالمطلب بن سردار ہاشم بن عبدالمناف

نبوت: آپ کو چالیس (۴۰) سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز کیا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ،سید المرسلین ہیں۔

تبلیغ: آپ امی تھے۔بہت فصیح اور بلیغ تھے ۱۳ سال مکہ معظّمہ اور ۱۰ سال مدینہ منورہ کل ۲۳ سال تبلیغ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار افراد (صحابہ کرامؓ) ایمان لائے اور دنیا میں آپ کو شہرت عظیم حاصل ہوئی۔

۲۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت: ۱۳ رجب واقعہ فیل سے ۳۰ سال بعد خانہ کعبہ کے اندر مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔

والد ماجد: سردار ابی طالب

بیعت: بچوں میں سب سے پہلے تقریباً ۱۰، ۱۱ سال کی عمر میں حضرت محمد ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپؓ کا لقب فاتح خیبر، امام الاولیاء اور شیر خدا ہے۔ آپؓ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور چچازاد بھائی بھی ہیں۔

خلافت: ۳۵ تا ۴۰ھ تقریباً پانچ سال خلیفہ چہارم تھے۔

شہادت: ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز پیر صبح کے وقت کوفہ کی مسجد میں نماز کے دوران شقی القلب عبدالرحمٰن بن ملجم (ملعون) نے آپؓ کو چاقو کے وار سے زخمی کیا

اللہ کے گھر ولادت بھی شہادت بھی
بجز علیؓ یہ فضیلت کسی بشر کو نہیں

نوٹ: بعض کتابوں میں حضرت علیؓ کا مزار مبارک کوفہ، دمشق (عراق) اور زیارت (افغانستان) بھی بتایا گیا ہے۔

خلفاء:

۱۔ حضرت امام حسنؓ ۲۔ حضرت امام حسینؓ

۳۔ حضرت اویس قرنیؓ ۴۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ

۵۔حضرت خواجہ کمیل بن زیادؒ ۶۔حضرت قاضی ابوالمقدم بن ہانی بن زید لبنانیؒ

۳۔ حضرت امام حسن علیہ السلامؓ بن حضرت علی المرتضٰیؓ

ولادت: رمضان المبارک ۳ھ مدینہ منورہ

خلافت: آپ چار ماہ خلافت کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں دست بردار ہوئے بوجہ خون ریزی سے بچاؤ مگر بہ شرطیہ کہ بعد حکومت ہم حقدار ہیں۔ حضرت امام حسنؓ صبر و رضا کے پیکر تھے۔

شہادت: سن ۴۹ھ ربیع الاول ۴۶ سال کی عمر میں آپ کو زہر دیا گیا۔آپ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔

۴۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ

پیدائش: ۲۰ھ مدینہ منورہ

وفات: ۵ رجب ۱۱۰ھ بصرہ

بیعت: حضرت علی المرتضٰی اور حضرت امام حسنؓ سے بیعت کی۔

خلفاء: حضرت ابوالفضل عبدالاحد بن زیدؓ، خواجہ حبیب عجمیؒ، خواجہ ابن زرینؒ، خواجہ عتبہ بن غلامؒ، شیخ محمد واسعؒ، خواجہ مالک بن دینارؒ۔

۵۔ خواجہ حبیب عجمیؒ

پیدائش: فارس

وفات: ۱۵۶ھ بصرہ

بیعت: بدست خواجہ حسن بصریؒ

خلیفہ: حضرت داؤد طائیؒ

۶۔ حضرت داؤد طائیؒ

وفات: ۱۶۲ھ بغداد

۷۔ حضرت معروف کرخیؒ

وفات: محرم الحرام ۲۰۰ھ بغداد

والد آتش پرست ۔گھر سے بھاگ کر حضرت موسیٰ رضاؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

بیعت: حضرت خواجہ داؤد طائیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کی ۔آپ نہایت ہی رحم دل خود بھوکے رہ کر بیواؤں ،یتیموں ،مسکینوں اور محتاجوں کی مدد میں کوشاں رہ کر تنہا زندگی گزاری۔

۸۔ حضرت ابوالحسن سری سقطیؒ

صبر رضا کے پیکر۔روحانیت میں بلند مقام کے مالک

وفات: رمضان المبارک ۳۳۵ھ مقام بغداد

۹۔ حضرت ابوالقاسم بغدادیؒ

وفات: ۲۷ رجب ۲۹۷ھ بغداد

ایران سے آ کر بغداد میں رہائش پذیر ہوئے۔ بہت بلند عالم دین تھے۔ روحانیت میں بلند پایہ مقام کے مالک تھے۔ ہر وقت اللہ اور رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستغرق رہتے۔ تیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔ شریعت رسول اللہؐ کے پابند اور مستجاب الدعا تھے۔

۱۰۔ حضرت ابوبکر محمد شبلیؒ

پیدائش: ۲۶۴ھ بغداد

وفات: ۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ مقام بغداد

۱۱۔ حضرت خواجہ عبدالعزیز تمیتیؒ

پیدائش: تمیت

وفات: ۱۰ ذی القعدہ ۴۴ھ تمیت

۱۲۔ حضرت الفضل عبدالواحد تمیتیؒ

پیدائش: تیمت

وفات: ۱۵ جمادی الثانی ۴۰۸ھ

۱۳۔ حضرت محمد یوسف ابوالفرح محمد طرطوسیؒ

پیدائش: طرطوس

وفات: ۴۰۹ھ طرطوس

۱۴۔ حضرت شیخ علی ابوالحسن الاہنکاریؒ

پیدائش: ۴۰۴ھ بغداد

وفات: محرم ۴۸۰ھ

۱۵۔ حضرت شیخ ابوسعید محمد مبارک المخزومیؒ

وفات: ۱۰ محرم الحرام ۵۱۳ھ بغداد

۱۶۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم بغدادیؒ

پیدائش: رمضان المبارک ۴۷۱ھ مقام تیف گیلان

وفات: ۱۱ ربیع الاول ۵۶۲ھ بغداد مزار تیف گیلان بغداد

بلند پایہ عالم دین، غریب النواز، سلطان الاولیاء، قطب ربانی زاہد فیاض، عاشق اللہ و رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ سلسلہ قادریہ کے بانی۔

مسلک: حمبلی۔ شمع رسالت کے پروانے

۱۷۔ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق بغدادیؒ

پیدائش: ۱۸ ذی القعد ۵۲۰ھ بغداد

وفات: ۷ شوال ۶۰۳ھ بغداد

۱۸۔ شیخ محمد شریف الدین عیسیٰ بغدادیؒ

پیدائش: بغداد

وفات: رمضان المبارک ۵۷۳ھ مصر

مبلغ: آپ نے اپنے والد ماجد حضرت عبدالقادر گیلانی غوث الاعظم کی وفات کے بعد ملک شام اور پھر مصر میں تبلیغ جاری رکھی۔ آپ بلند درجہ عالم فاضل مبلغ تھے۔

۱۹۔ حضرت سید عبدالوہاب بغدادیؒ

پیدائش: شعبان ۵۰۲ھ بغداد

وفات: ۲۵ شوال ۶۰۳ھ

۲۰۔ حضرت بہاؤالدینؒ

وفات: ۱۸ رمضان المبارک ۷۰۲ھ بمبئی ہندوستان

آپ نے سلسلہ قادریہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

۲۱۔ حضرت شاہ عقیلؒ

وفات: ۱۶ رمضان المبارک ۷۶۲ھ موضع کوکاں بخارا

۲۲۔ حضرت شاہ شمس الدین صحرائیؒ

پیدائش: سمرقند

وفات: یکم ربیع الثانی ۸۱۹ھ سمرقند

۲۳۔ حضرت شاہ گدارحمٰنؒ

پیدائش: کشمیر

وفات: ۳ جمادی الثانی ۸۸۰ھ سری نگر کشمیر

۲۴۔شاہ شمس الدین عارف ثانیؒ

وفات: ۶ صفر ۹۰۴ھ طبرستان

آپ نے علاقہ طبرستان میں سلسلہ قادری کو پھیلایا تھا۔تمام زندگی تبلیغ میں گزاری۔ممتاز عالم دین روحانیت میں خاص مقام کے مالک تھے۔بہت زاہد شب بیدار عاشق رسولؐ تھے۔

۲۵۔ شاہ گدارحمٰن ثانیؒ

وفات: ۱۲ ربیع الاول ۹۱۷ھ خیبر

۲۶۔ حضرت شاہ محمد فضیلؒ

پیدائش: ۱۴ صفر ۸۷۱ھ بغداد

وفات: محرم الحرام ۹۲۴ھ ٹھٹھہ سندھ پاکستان

آپ دنیاءاسلام میں تبلیغ کرتے کرتے ٹھٹھہ سندھ پاکستان تشریف آئے۔

۲۷۔ حضرت شاہ کمال حسن کتھیلیؒ

پیدائش: ۷ شوال ۸۹۵ھ بغداد

وفات: ۹۸۱ھ کتھیل ضلع کرنال

۲۸۔ حضرت شاہ سکندر کتھیلیؒ

پیدائش: شعبان ۹۶۲ھ کتھیل

وفات: ۱۳ جمادی الاول ۱۰۲۳ھ

۲۹۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروق سرہندیؒ

پیدائش: ۱۴ شوال ۹۷۱ھ سرہند

وفات: ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ سرہند

تعلیم: ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبد الاحد سرہندیؒ سے حاصل کرنے کے بعد سیالکوٹ میں مولانا کمال الدینؒ سے دین کی تعلیم مکمل کی۔

بیعت:

۱۔ بدست والد ماجد سلسلہ چشتیہ وسہروردیہ

۲۔ حضرت سکندر شاہ کتھیلیؒ کے دست سلسلہ قادریہ

۳۔ بدست حضرت خواجہ باقی باللہ سلسلہ نقشبندیہ

چاروں سلسلوں میں خرقہ خلافت حاصل کی۔ آپ بلند پایہ عالم فاضل دین، روحانیت میں خاص مقام، تاج الاولیاء، مبلغ اعظم، مجدد، نائب رسولؐ، نڈر تھے۔ دین محمدی میں بدعتیں شامل کی گئی ان کا خاتمہ کر دیا تھا۔

خلفاء: آپ کے فرزندار جمند حضرت خواجہ معصومؒ

نوٹ: یہاں تک محمد ادریس بھوجیانی ''ارباب طریقت'' فوٹو کاپی

۳۰۔ حضرت امام الالیاء مولانا شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ

اکبر پورہ ضلع نوشہرہ

اپنے مرشد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی شہنشاہ جہانگیر کے خلاف کامیابی میں نمایاں کردار تھا۔ ہندوستان میں قیام ۹۷۹ھ تا ۹۹۰ھ کے دوران سرہند میں حضرت مجدد الف ثانی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت اور خلقہ خلافت حاصل کی۔

۳۱۔ حضرت اخون پنجو باباؒ نے اپنے بیٹوں کو خلقہ خلافت قادریہ سے نوازا۔

۱۔ محمد عثمان ۲۔ محمد سلیمان ۳۔ محمد لقمان

۴۔ محمد بہاؤالدین ۵۔ محمد فریدالدین المعروف شیخ فرید (بندی بابا اجمیری)

۳۲۔ سید حسن گیلانیؒ پشاور

آپ کے والد ماجد اسلامی مما لک کی سیاح کرتے ہوئے ٹھٹھہ سندھ کے علاقہ میں رہائش اختیار کی۔ ٹھٹھہ کے سید کی بیٹی سے نکاح کیا۔ جن کے بطن سے سید حسن پیدا ہوئے۔

تعلیم: اپنے والد ماجد سے حاصل کی

بیعت: سید حسنؒ اپنے والد ماجد کے ساتھ ہندوستان اور افغانستان سفر کرتے ہوئے جب پشاور پہنچے تو حضرت اخون پنجو باباؒ کے پسر پنجم محمد فریدالدینؒ اور حبیب پشاوریؒ سے ملاقات کے دوران سلسلہ قادریہ میں بیعت کی۔

۳۳۔ شاہ محمد غوث پشاوری لاہوریؒ

شاہ محمد غوث پشاوری لاہوریؒ نے دینی تعلیم مسجد مہابت خان (پشاور) میں حاصل کرنے کے بعد اپنے والد ماجد سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور لاہور (پنجاب) میں رہائش اختیار کر لی۔ آپؒ سے سلسلہ قادریہ اپنی اولاد کے ذریعے خاص کر کشمیر میں پھیلا۔ ملاحظہ ہو۔ عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اَوْ روحانی تڑون'' باب ''مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ۔ اور سید بختیار علی شاہ نے اپنی کتاب ''دَاخون پنجو سرکار'' قراۃ العین بے حوالوں پر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۳: شجره مبارکه طریقه قادریه امامیه

۱۔ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۲۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السلام

۴۔ حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۔ حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۔ حضرت سیّدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۔ حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۸۔ حضرت سیّدنا ابی الحسن علی ابن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹۔ حضرت سیّدنا شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۔ حضرت سیّدنا شیخ سیری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔ حضرت سیّدنا شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۔ حضرت سیّدنا شیخ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۔ حضرت سیّدنا شیخ عبدالواحد التمیمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۔ حضرت سیّدنا شیخ ابی الحسن علی الھنکاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۔ حضرت سیّدنا شیخ ابوسعید المبارک المخدومی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۶۔ حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۔ حضرت سیّدنا عبدالعزیز ابن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۸۔ حضرت سیّدنا شیخ الھتاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۹۔ حضرت سیّدنا شیخ شمس الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۔ حضرت سیّدنا شیخ شرف الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۱۔ حضرت سیّدنا شیخ سید زین الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۲۔ حضرت سیّدنا شیخ سید ولی الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۳۔ حضرت سیّدنا شیخ سید نورالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۴۔ حضرت سیّدنا شیخ سید محمد یحییٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۵۔ حضرت سیّدنا شیخ سید ابوبکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۶۔ حضرت سیّدنا شیخ سید حسام الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۷۔ حضرت سیّدنا شیخ سید محمد درویش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۸۔ حضرت سیّدنا شیخ سید نورالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۹۔ حضرت سیّدنا شیخ سید عبدالوہاب المعروف اخون پنجو باباجی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

(سید بختیار علی شاہ صفحہ ۷۔۱۰٦) بغیر حوالوں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ یَجۡتَبِیۡ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَھۡدِیۡ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ ٥

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ٥ (قرآن مجید)

۴۔سلسلہ سہروردیہ:

اس سلسلہ میں سانس بند کر کے ''اللہ ھُو'' کا ورد اور ذکر جلی اور خفی دونوں کے قائل ہیں۔نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن المجید پر زور دیتے ہیں۔سابقہ گناہوں سے توبہ کرائی جاتی ہے۔بیعت ایک نئی روحانی اور اخلاقی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

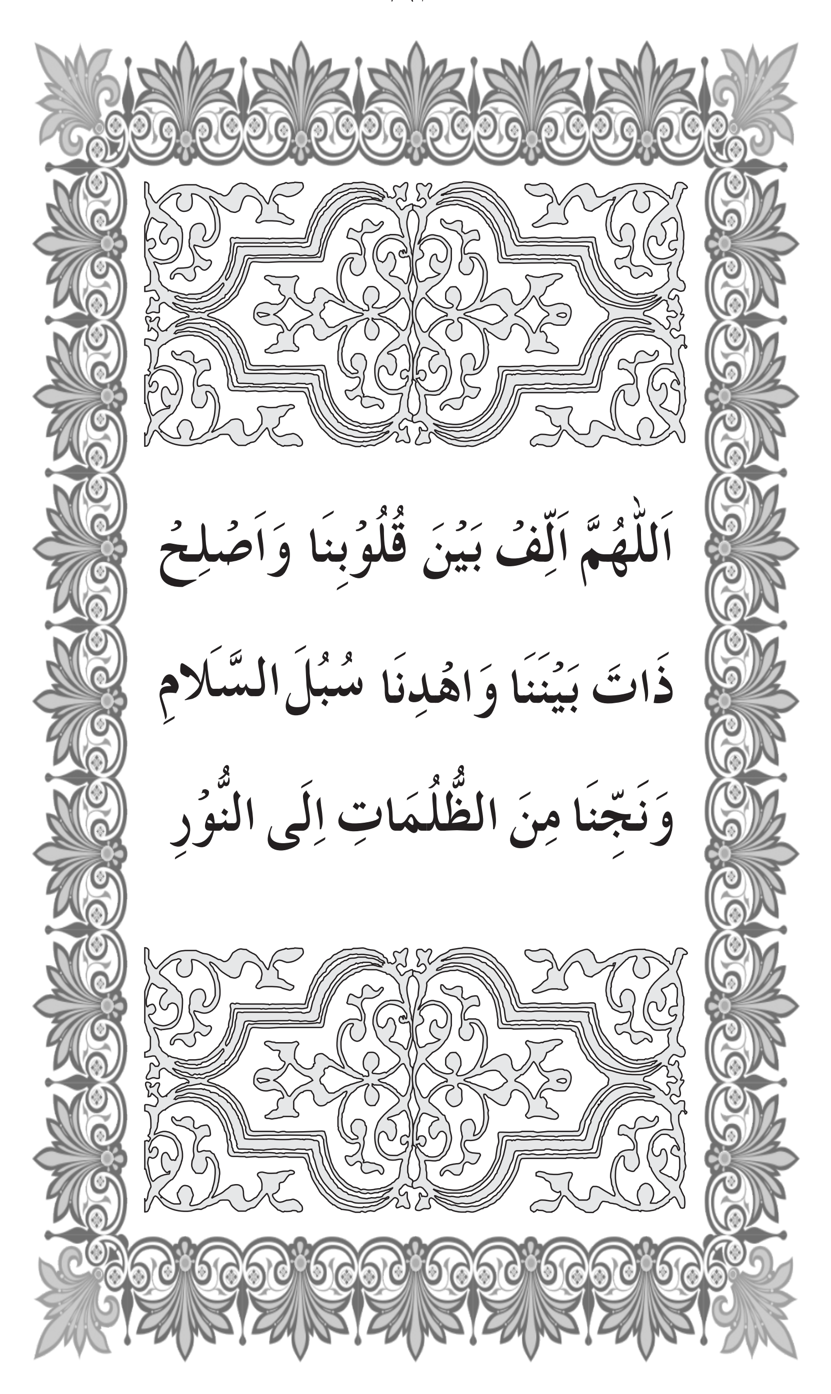
سلسلہ سہروردیہ کی خصوصیات

بیعت کے وقت سب گزشتہ گناہوں سے توبہ کروائی جاتی ہے۔ایک نئی روحانی عرفانی زندگی کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں سانس بند کر کے ''اللہ ھُو'' کا ورد ضروری ہے۔ذکر ظاہری اور خفی دونوں کی اجازت ہے۔سماع سے کنارہ کشی ۔

پنجگانہ نماز کی ادائیگی اور تلاوت قرآن مجید کا پابند رہنا ازحد ضروری ہے۔

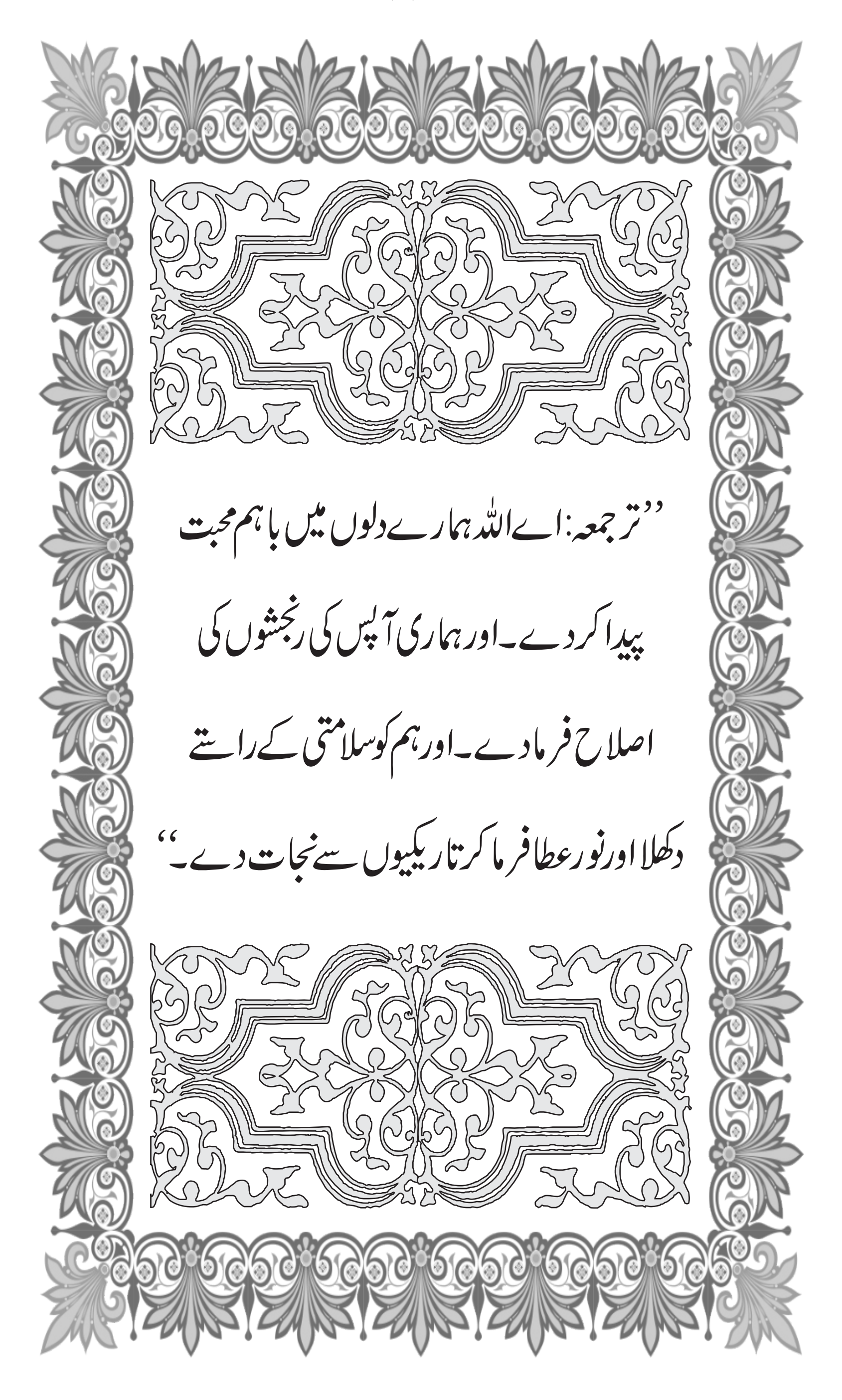
حوالہ وترتیب حضرت حاجی محمد ادریس بھوجیانی کے صفحہ ۶۳۶ تا ۶۶۴ اصلی فوٹو کاپی ہے۔



اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ

ذَاتَ بَيْنَنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ

وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ



''ترجمہ: اے اللہ ہمارے دلوں میں باہم محبت
پیدا کر دے۔ اور ہماری آپس کی رنجشوں کی
اصلاح فرما دے۔ اور ہم کو سلامتی کے راستے
دکھلا اور نور عطا فرما کر تاریکیوں سے نجات دے۔''

۱۔ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت: ۱۲ ربیع الاول بروز پیر مکہ معظّمہ

وصال: ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مقام مدینہ منورہ

سلسلہ نسبت: حضرت محمد ﷺ بن سردار عبداللہ بن سردار عبدالمطلب بن سردار ہاشم بن عبدالمناف

نبوت: آپؐ کو چالیس (۴۰) سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، سید المرسلین ہیں۔

تبلیغ: آپ امی تھے۔ بہت فصیح اور بلیغ تھے ۱۳ سال مکہ معظّمہ اور ۱۰ سال مدینہ منورہ کل ۲۳ سال تبلیغ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار افراد (صحابہ کرامؓ) ایمان لائے اور دنیا میں آپ کو شہرت عظیم حاصل ہوئی۔

۲۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت: ۱۳ رجب واقعہ فیل سے ۳۰ سال بعد خانہ کعبہ کے اندر مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔

والد ماجد: سردار ابی طالب

بیعت: بچوں میں سب سے پہلے تقریباً ۱۰، ۱۱ سال کی عمر میں حضرت محمد ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپؓ کا لقب فاتح خیبر، امام الاولیاء اور شیر خدا ہے۔ آپؓ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور چچازاد بھائی بھی ہیں۔

خلافت: ۳۵ تا ۴۰ھ تقریباً پانچ سال خلیفہ چہارم تھے۔

شہادت: ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز پیر صبح کے وقت کوفہ کی مسجد میں نماز کے دوران شقی القلب عبدالرحمٰن بن ملجم (ملعون) نے آپؓ کو چاقو کے وار سے زخمی کیا

اللہ کے گھر ولادت بھی شہادت بھی

بجز علیؓ یہ فضیلت کسی بشر کو نہیں

نوٹ: بعض کتابوں میں حضرت علیؓ کا مزار مبارک کوفہ، دمشق (عراق) اور زیارت (افغانستان) بھی بتایا گیا ہے۔

خلفاء:

۱۔ حضرت امام حسنؓ
۲۔ حضرت امام حسینؓ
۳۔ حضرت اویس قرنیؓ
۴۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ
۵۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیادؒ
٦۔ حضرت قاضی ابوالمقدم بن ہانی بن زید لبنانیؒ

۳۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ

پیدائش: ۲۱ھ مدینہ منورہ

وفات: ۵ رجب المرجب ۱۱۰ھ بصرہ

۴۔ حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ

پیدائش: فارس

وفات: ۱۵٦ھ بصرہ

۵۔ حضرت داؤد طائیؒ

پیدائش: معلوم نہ ہوسکی

وفات: ۱۶۲ھ بغداد

تعلیم: حضرت امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے علم شریعت میں بلند درجہ حاصل کیا۔

۶۔ حضرت معروف کرخیؒ

پیدائش: معلوم نہ ہوسکی

وفات: محرم الحرام ۲۰۰ھ بغداد

آپ کا والد آتش پرست تھا۔ آتش پرستی سے نفرت تھی گھر سے بھاگ کر حضرت علی الرضا بن موسی کاظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔

۷۔ حضرت ابوالحسن سری سقطیؒ

وفات: رمضان المبارک ۲۵۰ھ بغداد

آپ عالم فاضل دین۔ غریب پرور۔ صبر ورضا کے پیکر۔ زاہد ومتقی اور عاشق رسولؐ تھے۔

۸۔ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ

پیدائش: ملک ایران

وفات: ۱۵ شعبان ۲۹۷ھ بغداد

آپ روحانیت میں بلند مقام کے مالک تھے۔آپ کا ارشاد نماز روحانیت کی ابتداء،مومن کی معراج اور آخرت کی منزل ہے۔زاہد متقی مستجاب الدعاء تھے۔

۹۔ حضرت ممشاد علی دینوریؒ

پیدائش: دینور

وفات: محرم الحرام ۲۹۹ھ

۱۰۔ حضرت خواجہ ابواسحاق شامیؒ

پیدائش: ملک شام

وفات: ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۰ھ ملک شام

آپ بلند پایہ عالم دین۔شریعت کے سخت پابند۔زاہد متقی فیاض تھے۔

۱۱۔ حضرت خواجہ ابواحمد دینوریؒ

پیدائش: دینور

وفات: معلوم نہ ہوسکی

آپ بلند درجہ عالم فاضل،متقی،پرہیزگار،شب بیدار،بلند پایہ مبلغ،غریب نواز،روحانیت کے پیکراور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

۱۲۔ شیخ ابو محمدؒ

آپ اعلیٰ درجہ مدرس، خندہ پیشانی اور راہ سلوک سے لوگوں کو متعارف فرماتے تھے۔

۱۳۔ حضرت شیخ وجیہ الدین سہروریؒ

پیدائش: سہرورد۔ زنجان

۱۴۔ حضرت ابو نجیب ضیا الدین سہروردیؒ

پیدائش: صفر المظفر ۴۹۰ھ سہرورد۔ زنجان

وفات: ۵۶۳ھ بغداد

تعلیم: جامعہ مسجد نظامیہ، امام اسد العینیؒ، علامہ ابوالحسنؒ، علامہ خطیب بغدادیؒ اور امام قشیریؒ ان سب سے پورے دینی علوم حاصل کیئے۔

۱۵۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ

پیدائش: ۵۴۹ھ

وفات: ۵۸۷ھ

۱۶۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ

پیدائش: ۵۶۲ھ کوٹ کروڑ علاقہ ملتان

وفات: ۷ صفر المظفر ۶۶۱ھ ملتان

۱۷۔ حضرت شیخ صدرالدین عارف ملتانیؒ

پیدائش: ۶۱۲ھ ملتان

وفات: ۲۳ ذی الحجہ ۶۸۴ھ ملتان

۱۸۔ حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح شاہ رکن عالم ملتانیؒ

پیدائش: ۶۴۷ھ ملتان

وفات: ۱۹ رجب ۷۳۵ھ ملتان

آپ فیاض، غریب پرور، عاشق رسولؐ اور شریعت محمدی کے سخت پابند۔ زرہ برتجاوز کرتے نہ برداشت کرتے۔ شمالی پنجاب اور سندھ میں کثیر تعداد آپ کے معتقدین ہیں۔ آپ کے عرس میں بے شمار لوگ حاضری دیتے ہیں۔

۱۹۔ حضرت جلال الدین سرخ بخاریؒ

پیدائش: ۵۹۰ھ روچ بخاری

وفات: جمادی الاول ۶۹۰ھ

۲۰۔ حضرت سید اجمل بہرائچیؒ

سخت ریاضتوں، مجاہدوں اور مراقبوں کے بعد حضرت جلال الدین سرخ بخاریؒ سے خلقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے شاگردوں کا دائر وسیع تھا۔ بہت فیاض، عاشق رسولؐ، شب بیدار کے مالک اور بلند اخلاق تھے۔ بے شمار لوگ آپ کے درس وتدریس سے مستفید ہوئے۔

۲۱۔ حضرت سید بڈھن شاہ براپچیؒ

شریعت محمدیؐ کے سخت پابند۔عالم فاضل روحانیت میں کمال مدرس، مبلغ، متقی، فیاض، شب بیدار۔کثیر تعداد لوگ آپ سے مستفید ہوئے۔

۲۲۔ حضرت شیخ محمد بن احمد عارفؒ

آپ اپنے والد بزرگوار شیخ احمد عبدالحق کے سجادہ نشین تھے

۲۳۔ حضرت مولانا شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ

پیدائش: ۸٦۰ھ ردولی

وفات: ۹۴۴ھ مقام گنگوہ

ظاہری روحانی علوم میں با کمال تھے۔حافظ قرآن، صائم الدہر، صبر ورضا کے پیکر، شب بیدار، زاہد متقی اور عاشق رسولؐ تھے۔آخری حکمران لودھی ابراہیم آپ کے مرید تھے۔مغل بادشاہ ظہیرالدین بابر کے مقابلے میں ابراہیم لودھی کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑے تھے۔لڑائی میں شکست۔ابراہیم لودھی کے قتل کے بعد مغل اہل کاروں نے آپ کی پگڑی اُتار کر آپ کے گلے میں ڈال دی اور تشدد سے دہلی پہنچ کر چھوڑ دیا

۲۴۔ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہیؒ

پیدائش: ۵ جمادی الاول ۸۹۷ھ مقام شاہ آباد

وفات: ۹۸۲ھ گنگوہ

آپ حضرت عبدالقدوس گنگوہی کے فرزندار جمند تھے۔ان ہی سے خلقہ خلافت حاصل کی

۲۵۔ حضرت شیخ عبدالاحد سرہندیؒ

پیدائش: ۹۳۷ھ سرہند

وفات: ۲۷ جمادی الثانی سرہند

صوم الصلوۃ کے پابند، متقی، ظاہری و باطنی علوم میں باکمال، نیک خصلت اور فیاض تھے۔

۲۶۔ امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروق سرہندیؒ

پیدائش: ۱۴ شوال ۹۷۱ھ سرہند

وفات: ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ سرہند

تعلیم: آپ سیالکوٹ میں مولانا کمال الدین اور قاضی بہلول سے اٹھارہ ۱۸ سال کی عمر میں علم دین سے فارغ التحصیل ہوئے۔آپ بے خوف، نڈر، نیک پرور، شرک بدعت شہنشاہ اکبر کی خودساختہ دین الٰہی کی بیخ کنی کی۔

نوٹ: یہاں تک محمد ادریس بھوجیانی ''ارباب طریقت'' فوٹو کاپی

۲۷۔ حضرت امام الاولیاء مولانا شیخ عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ اکبر پورہ

آپ نے ہندوستان میں قیام (۹۷۹ھ تا ۹۹۰ھ) کے دوران سرہند میں سہروردیہ۔ نقشبندیہ اور قادریہ سلسلوں میں خدمت کر کے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروقؒ سے خلقہ خلافت حاصل کی۔ اس ہی رشتہ کی خاطر شہنشاہ جہانگیر کو نظر بند کر کے شہنشاہ اکبر کی پیدا کردہ شرک و بدعت گمراہ کن ماحول کی عروج پر بیخ کنی کی تھی۔

۲۸۔ حضرت اخون پنجو باباؒ نے اپنے پانچوں فرزند کو سلسلہ قادریہ میں خلقہ خلافت عطا کئے۔

۱۔ حضرت میاں محمد عثمانؒ

۲۔ حضرت میاں محمد سلمانؒ

۳۔ حضرت میاں محمد لقمانؒ

۴۔ حضرت میان محمد بہاؤالدینؒ

۵۔ حضرت میاں محمد فریدالدین المعروف شیخ فرید (بندی بابا اجمیریؒ)

(۱۳)

ہندوستان سے کامیاب واپسی

حضرت مولانا کہد اشاہؒ کی تعمیر کردہ شاندار دارالعلوم سنبھل نوسلجام، نا گفتہ بے خستہ کو اصلی حالت میں بحالی اور دین اسلام کے ''پنج بناء'' کی کامیاب تبلیغ کے بعد تھانسیر اور سرہند کے علماء مشائخ سے چاروں سلسلوں میں خلقہ خلافت حاصل کر کے روحانی عرفانی دولت سے مالا مال حضرت اخون پنجو باباؒ ۹۹۰ھ واپس شاہ ڈھنڈ پشاور آئے۔ یہ وسیع علاقہ آپ کے والد ماجد حضرت غازی شاہؒ کو حکومت سے تحفہ ملا تھا۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کی آمد کا سن کر دارالعلوم چوہا گجر کے علماء، طلباء آپ کے عالم فاضل شاگرداور ارد گرد لوگ جوق در جوق آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے آئے تھے۔ جو ایک غیر معمولی استقبال تھا۔ دارالعلوم چوہا گجر کے علماء، طلباء خصوصاً حضرت اخون پنجو باباؒ کے عالم فاضل شاگرد اور درویش آپ کی آئندہ کارکردگی کے لئے ایک انمول خزانہ ثابت ہوا۔ تشریح آگے ہے۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کی آمد کے چند ہفتے بعد آپ کی والدہ ماجدہ اور بزرگوار والد ماجد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ کافی سوچ مشوروں کے بعد اکبر پورہ اور کوہستان سے گمراہی مٹانے اور دینِ اسلام کا چراغ روشن کرنے کا مسمم ارادہ کر کے اولین کام معتقد درویشوں سے کھجور مسجد اکبر پورہ اور ذاتی رہائش گاہ کی تعمیر کروائیں۔

(۱۴)

تعمیر کھجور مسجد اکبر پورہ

جو کچھ ورثے میں ملا تھا اس کو اکبر پورہ کھجور مسجد اور ذاتی رہائش گاہ پر خرچ کر دیا۔ اُس دوران مسجد کے صحن میں سرسبز کھجور درخت کی وجہ سے تا حال کھجور مسجد مشہور ہے۔ مسجد میں اب کسی قسم کا درخت موجود نہیں۔ آبادی گرنے کی وجہ سے زمین بوس چٹیل میدان رہ گیا تھا۔ بیسوی صدی کے آخری دہایوں میں دوبارہ مسجد بحال کی گئی۔

(۱۵)

اکبر پورہ میں مستقل رہائش

۹۹۰ھ تا ۱۰۲۰ھ

حضرت اخون پنجو باباؒ نے دارالعلوم چوہا گجر کے علماء، عالم فاضل علماء شاگرد اور باعلم باعمل درویشوں کے ساتھ جمعہ کے دن کھجور مسجد میں پہلا قدم رکھا۔ اُسی دن دُعا خیر سے حضرت اخون پنجو باباؒ نے ابتداء بڑی بلاغت وفصاحت سے جمعہ کے پُر اثر وعظ اور خطبہ سے امامت کر کے اکبر پورہ کے کوچے کوچے میں عوام کو اسلام کی ''پنج بناء'' پر باعلم باعمل رہنے سے ''نجات'' کا بنیادی ذریعہ بتایا۔ پانچ بنیادی ستون اسلام پر ہمیشہ تاکید کرتے تھے۔

(۱۶)

بایزید انصاری کے مرید خاص مست فقیر کی گمراہی پرچار کا خاتمہ

بایزید انصاری کے آباؤاجداد جنوبی وزیرستان کے قصبہ کالینگرام کے باشندے تھے۔ بایزید کا والد عبداللہ دربار لودھی میں قاضی رتبہ پر مامور تھا۔ ان کا بیٹا بایزید انصاری ۱۹۲۵ھ ہندوستان کے جالندھر شہر میں پیدا ہوا۔ لودھیوں کی شکست سے بڑی افراتفری پھیل گئی۔ دربار کے اُمراء کی جان خطرے میں پڑنے سے لودھی قبیلے اور اُمراء نقل مکانی پر مجبوراً اِدھر اُدھر بکھر گئے۔ جن کی کثیر تعداد اپنے آبائی ملک موجودہ خیبر پختونخواہ میں رہائش پذیر ہوئے۔

بایزید انصاری کا والد بمعہ اہل وعیال اپنے آبائی قصبہ کالینگرام جنوبی وزیرستان واپس لوٹے۔ بایزید انصاری نے اپنے والد کے زیر سایہ پرورش پائی۔ عالم فاضل دین اُبھرا۔ فارسی، عربی، ہندی (اُردو) اور مادری زبان اُرمڑی پر عبور حاصل کیا۔ ایک مصنف، شاعر، مؤرخ، عالم اور بہادر جنگجو اُٹھا۔ بایزید انصاری نے پہلی مرتبہ پشتو زبان کے الفاظ بطور عربی زبان مرتب کئے جہاں پشتو آواز (Sound) کا

عربی میں نہ ملنے پر تیرا (۱۳) نئے عدد الفاظ مرتب کئے۔ پشتو زبان میں اولین تصنیف ''خیرالبیان'' شائع کی۔ وقت گزرنے پر یہ کتاب ناپید رہی۔ حضرت مولانا عبدالقادر مرحوم بانی پشتو اکیڈمی نے جرمنی کی ٹیوبنگن(Tuebingen) یونیورسٹی سے اس ناپید تصنیف کی کاپی حاصل کی تھی۔

بایزید انصاری باوجود عالم فاضل ادیب کا اصل مقصد مغلیہ سلطنت کا پشتون علاقوں میں اقتدار ختم کرنا تھا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر غلط راستہ اختیار کیا۔ دین اسلام میں آسانیاں رائج کرنے کی کوشش کیں۔ تاکہ عوام کا رجحان اپنے نئے آسان اصولوں کی طرف راغب کرکے مغلوں کے خلاف بھڑکا کر اپنا مقصد حاصل کرسکے۔ کچھ کامیابی حاصل کی۔

حضرت پیر باباؒ بونیر سوات اور حضرت اخوند درویزہؒ نے بایزید کی روشنائی تحریک کو پیر تاریکی پکار کر بایزید کے خلاف اُٹھے۔ آخر موضع غلہ ڈھیر میں بایزید کے ساتھ طویل مباحثوں، مناظروں کے باوجود اُس (بایزید) کا دل سیاہ رہا۔ اور نفرت کو ترک نہ کرسکا۔ ملاحظہ ہو۔ (رضوانی مرحوم ''تحفۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۱۳ تا ۱۵)

اس دوران شہنشاہ اکبر کے جرنل رانا سانگا اور راجہ مان سنگھ نے بایزید کا پیچھا کرتے کرتے موضع ٹوپی ضلع صوابی میں گھیر لیا۔ پانچ بیٹوں کے ساتھ قتل کردیا۔ اس کے ششم اور سب سے چھوٹے بیٹے جلالہ بہ عمر چودہ ۱۴ سال کو رہا کردیا۔ بایزید کا مرقدہ موضع گلوزئی ضلع پشاور میں بوسیدہ حالت میں موجود ہے۔ بایزید کی اولاد نے مغلیہ

سلطنت کے خلاف کافی عرصہ اِدھر اُدھر جھڑپیں جاری رکھیں۔

(ملاحظہ ہو۔ رضوانی مرحوم ''تحفۃ الالیاء'' صفحہ نمبر ۱۳ تا ۱۵)

۱۔ دوئم پیر روشن بایزید کا چھوٹا بیٹا جلالہ تھا۔

۲۔ سوئم پیر روشن احد برادرزادہ بایزید تھا۔

۳۔ چہارم پیر روشن عبدالقادر کا فرزند تھا۔

شہنشاہ شاہجہان نے تاریکی/روشنائی تحریک ختم کرنے کی خاطر صلحہ کرکے بایزید کے وارثوں کو دوبارہ شہر جالندھر میں آباد ہونے کی اجازت دی۔ وہاں تین بستیاں تعمیر کیں۔

۱۔ بستی دانشمند

۲۔ بستی باباخیل

۳۔ بستی شیخ درویش

بایزید کے مرید خاص ''مست فقیر'' نے اکبر پورہ کا ماحول مزید بگاڑنے کی کوشش کی مگر حضرت اخون پنجو باباؒ نے ناکام کرکے دینِ اسلام کی روشنی منور کی۔ بایزید انصاری کی آزادانہ فتنہ کے اثرات جنوبی وزیرستان میں اب بھی موجود ہیں۔ دین سے کافی حد تک لاعلمی، سنت ابراھیمی کا فرضی رکن مردانہ بچوں کا ختنہ نہ کرنا عوام میں برقرار ہے۔

(۱۷)

حضرت اخون پنجو بابا کی اشاعت وتبلیغ:

دارالعلوم چوہا گجر کے علماء کی مدد سے باخبر باعمل تبلیغی جماعت کی بنیاد رکھی۔ تاکہ وہاں کے بے خبر اور بے عمل ماحول کی اصلاح کی جائے۔ اپنے معتقد جان نثاروں کی خدمت سے اکبرپورہ اور گردونواح کی عوام کو گمراہی و بے خبری کے اندھیرے سے قلیل عرصہ میں اسلام کی روشنی سے منور کر دیا۔

(۱۸)

تعمیر پختہ مسجد اکبرپورہ

(پُوخ جماعت)

ضروریات بڑھنے کی وجہ سے دوسری مسجد تعمیر کرنی پڑی۔ کھجور مسجد کو تبلیغ کا مرکز قرار کر دیا۔ یہ مسجد ''پختہ'' نام سے اس لئے مشہور ہے کہ پانچ صد گزرنے پر بھی اصلی حالت میں موجود ہے۔ جو دارالعلوم کا کام دیتی تھی۔ روایت ہے کہ اس مسجد کی محراب آہستہ آہستہ زمین میں دھنستی ہے۔ علامت مسلمانوں کی ناگفتہ بے نفاق اور زر پرستی کی ابتداء۔ ''واللہ عالم'' اس مسجد سے دارالعلوم اور جامعہ مسجد کا کام لیا جاتا تھا۔

آج کل اکبر پورہ کی مشہور پرانی جامع مسجد ہے۔

نوٹ: اس مسجد کے محراب کے بارے میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وقت کے ساتھ مخلوق کا دین سے کمزوری ہوتی جائی گی اور جبکہ یہ محراب مکمل زمین بوس ہوگی تو مسلم معاشرے کی حالت بہت خراب ہوجائے گی۔

(۱۹)

تعمیر دارالعلوم اکبرپورہ

اکبر پورہ سے گمراہی بے یقینی کو ختم کر کے دین اسلام کی روح از سر نو پھونکنے سے اکبر پورہ شہرت یافتہ قصبہ بن گیا تھا۔ دارالعلوم چوہا گجر سے چند چیدہ علماء اور وہاں سے جو شاگرد عالم فاضل ہو چکے تھے ان سب نے حضرت اخون پنجو باباؒ کی سر براہی میں درس و تدریس قرآن مجید، فقہ، حدیث، اخلاقیات، پڑھایا سکھایا۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم نے چند برس میں دور دراز تک شہرت حاصل کی۔ یہاں تک کہ ہندوستان سے بھی سند یافتہ اس دارالعلوم سے دوسری سند حاصل کرنے سے امتیازی حیثیت کا درجہ ملتا۔ اس دارالعلوم اور چوہا گجر سے حضرت اخون پنجو باباؒ نے تین صد علماء کو امتیازی سندوں سے نوازا۔ (ملاحظہ ہو۔ رضوانی مرحوم کا تحفۃ الاولیاء)

حضرت عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ نے دارالعلوم چوہا گجر (۹۵۹ھ تا ۹۷۰ھ) میں بحیثیت طالب علم، معلم، مدرس، مبلغ رہے دارالعلوم سنبھل نوسلجام ۹۷۰ھ تا ۹۹۰ھ

معلم، مدرس، مبلغ اور دارالعلوم اکبر پورہ (۹۹۰ھ تا ۱۰۴۰ھ) معلم، مدرس اور مبلغ اونچا مرتبہ حاصل کیا۔ اس دوران میں دانشمند، محقق فقیہ، سنت محمدیؐ میں بے شمار اعلیٰ درجہ تالیفات تصنیفات تمام دینی علوم کے مجرّد عالم اُبھرے ۔

تالیفات شعر میں، تصنیفات بعض بہ زباں عربی، بعض فارسی زباں، بعض ہندی (اُردو) میں تحریر۔ کنزالدقائق (علم الفقہ) نظم

حضرت اخوندرویزہ (تذکرہ الاابرار ۱۰۲۱ھ) میں حضرت سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کے دینی علمی روحانی عرفانی مرتبہ کا ذکر سنہری الفاظ میں کیا ہے۔

ملاحظہ ہو۔ عبدالحلیم اثر افغانی ''روحانی رابطہ اوُ روحانی تڑون صفحہ نمبر ۴۸۴''

(۲۰)

حضرت مولانا شیخ المشائخ عبدالوہاب کا لقب

''اخون پنجو باباؒ''

''روحانی رابطہ اَو روحانی تڑون'' میں عبدالحلیم اثر افغانی کا بیان۔ حضرت مولانا عبدالوہابؒ کو پنج سلطان کا نامور بزرگ سے ''لقب اخون پنجو باباؒ'' حاصل ہوا نہ کہ پنج بناء کی تبلیغ کی وجہ سے۔ دیکھتے ہیں وہ پنج سلطان کون تھے۔ اثر صاحب کے مطابق سلطان بھرام و سلطان پکھل دو سلطان تھے تیسرا سلطان کون تھا اثر لکھتا ہے ''پشاور شہر، چارسدہ، چکدرہ، سوات میں چند سلطان تھے۔ جیسے کہ سلطان ہندہ، سلطان اویس، جو تاجک قوم کے فرد تھے۔ اس پنج سلطان خاندان کے ایک دوسرے خاندان کا پتہ معلوم ہوتا ہے۔ (صفحہ ۲۷۴) یہ تین سلطان ۷۰۰ھ کے زمانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ (عبدالحلیم اثر)

''بلوچستان کی پُرانی تاریخ میں سلطان راغون کا ذکر موجود ہے۔ (اثر صاحب) سلطان راغون بھی اس پنج سلطان خاندان کے چہارم سلطان ہیں۔ (صفحہ ۲۷۴) پنجم سلطان قندھار علاقہ فراء سے تھا۔ یہ دونوں سلطان ۸۰۰ھ کے زمانہ کے سلطان تھے۔ (صفحہ ۲۷۴) اثر صاحب صحیح نہیں ہیں حضرت مولانا عبدالوہابؒ کی

پیدائش ۹۳۲ھ ہے جو اثر صاحب خود بھی صحیح تسلیم کر چکے ہیں۔

حضرت ابوالفضل نے حضرت مولانا عبدالوہابؒ کو ''شیخ پنجو سنبھلی'' یاد کرنے کے دو وجوہات بتائیں ہیں۔ ''سنبھلی'' اس لئے کہ آپ کے دادا ماجد اور والد بزرگوار سنبھل میں ۸۱ سال (۸۵۱۔۹۳۲) رہائش پذیر تھے ایک شاندار دارالعلوم سنبھل نو سلجام تیار کیا تھا۔ مغل حکمرانوں کی دیدہ دانستہ لاتعلق سے ناگفتہ بہ پست کو حضرت مولانا عبدالوہاب اخون پنجوؒ بابا نے ازسر نو بحال کر کے دس سال کے دوران (۹۹۰ھ۔۹۷ھ) روہیل کھنڈ کے وسیع علاقہ میں ''پنج بناء'' کی تبلیغ سے خلق کو باعلم اور باعمل آراستہ کیا تھا۔ ''پنج بناء'' کی ایک وجہ بایزید انصاری کے مرید خاص مست فقیر کی گمراہانہ اشاعت کو ختم کرنا تھا۔ مست لوگوں کو کہتا تھا دیکھو مولانا عبدالوہابؒ کو ''پنج بناء'' کے علاوہ کچھ نہیں معلوم۔ اطلاع ملنے پر حضرت مولانا عبدالوہابؒ اللہ تعالیٰ کو دست بہ دُعا درخواست تا قیامت مجھے ''اخون پنجوؒ'' کے لقب سے یاد کیا جائے۔ ایسے ہی چلا آرہا ہے آپ حضرت اخون پنجوؒ بابا لقب سے مشہور یاد کئے جاتے ہیں۔

روایت: حضرت اخون پنجوؒ بابا کے دوران حیات پانچ بادشاہ (۱) ہمایون (۲) شیر شاہ سوری (۳) اکبر (۴) جہانگیر (۵) شاہجہان گزرے ہیں۔ اس لئے مولانا عبد الوہاب کو ''پنجوؒ'' کا لقب حاصل ہوا۔ غلط، مسترد کیا گیا۔

(۲۱)

جہاد

حضرت مولانا اخون پنجو باباؒ کی ہدایت پر ان کے مرید مولانا شیخ اخوند سالاک ترُک کی سربراہی میں بہ شمول مولانا شیخ سید محمد یونس گیلانی، مست مُلا علی خان شوڑ بن ،محمد عمر خان شَوا شیخ جاناں۔ بھا گو خان پنجتار، بڈو خان رجڑ اور مولانا نور محمد خان کاٹینئی اخون پنجو باباؒ کے دریشوں کے لشکر کے ساتھ اباسین کوہستان، سوات کوہستان، دیر کوہستان اور باجوڑ کوہستان جہاد کے لئے روانہ ہوئے۔حضرت اخون پنجو باباؒ کی دُعاؤں سے جہاد کا آغاز کر کے بے شمار جہادیوں نے جامِ شہادت نوش کیئے۔اور کثیر تعداد غازیوں کے مرتبے حاصل کر کے مندرجہ بالا کوہستانوں سے بڑی کامیابی کے ساتھ گمراہی کا صفایہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سنت والجماعت کا چراغ روشن کیئے رکھا ہے۔

شریعت اور طریقت پُر سوز وساز مجاہدانہ روح پشتو ادب میں جو پیدا ہوئی ہے اسکی مثال بمشکل دنیا کی کسی دیگر قوم کی ادب میں پیدا ہو سکے جو کہ حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کے فیض یافتہ عارف ادیب مست ملا خان نے ان الفاظ میں

پیش کی ہے۔(عبدالحلیم اثر افغانی ''روحانی رابطہ اَوْ روحانی تڑون صفحہ ۴۹۷'')

دَ یقین زغره مِ واغوسته سپاهی شو م

دَ باور په تیغ مِ غوڅ کړل گمانونه

دَ معرفت لینده په لاس دَ بدو جنګ کړم

دَ حقیقت غشے مِ حئ تر آسمانونه

دَ مولانا عبدالوهاب مکتبه هغه مجاهد مست علی خان پیدا کړ چه فرمالي:

هـر چـه واخلـی وکفار ووتـه تُوره لـه صـورتـه بـه یُے پـاك هر څه گـنـاه کـا

یـوه شپـه تیره پـه حد دَ کـفـر ښه ده کـال وسـرکـه عبادت پـه خـانقـاه کـا

اُردوترجمہ:

۱۔ اللہ پر ایمان رکھے باور کی طاقت سے
تلوار لئے سپاہی اُٹھا کاٹ لیا وجود بے یقینی کا

۲۔ کمان مغفرت بدست چومتا ہے تیر حقیقت
روان برائیاں ختم کرنے کو میر ا آسمانوں کو

۳۔ جواُٹھائے تلوار کافروں پے پاک ہوجاتا ہے بدن
اسکا برائیوں سے

۴۔ رات ایک گزارنا بہتر ہے سالہاسال
کافروں کے مقابلے میں گزارنا خانقاہ میں

ترجمہ از ڈاکٹر نورالاسلام میاں

حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کی دینی خدمات بھارت ، پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان کی تاریخ کا زرین باب ہے۔ جانی و مالی قربانیاں دے کر پشتون غازیوں اور شہدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل سنت والجماعت کی روشنی سے اُجاگر قائم کئے رکھا ہے۔

(۲۲)

حقائق کیا ہیں۔

حضرت امام الاولیاء مولانا شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ سے بعض منسوب بیانات درست نہ ہونے کی وجہ سے وضاحت ضروری ہے۔

۱۔ پیدائش۔ رضوانی مرحوم تحفۃ الاولیاء میں حضرت اخون پنجو باباؒ کی ولادت ۹۴۵ھ بتاتے ہیں جو درست نہیں ہے۔ مولانا شیخ شاہ محمد حسن رامپوری نے ''آئینہ تصوف'' (۱۲۳۲ھ) میں درست تاریخ ولادت ۹ صفر المظفر ۹۳۷ھ بروز اتوار بتائی ہے جس کی تصدیق عبدالحلیم اثر نے ''روحانی رابطه اَوروحانی تړون'' صفحہ ۴۸۴ میں کی ہے۔

۲۔ وفات۔ رضوانی مرحوم کے تحفۃ الالیاء صفحہ ۳۹ کے مطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۰۴۰ھ بروز پیر بوقت چاشت بتائی ہے جو درست نہیں۔ ''آئینہ تصوف'' کے مطابق بوقت چاشت ۱۳ رجب ۱۰۴۰ھ حقیقت کے قریب ہے۔ حضرت اخون پنجو باباؒ کی اولاد بڑے احترام اور عقیدت سے تاریخ وفات ۲۷ رجب کو مناتے ہیں۔ ان کی اولاد میں ستائیسویں ۲۷ (اُویشتمه) سے مشہور ہے۔ ۲۷ رجب کو ''بابا صاحب'' کا

عرس مناتے ہیں جس میں دور دراز سے علماء ومشائخ مصری پورہ (اکبر پورہ) مزار مبارک پر تلاوت قرآن مجید اور مولود شریف میں تا فجر مصروف رہتے ہیں۔ لہٰذہ تاریخ وفات ۲۷ رجب ۱۰۴۰ھ صحیح ہے۔

۳۔ حضرت اخون پنجو باباؒ کی بعض اولاد میں غلط روایت چلی آرہی ہے کہ آپ شہنشاہ اکبر کے داماد تھے۔ جبکہ شہنشاہ اکبر کی اکلوتی اولاد شہزادہ سلیم (مستقبل کا شہنشاہ جہانگیر) تھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فتویٰ کے مطابق شہنشاہ اکبر مشرک ومرتد، اللہ ورسولؐ کا باغی تھا۔ اکبر بادشاہ اور اُس کی ہندو راجپوت اہلیہ (راجا بھرمل کی بیٹی) کی اکلوتی اولاد شہزادہ سلیم (شہنشاہ جہانگیر) تھا۔

۴۔ رضوانی مرحوم کے مطابق حضرت اخون پنجو باباؒ کے چار بیٹے عثمانؒ، سلیمانؒ، لقمانؒ اور فریدالدینؒ تھے۔ پانچویں بیٹے بہاؤالدینؒ کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ خود رضوانی مرحوم اکبر پورہ کا رہائش پذیر تھا۔ جبکہ انکا اپنا گھر اخون پنجو باباؒ کے پانچویں بیٹے بہاؤالدین کے گھر کے قریب تھا۔

۵۔ کہا جاتا ہے۔ حضرت اخون پنجو باباؒ کی صرف ایک بیٹی تھی جس کی اولاد موضع خوشمقام میں میانگان بتائی جاتی ہے جو درحقیقت حضرت اخون پنجو باباؒ کے سوئم فرزند لقمان کے بیٹے عبدالطیف کی اولاد ہے۔ ڈاکٹر نورالاسلام میاں کے پاس پرانے قلمی بیاض ہیں۔

بیاض کے مطابق ''خواجہ شیخ اخوند پنجو صاحب پنج پسران ودو دختر داشتند یک دختر دادہ اکبر والدۂ اخون محمد صاحب قریہ وے پتوارست ودیگر دختر در پشاور دادہ سیدرا (جو سید محمد یونس گیلانی پشاوری کی اہلیہ بی بی آئینہ تھی)۔ حضرت محمد یونس کا مزار طورو معیار گاؤں میں ہے۔

سید محمد یونس گیلانی غازی نے حضرت اخوند سالاک ترک غازی کی قیادت میں کوہستانوں کے جہادوں کے بعد موضع طورو معیار رہائش پذیر ہوئے۔ انکا مزار عقیدت مندوں کی حاضری کا مرکز ہے۔

۶۔ حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہابؒ لقب ''شیخ پنجو'' عبدالحلیم اثر (''روحانی رابطہ اوُ روحانی تڑون'' صفحہ ۱۷۴ تا ۴۷۶) کے مؤقف کے مطابق حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہاب کو ''پنجو'' کا لقب پنج سلطان خاندانوں کے برگزیدہ عالم فاضل مرد کی وجہ سے ملا ہے نہ کہ ''پنج بناء اسلام'' کی تبلیغ لقب کا سبب ہے۔ پنج بناء اسلام کی تدریس و تبلیغ تو علماء کرتے چلے آرہے ہیں۔ پنج سلطان کون تھے؟

مختصراً: مطابق اثر صاحب ہزارہ میں دو سلطان پکھل اور سلطان بھہرام، سوئم سلطان پشاور، چارسدہ، چکدرہ اور سوات کا تھا۔ یہ تینوں سلطان مطابق اثر صاحب ۷۰۰ھ زمانہ کے سلطان گھرانے سے تھے۔ پنج سلطان خاندانوں کا چہارم سلطان راغون تھا اور پنجم سلطان ارغش یا ارغوش تھا۔ یہ سلطان بلوچستان کے کوئٹہ سبی اور افغانستان میں

قندھار کے علاقہ فراء سے تھے اور ۸۰۰ھ زمانہ سے تعلق رکھتے تھے۔اثر صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت سید عبدالوہابؒ ان سلاطین پنج گھرانوں کا ممتاز فرد تھا۔(صفحہ ۴۷۶) صحیح نہیں ہے جبکہ ''اخون پنجو باباؒ'' کی پیدائش ۹۳۷ھ اثر صاحب نے خود تسلیم کی ہے۔

۷۔ اس مؤقف کو بنیاد بنا کر اثر صاحب حضرت سید عبدالوہابؒ کا شجرہ نسب تلاش کرتے ہوئے لکھتے ہیں :معلوم ہوتا ہے نامور سلطان اودل شاہ اور اسکے بیٹے بوڑا بابا اور سلطان مصفحان (عبدالمالک)اور اسکے بیٹے ایاز خان سید اجا خان اور سید برحان الدین المقلب سلطان غازی بابا تھا۔(صفحہ۴۷۶)

اثر صاحب کا بیان غیر یقینی اور قیاس پر مبنی ہے۔۷۰۰ھ کے سلطان گھرانے کو ۸۰۰ھ کے سلطانوں سے جوڑنا اور پھر ان کو اخون پنجو باباؒ کی پیدائش ۹۳۷ھ سے جوڑنا قیاس ہے۔چاہیے تھا۔اثر صاحب اخون پنجو باباؒ کی اولاد سے صحیح صدیوں پرانا شجرہ نسب حاصل کر کے زیر بحث موضوع کی حقیقت معلوم کر لیتے۔

۸۔ حضرت مولانا شیخ سید ابوالفتح کمباچی بلخی تھانسیریؒ کی اکبر پورہ آمد:

حضرت کمباچی ۹۹۳ھ اکبر پورہ تشریف لا کر حضرت اخون پنجو باباؒ کو بیعت سے نوازنے سے رضوانی مرحوم کا بیان (تحفۃ الاولیاء) صحیح نہیں ہے۔حضرت اخون پنجو باباؒ ہندوستان میں قیام ۹۷۹ھ تا ۹۹۰ھ کے دوران حضرت کمباچی باباؒ سے بیعت

اورخلقہ خلافت حاصل کر چکے تھے۔درحقیقت اکبرپورہ میں گمراہی فجوری رقص سروری دین سے لاتعلقی کومٹا کر چند دنوں میں اسلام کا چراغ روشن کرنے اورابا سندھ کوہستان، ہزارہ کوہستان،سوات کوہستان، دیرکوہستان، باجوڑکوہستان سے گمراہی کو جڑ سے اُکھاڑ کر شاندار کامیابیوں پر اپنے ممتاز مرید اخون پنجو باباؒ کومبارک باد دینے حضرت ابوالفتح کمباچیؒ اکبرپورہ تشریف لائے تھے۔ہوسکتا ہے رضوانی مرحوم کے مطابق حضرت کمباچیؒ کوحضوررسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں حکم دیا ہو۔

۹۔ ''اکبر بادشاہ ہرقسم کی (بڑی فوج رکھتا تھا)۔نبیؐ کی شریعت پر پورا رواں تھا۔عدل کا مالک تھا''۔سید بختیارعلی شاہ صاحب کا بیان صحیح نہیں۔درحقیقت اکبر بادشاہ دین الٰہی کا بانی ہندوپرور، مرتد ومشرک، اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی تھا۔(حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا فتویٰ) تشریح آگے بیان ہے۔''اکبر بادشاہ موسم گرما خراسان میں اور موسم سرما ہندوستان میں گزارتا تھا۔خراسان ایران کا وسیع علاقہ ہے نہ کہ افغانستان۔اکبر بادشاہ کی ساری مصروفیات ہندوستان میں لڑائیوں اورفتوحات میں گزری تھیں۔(سید بختیارعلی شاہ) صحیح نہیں۔''

۱۰۔ اکبر بادشاہ کو''غازی'' کہنا رضوانی مرحوم صحیح نہیں تاریخ سے ناواقفیت معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۔ رضوانی مرحوم اورصاحبزادہ حبیب الرحمٰن کا بیان اکبر بادشاہ ۹۸۱ھ اور ۹۸۹ھ کو

''دیدار ودعا'' کیلئے اخون پنجو باباؒ کی خدمت میں حاضر ہونا درست نہیں ہے۔ در حقیقت حضرت اخون پنجو باباؒ ۹۷۷ھ تا ۹۹۰ھ ہندوستان میں قیام پذیر تھے۔ (ملاحظہ ہو۔ سپاح الدین کاکاخیل)

۱۲۔ اکبر بادشاہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) فوج کے ساتھ اکبر پورہ میں چند روز قیام کے دوران حضرت اخون پنجو باباؒ کی خدمت میں حاضری دی اوران سے بیعت حاصل کیا۔ (سید بختیار علی شاہ (صفحہ ۱۹۱) صحیح نہیں ہے جبکہ اکبر بادشاہ اللہ اور رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی مرتد تھا۔ (حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا فتویٰ)

۱۳۔ ''ایک دن اکبر بادشاہ نے کہا کہ میرے پیرا گر آپ کی خواہش ہوتو میں آپ کی اس مسجد کو سونے اور چاندی سے بنادوں چونکہ آپ کی یہ مسجد چھوٹی ہے اور آپ کے سلام کیلئے بہت لوگ آتے ہیں اس لئے آپ کیلئے بڑی مسجد ہونی چاہیے۔ اگر آپ کی اجازت ہوتو میں یہ مسجد بڑی زیب وزینت کے ساتھ تعمیر کردوں گا۔ باباجی صاحبؒ نے اکبر بادشاہ کو جواباً فرمایا کہ اے دنیا کے بادشاہ میری یہ مسجد آپ کو بظاہر چھوٹی دکھ رہی ہے لیکن باطن میں بہت بڑی ہے'' میاں بادشاہ کا یہ بیان صحیح نہیں ہے جو بختیار علی شاہ نے ''قراۃ العین'' میں صفحہ ۱۶۱ پر کاپی کیا ہے۔ ''پھر اکبر بادشاہ نے اپنے پیر سید اخون پنجو باباؒ جی صاحب سے عرض کیا'' میری بادشاہی اور سلطنت آپ کے فرزند انور کی زینت ہے۔ اگر آپ کے بچے میرے ساتھ سلطنت میں ہونگے تو میری بادشاہی

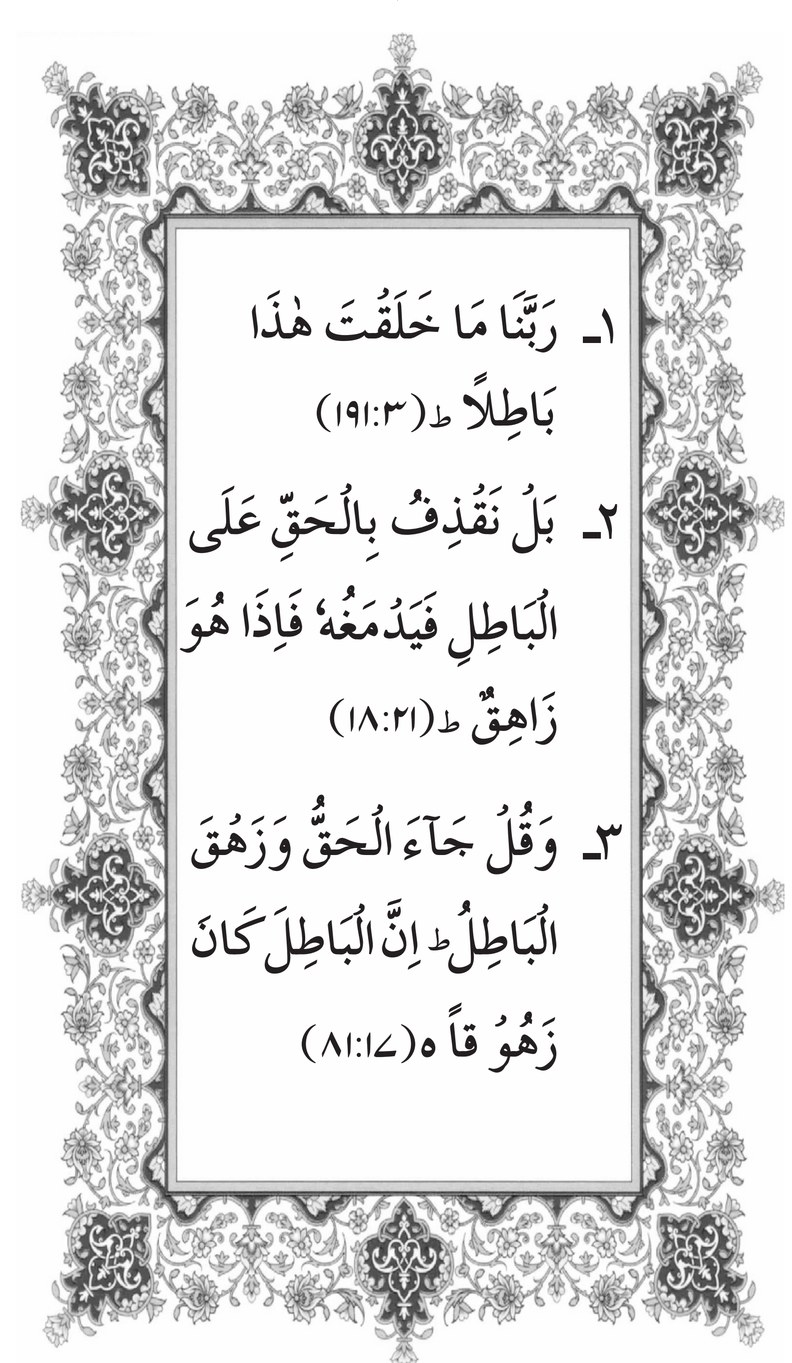
ہمیشہ قائم ودائم رہے گی۔ باباجیؒ نے اکبر بادشاہ کو جواباً کہا کہ ''اے اکبر بادشاہ اگر میری اولاد شریعت پر قائم رہی تو یہ ساری عمر فقیری میں بادشاہی کرے گی اور اگر میری اولاد نے بڑائی اور تکبر اختیار کیا تو اپنی دنیا وآخرت دونوں تباہ وبرباد کردے گی۔'' (قراۃ العین صفحہ نمبر ۱۶۳ میاں بادشاہ کے مناقب کی نقل ہے جو شاعرانہ تخیل قیاس ہے۔ رضوانی مرحوم نے تحفۃ الاولیاء میں میاں بادشاہ کو اپنی طرف سے لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ اثر صاحب نے اس کی تصدیق بھی کی ہے۔ ملاحظہ ہو ''روحانی رابطہ اَوْ روحانی تڑون'' باب ''حضرت اخون پنجو باباؒ۔

''جب اکبر بادشاہ اس بات میں بھی ناکام ہوگئے تو اکبر بادشاہ کے ہاتھ میں چار لعل (ہیرے) تھے جو شمع کی طرح روشن اور آسمان کے تاروں کی طرح چمک رہے تھے۔ ایک ایک لعل کی قیمت پوری بادشاہت کے برابر تھی۔ باباجی صاحبؒ نے میاں علی خان باباؒ سے فرمایا کہ یہ چاروں لعل (ہیرے) لے جاؤ اور ایک صندوق میں بند کردو اور اس صندوق کو میرے کمرے کے ایک کونے میں رکھ دو۔ اور پھر اخون پنجو باباؒ اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اکبر بادشاہ سے فرمایا کہ اندر دیکھیں اکبر بادشاہ کیا دیکھتے ہیں کہ باباجی صاحبؒ کا سارا کمرہ لعلوں (ہیروں) سے بھرا ہوا ہے۔ ہر لعل ایک دوسرے لعل سے زیادہ قیمتی ہے۔''

''باباجی صاحبؒ نے اکبر بادشاہ سے فرمایا کہ اٹھالو آج جتنے لعل اٹھا سکتے ہو

آپ کو کھلی اجازت ہے۔ اکبر بادشاہ نے کوئی لعل نہ لیا۔ بابا جی صاحبؒ اکبر بادشاہ پر مہربان ہو گئے۔ اکبر بادشاہ علم ظاہر اور علم باطن کے مالک ہو گئے۔ اور نبی کریمؐ کی شریعت پر گامزن ہو گئے۔ یہ سب کچھ ''قراۃ العین'' میں میاں بادشاہ کے شاعرانہ تخیل وقیاس ہے۔ ملاحظہ ہو اعجاز احمد باچا صاحب کی ڈائری

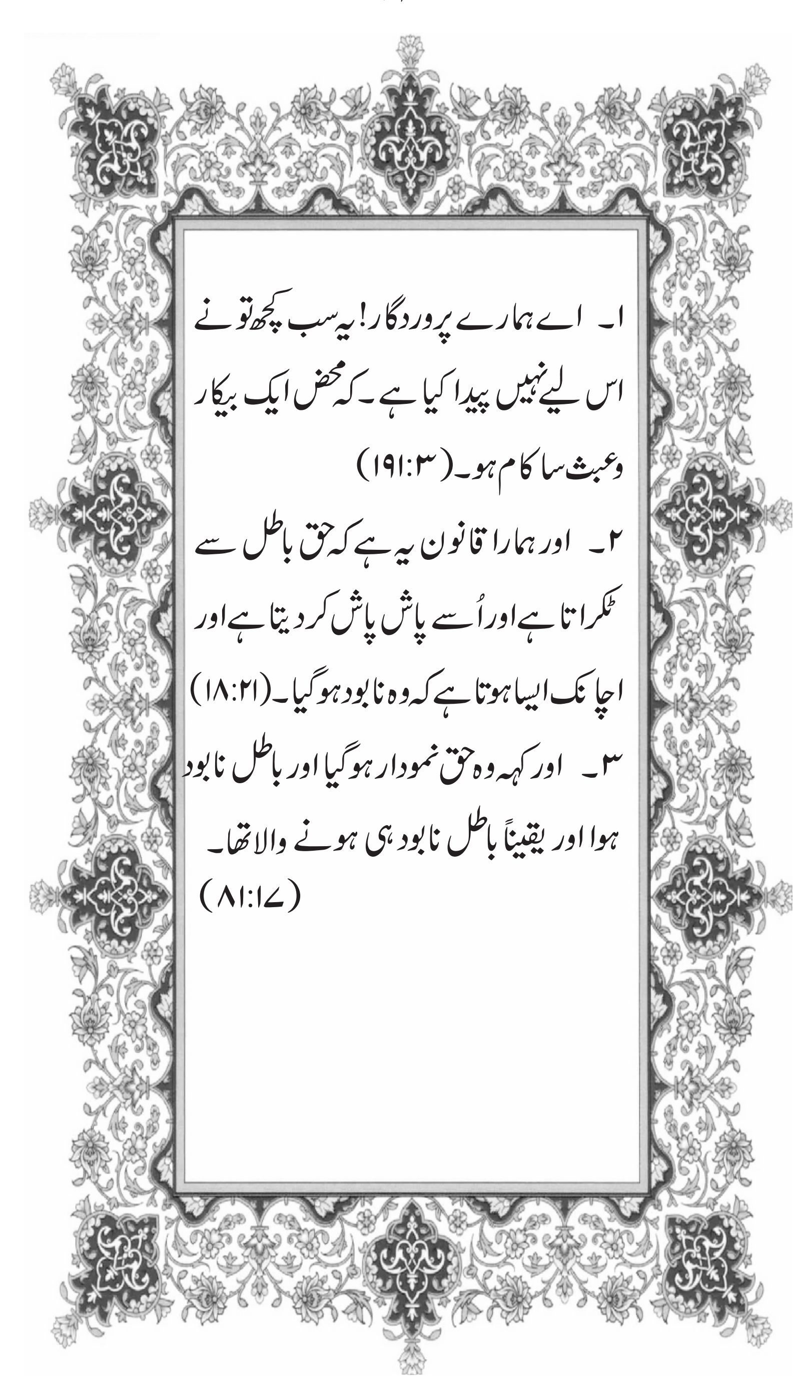
۱۴۔ اکبر بادشاہ نے ''اکبر پورہ شہر حضرت پنجو سرکار کو بخش دیا اور خود فوج کے ساتھ واپس روانہ ہوئے'' سب بیان میاں بادشاہ کے شاعرانہ تخیّل وقیاس ہے جو سید بختیار علی شاہ صحیح سمجھ کر اپنی کتاب میں نقل (کاپی) کی ہے۔ حضرت اخون پنجو باباؒ کے جامع مسجد مصری پورہ بروز جمعہ شاعرانہ انداز میں غلط بیانات بند کرنا اشد ضروری ہے۔



۱ـ رَبَّنَا مَا خَلَقُتَ هٰذَا بَاطِلاً ط(۳:۱۹۱)

۲ـ بَلُ نَقُذِفُ بِالُحَقِّ عَلَى الُبَاطِلِ فَيَدُمَغُهُ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ط(۲۱:۱۸)

۳ـ وَقُلُ جَآءَ الُحَقُّ وَزَهُقَ الُبَاطِلُ ط اِنَّ الُبَاطِلَ كَانَ زَهُوُ قاً ہ(۱۷:۸۱)



۱۔ اے ہمارے پروردگار! یہ سب کچھ تو نے اس لیے نہیں پیدا کیا ہے۔ کہ محض ایک بیکار وعبث سا کام ہو۔ (۱۹۱:۳)

۲۔ اور ہمارا قانون یہ ہے کہ حق باطل سے ٹکراتا ہے اور اُسے پاش پاش کر دیتا ہے اور اچانک ایسا ہوتا ہے کہ وہ نابود ہو گیا۔ (۱۸:۲۱)

۳۔ اور کہہ وہ حق نمودار ہو گیا اور باطل نابود ہوا اور یقیناً باطل نابود ہی ہونے والا تھا۔ (۸۱:۱۷)

(۲۳)

شہنشاہ اکبر کی خود ساختہ دین الٰہی، شرک، بدعت رقص و سرور کا خاتمہ

اکبر بادشاہ اللہ و رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی مرتد مشرک کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف سلطنت کی توسیع تھی۔ اس خاطر دین اسلام سے لاتعلق دین الٰہی کی بنیاد رکھی۔ ہندوؤں کے ساتھ ازدواجی رشتے قائم کر کے اور فتوحات حاصل کرنا سلطنت کی توسیع مقصد تھا۔

شادیاں: اکبر بادشاہ نے کل تین شادیاں کیں۔

۱۔ اولین شادی امبر کے مہاراجہ بھرمل کی بیٹی جس سے شہزادہ سلیم (آئندہ جہانگیر بادشاہ) پیدا ہوا۔

۲۔ دوسری شادی بیکانیر کے مہاراجہ کی بیٹی (بے اولاد)

۳۔ تیسری شادی جیسلمیر کے مہاراجہ کی بیٹی (بے اولاد)

اکبری دین الٰہی کے چیدہ اصول:

۱۔ کسی مذہب کو صرف مطلق سچا (Absolute) ہونے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۲۔ گائے کا ذبحہ کرنا اور گوشت کھانا بند۔

۳۔مرُدے پر پانی ڈالنا اور پھر جلانا ضروری تھا۔

۴۔بیوہ عورت سے شادی منع۔

۵۔ماہی گیر اور سزا یافتہ کے ساتھ کھانا بند

۶۔داڑھی رکھنا منع

۷۔سوتے وقت پاؤں مغرب کو اور سر مشرق کو ضروری

۸۔مغلیہ سلطنت کی خاطر غیرت، آبرو اور دولت قربان کرنا ضروری تھا۔

اکبر بادشاہ ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے ہولی دیوالی، بسنت میں باقائدہ پوجا پاٹ میں شمولیت شاہی حرم ہندو عورتوں سے رنگین۔ ہندؤوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے اکبر بادشاہ نے ان کو بڑے عہدوں پر لگایا۔

۱۔راجہ مان سنگھ ۲۔رانا سانگا ۳۔راجہ ٹوڈرمل ۴۔راجہ بیربل

۵۔تان سین وغیرہ۔ ملاحظہ ہو 9.Ishwari Parshad:

a.The Muhgal Empire.

b. Jalal-ud-Din Muhammad Akbar life, Battles & Conquests

خوشامدی چاپلوسوں کے لئے خاص عبادت خانے تعمیر کروائے۔سلطنت کو لادینی (Secular) کی فروغ۔ان بگڑے ہوئے حالات کی وجہ سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الفاروق احمد سرہندیؒ آگرہ میں جلوہ افروز ہوئے۔''اکبر بادشاہ اللہ ورسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے۔توبہ کرکے اللہ اور رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کا تابعدار بنے۔اکبر بادشاہ نے پیغام کی پرواہ نہ کی۔"اپنی فتنہ کی کامیابی کے اظہار کے لئے خاص دن مقرر کر کے دربار اکبری سجایا۔دوسری طرف سادہ بارگاہ محمدیؐ بنایا۔اتنے میں ہوا کے سخت طوفان سنے دربار اکبری تہ وبالا ہوگیا۔اکبر بادشاہ خود بھی اوراس کے خوشامدی زخمی ہوئے۔لیکن حضرت مجدد الف ثانیؒ اوران کے ساتھی بالکل محفوظ رہے۔(حاجی محمد ادریس بھوجیانی "ارباب طریقت" ۲۷۔۲۲۶)

اکبر بادشاہ کی ہندو پروری سے کفر شرک اس حد تک حوصلہ افزا ہوئے کہ کئی مسجدوں کو شہید کر کے مندروں میں تبدیل کردیا۔سکھوں نے اپنی مذہبی کتاب "گرنتھ" میں اکبر بادشاہ کو"اکبر جی" کے نام سے پکارا ہے اور ارنگزیب شہنشاہ جو سکھوں کے سیاسی حرکات کے خلاف تھا۔اس کو"اورنگزیبیا" کے نام سے پکارا گیا ہے۔

شہنشاہ سلیم نورالدین جہانگیر:

پیدائش:۱۵۶۹ء

حکمرانی:۱۶۰۵ءتا۱۶۲۷ء

وفات:۱۶۲۷ء

اکبر بادشاہ کی وفات کے بعد اس کی اکلوتی اولاد شہزادہ سلیم نورالدین جہانگیر کے لقب سے بادشاہ بنا۔اکبری فتنہ،گمراہی وشرک کا ماحول مزید بگڑ گیا جس کا اندازہ شہنشاہ کی اٹھارہ ۱۸ شادیوں کے علاوہ برطانیہ کے سفیر سر تھامس راؤ

(Sir Thomas Rao) کیساتھ رنگین لہولہب راتیں گزارنا عام شغل تھا۔

تجارت کی آڑ میں ہندوستان میں آہستہ آہستہ قدم جماتے رہے۔

جہانگیر کی شادیاں:

۱۔اپنے ماموں امبر کے راجا بھگوان داس کی بیٹی راجکماری مان بائی۔جس کے بطن سے شہزادہ خسرو پیدا ہوا۔

۲۔جہانگیر کی چاہت راجکماری جگت گوشیاہ سے۔شہزادہ خرم (شاہ جہاں) پیدا ہوا۔

۳۔بیکانر کے مہاراجہ رائے سنگھ کی بیٹی۔

۴۔سلطان ابوسعید خان جگائی کاشغر کے سلطان کی بیٹی ملکہ شکار بیگم

۵۔ہرات کے خواجہ حسن کی بیٹی صاحبہ جمال بیگم

۶۔جیسلمیر کے مہاراجہ بھم سنگھ کی بیٹی

۷۔راجہ ملکھباس کی بیٹی

۸۔مرزا سنجر ہزارہ کی بیٹی زہرا بیگم

۹۔مرٹیا کے راجہ کیشو داس راٹھور کی بیٹی کرامناسی

۱۰۔علی شیر خان کی اہلیہ گل خانم سے بیٹی کنول رانی

۱۱۔کشمیر کے حسین چاک کی بیٹی

۱۲۔ابراہیم حسین مرزا کی بیٹی نورالنساء بیگم

۱۳۔راجہ علی خان فاروقی کی بیٹی

۱۴۔عبداللہ خان بلوچ کی بیٹی

۱۵۔زین خان کوکا صوبیدار کابل کی بیٹی خاص محل بیگم

۱۶۔شاہی محل کے قاسم خان کی بیٹی سلمہ بانو بیگم

۱۷۔ریاست امبر کے جگت سنگھ کی بیٹی کوچا کماری

۱۸۔گورنر بنگال شیر افگن کی بیوہ مہر النساء جو نہایت حسین ، ہوشیار اور ذہین خاتون تھی اور بعد میں ملکہ نور جہاں کے نام سے ملکہ سلطنت تھی۔

جہانگیر خود انگلستان کے سفیر سر تھامس راؤ کے ساتھ راتوں کو رنگین محفلوں میں بھی مشغول رہتا۔سر تھامس راؤ کو فارسی زبان پر اس حد تک عبور حاصل تھا کہ اس نے تُزکِ جہانگیری کی ترمیم و درستگی بھی کی تھی۔شاہی حرم اور شاہی دربار اکبری دین الٰہی اور شرک و بدعت اور رقص و سرور میں ڈوبا رہتا۔یہ حالات حضرت مجدد الف ثانیؒ کے لئے برداشت سے باہر تھے۔

شہنشاہ اکبر کی خود ساختہ دین الٰہی سے ہندو پروری و شرک اور دین اسلام سے لاتعلق کا ماحول اکبر کی اکلوتی اولاد جہانگیر کے دور میں شاہی دربار و حرم اور محل مزید عیش و عشرت اور رقص و سرور میں ڈوب گیا تھا۔ان کفرانہ حالات کے خلاف حضرت مجدد الف ثانی کی قیادت میں علماء و مشائخ اٹھے۔شہنشاہ جہانگیر نے کافی علماء و مشائخ کو ملک بدر کیا۔شیخ المشائخ جلال الدین محمد الفاروق بلخی تھانسیریؒ کے برادر زادہ داماد حضرت نظام الدین بلخی تھانسیریؒ اور ان کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مولانا شیخ

ابوالفتح کمباچیؒ بلخی تھانسیری بھی ملک بدر ہونے والوں میں شامل تھے۔ان بگڑے ہوئے حالات کو مٹانے کی خاطر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد الفاروق سرہندیؒ نے انتہائی باوقار وپُراثر درس وتدریس اور تبلیغ پر زور دیا۔اور عوام کو ان بُرے اور بداثر حالات کے بارے میں معلومات فراہم کرنا اشد ضروری تھا۔لہٰذا ایک رسالہ بھی شائع کرتے رہے جو کہ ایک مضبوط اور بااثر قدم تھا۔

اِنَّھُمْ لَنْ یُغْنُوْ عَنکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئاً وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ہ ۱۹:۴۵ ''ظالم لوگ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور متقیوں کے ساتھ اللہ ہے۔'' ۱۹:۴۵

خوفزدہ عیش پرست خوشامدی درباریوں نے جہانگیر بادشاہ کو اُکسا کر حضرت مجدد الف ثانی کی شاہی دربار میں تشریف آوری کی طلبی کراوئی۔مگر چند سوالات وجوابات سے جہانگیر بادشاہ مطمین ہوا اور حضرت مجدد الف ثانی باعزت واپس تشریف لے گئے۔عیش پرست اور رقص وسرور کے دلدادہ خوفزدہ درباریوں نے حضرت مجدد الف ثانی کے خلاف باقاعدہ مہم چلائی اور درج ذیل اُمور پر جہانگیر کو اُکسایا۔

۱۔ حضرت مجدد الف ثانی باغی اور انتہائی سرکش اور خطرناک ہے۔دربایوں نے چال چلائی اور چھوٹا اور تنگ دروازہ بنوایا تا کہ بادشاہ کے سامنے سر جھکا کر گزرنا پڑے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے دروازے میں سے گزرتے وقت پہلے پاؤں اور

بعد میں سر گزارا۔ اور اس طرح بادشاہ کو سجدہ نہ کیا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ دربار میں داخل ہو کر السلام علیکم کے بعد جہانگیر بادشاہ سے مخاطب ہوئے فرمایا ''میں اپنے جیسے بے بس اور انسان کو سجدہ کیوں کروں''؟ جس کے ردِعمل جہانگیر بادشاہ نے ان کو جیل میں قید کر دیا۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کے نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار (اقبال)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی قید کی خبر ملنے پر سلطنت جہانگیری کے رکن خان جہاں، سکندر خان، جہان اعظم، سید حیدر جہان، حیات خان، دریا خان تربت خان بغاوت پر آمادہ ہو گئے۔

پشاور سے حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ انور دوست راست حضرت سید عبدالوہاب (اخون پنجو باباؒ) کی ہدایت پر گورنر پشاور و کابل حضرت مہابت خان فوج وسامان کے ساتھ فوراً لاہور پہنچے۔ خود حضرت سید عبدالوہاب (اخون پنجو باباؒ) بھی لشکر عاشقان اللہ رسول اللہؐ کے ساتھ لاہور پہنچے۔ جن میں شامل تھے حضرت شیخ فرید (میاں محمد فرید الدین)، حکیم شیخ فتح اللہ خان، سید محمود اختر خان جہاں لودھی اور سید احمد خان۔

بغیر خون بہائے جہانگیر بادشاہ کو قلعہ میں بند کر دیا جہاں وہ کشمیر جاتے یا آتے آرام کے لئے قیام پزیر تھا۔ حضر مجدد الف ثانی کو جب خبر ملی تو انہوں نے خط کے ذریعے واضح کیا کہ وہ اقتدار کے ہرگز خواشمند نہیں ہیں جہانگیر بادشاہ کو رہا کیا جائے بشرطیکہ وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار بنے اور لادینی اور شرک کا ماحول ختم کر کے قرآن وسنت کے مطابق دین اسلام کی روشنی اجاگر کرے۔ پیر و مرشد کی ہدایت پر حضرت اخون پنجو باباؒ اور مہابت خان قلعہ میں داخل ہوئے اور جہانگیر بادشاہ کی جب حضرت سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کی شعلہ دار آنکھوں پر نظر پڑی تو وہ خاموشی سے حضرت مجدد الف ثانی کی شرائط پر آمادہ ہوا اور توبہ دار ہو کر اللہ و رسول ﷺ کا تابعدار ہوا۔ اور فوراً حضرت مجدد الف ثانی کی رہائی کا حکم دیا۔

شہید مساجد کی تعمیر نو کا حکم دیا۔ اور اکبری دین الٰہی رسومات بند کرنے اور قرآن وسنت کے مطابق اسلامی ماحول بحال کرنے کا حکم دیا۔ ''جس قدر قوانین خلاف شرع جاری تھے سب بہ یک قلم منسوخ کیئے گیئے۔''

حضرت مجدد الف ثانی شاہی لشکر کے ہمراہ آگرہ تشریف لے گئے جہاں شہزادہ خرم (شاہجہاں) اور وزیر اعظم آصف جاہ نے آپ کا استقبال کیا اور شاہی مہمان خانے میں نہایت ہی احترام کے ساتھ ٹھہرائے گئے۔

نورالدین جہانگیر نے حضرت مجدد الف ثانی کی شرائط کو پورا کیا۔ اور تعظیمی سجدہ بند کیا۔ گاؤ کُشی پر آزادی دی، شہید مساجد کی تعمیر نو کروائی، شاہی محل اور دربار کو

شرک وگمراہی سے صاف کیا۔اورشاہی دربار میں خوبصورت مسجد تعمیر کروائی۔

منقول ہے کہ جہانگیر بادشاہ آخری عمر میں بولا تھا کہ ''میں نے کوئی بھی ایسا کام نہیں کیا جس سے نجات کی امید ہو البتہ میرے پاس ایک دستاویز ہے کہ مجھے ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا تھا کہ اللہ ہمیں جنت میں لے جائے گا تو میں بھی اُن کے ساتھ ہونگا۔''

ایک مرتبہ شہنشاہ جہانگیر نے کشمیر روانگی سے قبل حضرت مجدد الف ثانیؒ کے لنگر سے کھانا کھایا تھا جسے انہوں نے بہت لذیذ پایا اور کہا کہ ایسا لزیذ کھانا انہوں نے آج تک نہیں کھایا۔ ملاحظہ ہو تفصیل کیلئے محمد ادریس بھوجیانی ''ارباب طریقت''

حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ شریعت اور طریقت دونوں ایک ہی ہیں صرف نام دو ہیں۔ان پر ثابت قدم رہنا فلاح پانا ہے۔

قصیدہ در منقبت حضرت مجدد الف ثانیؒ

(از جناب حسین ناظم۔ایم اے)

زندہ کیا احکام رسولؐ عربی کو — ہے ضیغم سنت، دم ہنگامہ وبیکار

بدعات واباطیل واکاذیب ہوئے گم — چمکی صفتِ برق جو اللہ کی تلوار

تھا قلب منور کہ تجلی گہمہ یزداں — حیرت دہ صد برق تھی رنگین افکار

گردن نہ جھکی جس کی سلاطین کے آگے — آخر جو جھکے خود ہی جہانگیر وجہانداد

سرہند کی وہ پاک زمین خطۂ جنت — آرام جہاں کرتا ہے اک مجرم اسرار

اس خاک کا ہر زرّہ ہے غیرت دہ انجم ان زروں میں رخشندہ ہے خورشید ضیابار
محبوب خدا حضرت قیوم ومجدد مرقد ہے یہاں آپ کا اِک مطلع انوار
ہمنام نبی اسم گرامی ہے جو احمد اللہ دے قسمت یہ ،رہے طائع بیدار
واللہ کہ ہیں آپ شہنشاہ طریقت باللہ کہ ہیں آپ شریعت کے علمدار
ہیں ان کے کمالات ولایت سے فزوں ترا مشکوٰۃ نبوت کے ہیں بابندہ یہ انوار

(ملاحظہ ہو حاجی محمد ادریس بھوجیانی کی ''ارباب طریقت ۲۲۶ تا ۲۴۲)

''بَلْ نَقْذِفُ بِالْحِقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ہ''۱۸:۲۱ ''ہم تو باطل پر حق کا چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتی ہے اور دیکھتے ہی مٹ جاتا ہے۔یعنی باطل جہاں اور جب بھی سر اُٹھاتا ہے۔حقیقت سے اس کا تصادم ہو کر رہتا ہے اور آخر کار وہ مٹ کر رہ جاتا ہے۔''۱۸:۲۱

حوالے

۱۔ حاجی محمد ادریس بھوجیانی — ارباب طریقت

۲۔ عبدالحلیم اثر افغانی — روحانی رابطہ اوٗ روحانی تڑون

۳۔ Ishwri Parshad — 1.The Mughal Empire
2.A short of Muslim Rul in India from canquest of Islam to the death of Aurangzeb

۴۔ Ishwari Parshad — 3.Jalaluddin Muhammad Akbar Battles & canquests
4.Nurudin Muhammad jahngir salim pasha

۵۔ علامہ محمد عنایت اللہ خان المشرقی — ''تذکرہ'' (اخوت)

(۲۴)

حضرت اخون پنجو باباؒ کے عبادات فیوضیات

اخون پنجو باباؒ نے حصول علوم اطاعت اللہ، عشق رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خدمت خلق میں زندگی گزاری۔ فجر کی نماز کے بعد وظائف، نماز اشراق، یاد الٰہی میں مدہوش۔

نماز چاشت یاد الٰہی میں محو مراقبوں، مجاہدوں میں بدن چور چور، استغراق، سکر، قائم اللیل میں غائب۔ آپ کے خلیفہ خاص حضرت شیخ میاں علی خان باباؒ اور مرید بہ آواز بلند ''یا حق یا حق'' سے حضور کو بیدار کرتے۔ وضو کر کے نماز ظہر اور دُعا سے فارغ ہو کر مختصر قیلولہ کے بعد تفسیر حدیث فقہ، اخلاقیات اور اصول درس تا نماز عصر دیتے۔ مغرب کی نماز تا نماز عشاء یاد الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مشغول رہتے۔ بعد نماز عشاء سر بہ رُخ شمال پاؤں بہ سمت جنوب چہرہ مبارک بہ رُخ کعبہ۔ آنکھیں بند نیند میں حلق سے ذکر اللہ جاری رہتا۔ نماز فجر تا سہ پایہ مشغول عبادت۔

ماہِ رمضان میں عام تعطیل مگر خود صائم الدھر اور قائم اللیل رہتے۔ اطاعت اللہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ سے روشنی کے شعلے جاری رہتے۔ جس کی بھی اگر آپ کے چہرے مبارک پر نظر جم جاتی تو غیر مسلم فوراً دین اسلام قبول کر جاتا اور مسلمان عارف ہو جاتا۔

آپ کے خلیفہ خاص حضرت شیخ میاں علی خان باباؒ حضور کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہتے۔ اُن کے زبانی دارالتبلیغ کھجور مسجد کا واقع:

حضرت اخون پنجو باباؒ ہمیشہ اور سخت سردی میں بھی مہمل کی باریک قمیض اور عمامہ پہنتے تھے۔ یک دم حضور پر غلبہ عشق اللہ اور رسول اللہؐ ہوتے ہی چہرہ مبارک پسینہ پسینہ حالت میں مگن اکبر پورہ کے موضع چار باغ تا جبہ داؤدزئی آتے جاتے ساری رات گزاری جب صبح شیخ میاں علی خان باباؒ نے بڑے ادب کے ساتھ کہا حضور رات کو عجیب کیفیت تھی۔ حضرت اخون پنجو باباؒ جواباً۔ ''اے ''جیو'' یہ نکتہ یاد رکھ جو اسرا ربانی سے ہے منصور نے عشق الٰہی کا جام چاہا مگر ضبط نہ ہوسکا۔ حتیٰ کہ انا الحق کا دعویٰ۔ مگر شیخ جیو آپ نے دیکھا۔ عشق الٰہی جام مجھے عنایت کیے گئے۔ اور کتنے ہی جام خالی کردیے مگر ایک قطرہ باہر نہ گرا۔''

ایک دفعہ کا ذکر ہے ہندوؤں کی بارات، اکبر پورہ جاتے کسی وجہ سے راستے میں موضع مصری پورہ میں حضور کی خلوت خانہ (موجودہ قبرستان کے شمالی حصہ گنبد والی جگہ) کے سامنے سڑک کے کنارے رُک گیا تھا۔ حضور خلوت خانے میں موجود تھے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر چند باراتیوں کی نظر پڑنے سے بے ہوش زمین پر گر گئے۔ حضرت شیخ میاں علی خان باباؒ نے ان کو اُٹھایا تو بیدار ہوکر سب دس ۱۰ کے دس ۱۰ مسلمان ہوگئے۔ ان کے سردار کا نام شیخ اسلام دین رکھا۔ اس کے مورث پارجگان نے باقی ساری عمر حضرت اخون پنجو باباؒ کی خدمت میں گزاری۔ صالح متقی عارف کا

درجہ حاصل کیا۔ان کے فرزند شیخ قطب الدین کا فرزند شیخ سلطان دین، شیخ اللہ دین، شیخ محمد بخش تھے۔ان کے وارث موجودہ محلّہ پارجگان اکبر پورہ میں رہائش پذیر ہیں جن میں کئی اب اکبر پورہ کے گردونواح میں بھی آباد ہیں۔(ملاحظہ ہو۔قاضی میر احمد شاہ رضوانی تحفۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۱۹)

حضرت اخون پنجو باباؒ اسلام کے ''پنج بناء'' اوّل تا آخر بڑی جانفشانی سے درس اور تبلیغ دیتے تھے۔یہ دین کے بنیادی فرض اصول ہیں۔ان پر راسخ القدم کی سختی سے ہدایت کرتے تھے۔آپ کی فیاضی سخاوت کا یہ عالم تھا کی کوئی حاجت مند خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔آپ نے عبادت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ساری عمر خدمت خلق میں گزاری۔

(۲۵)

درس وتدریس کرامات

حضرت مولانا شیخ اخون پنجو باباؒ مشہور عالم فاضل ظاہری روحانی عرفانی شخصیت گزرے ہیں۔ پاکستان کے اولیاء کرام میں بلند امتیازی رتبے کے مالک ہیں

۱۔ ابوالفضل کا آئینہ اکبری میں بیان: ''شیخ پنجو سنبھلی سردار گزرے ہوئے اور آنے والے سب طریقت عارف ظاہر باطن دین دنیا کے بزرگ''

۲۔ حضرت اخوند درویزؒ تذاکرات الاسرار میں تحریر ''حضرت عبدالوہاب محقق عالم فاضل مشاہیر میں مقام رکھتے ہیں۔ تصنیفات ہندی (اُردو) پشتو میں گفتگو فارسی عربی میں اعلیٰ درجہ نظم خوان''

حضرت اخون پنجو باباؒ نے افغانستان میں کونڑ اور بٹی کوٹ ۔ ہندوستان میں سنبھل نوسلجام رامپور اور شاہجہاں پور کثیر تعداد علماء کرام مشائخ ، جان نثار جہادی غازی پیدا کیئے۔ آپ کا مزار مبارک دور دراز عوام خاص کی حاضری کا مرکز رہا ہے۔ تفصیلی بیان گزر چکا ہے۔ خلاصاً مشہور دارالعلوم چوہا گجر میں ۲۸ سال طویل عرصہ بحیثیت طالب علم ، عالم فاضل مدرس ، اونچے درجہ کے مبلغ خلق کے دلوں میں نقوش بیٹھائے۔ ہندوستان میں دس سال قیام کے دوران درس وتدریس تبلیغ سے اسلام پھیلایا اور سخت ریاضتوں اور مراقبوں میں گزارے۔ حضرت ابوالفتح کمباچی بلخی

اور حضرت جلال الدین محمد الفاروق تھانسیری بلخیؒ سے خلقہ سلسلہ چشتی صابری اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد سرہندیؒ سے سلسلہ نقشبندی، قادری اور سہروری میں خلقہ خلافت پر معمور تھے۔

اکبر پورہ میں اُس وقت بدترین گمراہی ماحول میں اولین مسجد تعمیر کروانہ آسان کام نہ تھا۔ بدعتی فسق فجوری رقصی سروری دین اسلام سے لاتعلق ماحول کو جھڑ سے اُکھاڑ پھینک کر دین اسلام کا چراغ روشن کیا۔ اکبر پورہ میں پختہ مسجد میں دارالعلوم قائم کیا۔ رضوانی مرحوم کے مطابق تین ۳ صد علماء فیض یاب ہوئے۔

خیبر پختونخواہ کے سارے کوہستانوں سے گمراہی مٹا کر اہل سنت والجماعت کی شمع روشن رواں دواں رکھی۔ یہ ایک بہت سخت مرحلہ تھا جس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار جان نثاروں، درویشوں نے شہادت کے جام پر جام نوش کیئے۔ اور کثیر تعداد نے غازیوں کے درجات حاصلی سے دین کی خدمت کرتے رہے۔

حضرت اخون پنجو باباؒ شرح محمدیؐ اہل سنت والجماعت کے سخت راسخ القدم تھے۔ جس سے زرہ برتجاوز کرتے نہ برداشت کرتے۔ جب کسی ملحد رافضی کے سنتے جا کر ان کو ملامت کرتے اور بدتر عقیدوں سے نجات دلواتے۔ آپ نے اپنے پیرومرشد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کو بحکم جہانگیر جیل میں بند کرتے وقت اہل سنت والجماعت کے عقیدہ رکھنے والے خصوصاً حضرت مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کی برکت، ہمت اور روحانی توجہات کی وجہ سے جہانگیر کو مناسب سبق نہ

دیا ہوتا تو آج برصغیر پاک و ہند میں مذہبی تاریخ کی شکل یقیناً کچھ اور ہوتی۔ اہل سنت
والجماعت کا دور دوران نہ ہوتا جو آج موجود ہے۔ اس کی جگہ اہل بدعت، ملاحدہ
رافضیہ عقیدہ رکھنے والوں کا دور دوران ہوتا۔ پختونخواہ کے جانثار اور بہادر مسلمان
جسطرح آج اہل سنت والجماعت کے عقیدہ رکھنے والوں میں مثالی حیثیت رکھتے ہیں
وہ آج نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کے مزار پر انوار کی
بارش برسائے۔ آج ان کی بابرکت کوششوں کی وجہ سے ان علاقوں میں اسلام کی
مشعل روشن ہے۔ (عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اؤ روحانی تڑون'' صفحہ نمبر ۱۵۰)

(۲۶)

اخون پنجو باباؒ کے لودھی معتقد اکبر پورہ رہائش پذیری

آخری لودھی بادشاہ ابراہیم کی ظہیر الدین بابر سے شکست شہادت پر مجبوراً ۹۳۲ھ لودھی آبادی جان بچانے پر ہندوستان میں بکھر گئے۔کثیر تعداد میں حضرت کہدا شاہ باباؒ اور غازی شاہ باباؒ کے ہمراہ پختونخواہ کے کئی قصبوں بہ شمول ہزارہ چارسدہ، پشاور اور نوشہرہ اضلاع میں سکونت اختیار کی۔حضرت اخون پنجو باباؒ کو اکبر پورہ آمد سے ان میں زیادہ تعداد اکبر پورہ میں رہائش پذیر ہوئے۔آبادی بڑھنے سے کئی بستیوں میں بکھر گئے۔جن میں کثیر تعداد اخون پنجو باباؒ کے دربار کے نزدیک ٹِطارہ گاؤں اور بستی اخون پنجو باباؒ میں رہائش پذیر ہیں۔

۱۔اکبر پورہ خاص میں بارہ ۱۲ گھر

۲۔تازہ گل گڑھی حاجی محمد کے ساتھ چھ ۶ گھر

۳۔موضع مفتی اکبر پورہ آٹھ ۸ گھر بہ شمول محمد اشرف

۴۔جمپ کورونا اکبر پورہ نو ۹ گھر بمعہ فیض الرحمان

۵۔موضع شمشاہ سات ۷ گھر

۶۔بستی اخون پنجو بابا چھ ۶ گھر

۷۔ٹِطارہ کئی گھر بمعہ ماسٹر فضل الرحمان

۸۔قصبہ پبی صرف ایک امین جان گھرانہ

۹۔اسلام آباد چند گھر اکبر پورہ چھوڑ کر

چند گھرانے کلابٹ ہری پور میں آباد ہیں۔

لودھی قبیلوں کے علاوہ پشتون قبیلے مغلوں کے ظلم وستم سے مجبوراً اپنے آبائی علاقوں میں واپس آ کر آباد ہوئے۔

(۲۷)

پشتون علماء مشائخ حکماء کا اسلام پھیلانے اور معاشی ،معاشرتی بہبودی خدمات

پشتون قوم کئی قبیلوں کا مجموعہ ہے۔ جو کوئی جہاں سے بھی آ کر ان میں رہائش اختیار کی اس نے پشتو کو اپنی مادری زبان اختیار کرنے کو اپنا اعزاز سمجھا۔

"هر كه دركانِ نمك رفت نمك شدُ"

جنوب مشرقی افغانستان شمالی مغربی پاکستان (موجودہ خیبر پختونخواہ) میانوانی اور اٹک اضلاع اور بلوچستان میں پشتون علاقے ملا کر پختونخواہ علاقہ کہلاتا تھا۔ پشتون علماء ،مشائخ ،حکمران اور امراء کا پاکستان ،بنگلہ دیش ،بھارت اور افغانستان میں اسلام پھیلانے اور معاشرتی سماجی بہبودی لانے میں گراں قدر خدمات تھے اور ہیں۔

ہندوستان میں ذات پات (برہمن ،کشتری (فوج)،دیش (کسان بیوپاری) شودر (مزدور، خدمت گار) کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی مساوات روشنی پھیلاتے رہے۔ پشتون قوم کے اسلام کی تعلیمات کی اشاعت میں گراں قدر خدمات ہیں۔ پشتون اور اسلام لازم ملزوم ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پشتون وعدہ

شکنی کرے تو عوام الناس کہتے ہیں ۔''دَ پختونہ دَ'' یعنی یہ اسلامی کردار کے خلاف ہے۔

پشتون خطے کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں کی اصل آبادی اپنی پشتون سب کے سب مسلمان ہیں'' روئے زمین پر صرف پشتون کو یہ فخر حاصل ہے کہ کوئی پشتون اسلام قبول کیئے بغیر اُن کا فرد نہیں رہ سکتا۔ جو شخص اسلام سے نکلا پشتون برادری سے بھی خارج ہو گیا۔ مشہور مؤرخ امیر شکیب ارسلان اہل خطہ پشتون کے اسلامی کردار کو خراج تحسین ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔'' میری جان کی قسم اگر ساری دنیا میں اسلام کا فیض ڈوب جائے اور کہیں بھی زندگی کی رِفق باقی نہ رہے تو بھی کوہ ہمالیہ اور کوہ ہندوکش کے درمیان رہنے والوں میں اسلام زندہ رہے گا۔ اور اس کی عزت جوان رہے گی۔'' ملاحظہ ہو محمد شفیع صابر'' حیاتِ پیر باباؒ صفحہ نمبر ۱۹

ا۔ قیس عبدالرشید افغانی اصحابہ اجمعین

قیس / کیس افغانستان میں رہائش پذیر اسرائیلی نے حضرت محمد صلی اللہ علہ وسلم کا سن کر تقریباً ۷۶ گھوڑا سوار ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ منورہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سب نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ اسرائیل کا شہزادہ ہے۔ اس کے ذریعے میرا دین مشرق میں پھیلے گا۔ قیس / کیس کا نام عبدالرشیدؓ رکھ دیا۔ حضرت قیس عبدالرشیدؓ اور ان کے ساتھی اولین غیر عرب اور پشتون تھے۔ جنہوں نے حضورؐ کے دستِ مبارک سے اسلام

قبول کیا تھا۔

حضرت قیس عبدالرشیدؒ اور ان کے ساتھی اصحابہ کرامؓ واپس آ کر اپنی باقی زندگی اسلام کی خدمت میں گزاری۔

۲۔دلازاک

حضرت محمود غزنوی سومنات فتح کرنے کے بعد اپنا نائب اور کچھ لشکر وادی پشاور میں چھوڑ کر خود غزنی واپس ہوئے۔اس دوران راجہ جے پال دریا سندھ پار کر کے حملہ آور ہوا۔پشاور تک تین ماہ لڑائی جاری رہی۔مولانا شیخ یوسفؒ اور ان کے فرزند علی دلازاک اپنے اہلکاروں سمیت محمود غزنوی کے لشکر میں شامل ہوئے۔حضرت مولانا شیخ یوسفؒ دلازاک قریہ بغداد ضلع مردان میں لڑتے شہید ہوئے۔ان کا مزار بغداد کے قبرستان میں ہے۔حضرت علی دلازاکؒ نے لڑتے لڑتے چارسدہ میں شہادت کا پیالہ نوش کیا۔ان کا مزار چارسدہ کے قبرستان میں ہے جو بابا صاحب کے نام سے مشہور ہے۔عقیدت مندوں کی حاضری کا مرکز ہے۔حضرت معین الدین چشتیؒ نے ہندوستان جاتے حضرت علی المعروف بابا صاحب کے خانقاہ میں اولین چلّا کاٹنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

۳۔سڑبنی قیس/ کیس عبدالرشید

حضرت شیخ المشائخ مدیخ (مدیے) باباؒ قندھار سے آ کر ۳۹۲ھ محمود غزنوی کے لشکر میں مل کر جہاد میں شرکت کی۔وادئ پشاور میں رہائش اختیار کی۔پشتون علم

الانصاب میں ان کے شجرہ نسب حضرت قیس عبدالرشید سے ملتا ہے۔

۱۔ مدیخ (مدیے باباؒ)	۶۔ مند
۲۔ آبا	۷۔ خشے
۳۔ بایو	۸۔ کند
۴۔ اکو	۹۔ سٹر بن
۵۔ یوسف	۱۰۔ قیس عبدالرشیدؒ

۳۹۲ھ جہاد میں شامل ہونے کے بعد وادی پشاور میں رہائش پزید ہوئے۔

آپ کا مزار ضلع مردان میں موضع جلالہ عقیدت مندوں کی حاضری کا مرکز ہے۔

۴۔ حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم امان الارضؒ

ولادت: بلخ افغانستان

وفات: شام ۲۶۲ھ

تفصیل باب نمبر ۲۲ میں گزر چکی ہے۔

۵۔ حضرت سید کالاں گنج عالم بخاری شہیدؒ

پیدائش: ۳۸۶ھ

آپؒ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم فاضل شخصیت تھے۔ دین اسلام اور

اسلام کی تعلیم پھیلانے میں مشہور مبلغ گزرے ہیں۔حضرت سبکتگین غزنوی راجہ جے پال کے ساتھ جہاد میں شہید ہوئے۔ان کا مزار شریف دیر کے تالاش علاقہ میں ہے۔جو زیارت کلی کے نام سے مشہور ہے۔

۶۔حضرت مولانا شیخ سید علی الہجویری ابوالحسن علی ابن عثمان المعروف داتا گنج بخش لاہور

ولادت: ۳۹۵ھ غزنی افغانستان

وفات: ۴۶۵/۴۸۵ھ لاہور

آپ نے ابتدائی تعلیم غزنی میں حاصل کرنے کے بعد اسلامی مملکت خراسان،طوس،فرغانہ،ترکستان،کابل،دھران،ازربائیجان،سفر کے دوران برگزیدہ مشاہیر طریقت روحانی عرفانی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔حضرت ابوالفضل ابن الختلی الجنیدیؒ نے خلقہ خلافت عطا کیا۔ایک دن اپنے مرشد سے حکم ملا کہ فوراً لاہور پہنچے۔حضرت داتا گنج بخشؒ نے عرض کیا۔جناب لاہور کیسے جا سکتا ہوں؟ وہاں تو حضرت زنجانی دین اسلام کی اشاعت میں کوشاں ہیں۔

پیرومرشد کا حکم: بحث کی ضرورت نہیں ہے فوراً لاہور پہنچو۔پیرومرشد کے حکم سے لاہور داخل ہوتے ہی ایک جنازے میں شرکت کی اور معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت زنجانیؒ کا جنازہ تھا۔

حضرت داتا گنج بخشؒ نے باقی ساری عمر اسلام کی خدمت میں گزاری

تھی۔کثیر تعداد میں لوگ آپ کے نہایت پرُ اثر درس اور تبلیغ سے ہدایت دین اسلام میں پوری طرح داخل ہوتے رہتے ۔حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ جاتے وقت حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار پر چلے کے بعد اجمیر پہنچے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ کی مکتوبات

۱۔کشف المحجوب

۲۔دیوان

۳۔کتاب منا بقا

۴۔کشف الاسرار

۵۔البیان الوحل الیان

۶۔مہناج الدین

۷۔ایمان

۸۔فرق الفرق

۹۔بحرالقلوب

۱۰۔الربات بہ حق اللہ

۱۱۔راہ کلام

حضرت داتا گنج بخشؒ کی تمام مکتوبات فارسی اور عربی میں ہیں۔ ماسوائے کشف المحجوب (یہ اُردو زبان میں ہے) جس میں ادب اور اخلاق کا تذکرہ ظاہر

شریعت کے احکام طریقت معرفت، اسرار و رموز کا بیان ہے۔سب مکتوبات کا فارسی زبان سے دنیا کی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ کے ارشادات:

ا۔حنفی علماء علم اور معرفت میں فرق نہیں رکھتے۔یعنی جو علم وعمل رکھتا اور حال بھی اس نمونہ کا عالم اپنے حال ظاہر کرنے اور راز بیان کرے تو معرفت کہلاتا ہے۔اور اس قسم کے عالم کو عارف کہتے ہیں۔

۲۔عامل علماء: مست فقیر اور جاہل صوفیوں سے بچ کے رہنا۔

۳۔چار ایسی چیزیں ہیں جن کا بیان ضروری ہے۔

الف۔حرص: حاکم کو ظالم کرتا ہے۔

ب۔طمع: علماء کو فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے۔

ج۔رِیاء: زاہد پیر و مرشد فقیر کو منافقت میں مبتلا کرتا ہے۔

د۔نفسانی خواہشات کا غالب ہونا: رقص سرور عیش وعشرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۴۔تصوف فقیری درویشی بزرگی لباس پر انحصار نہیں رکھتا۔بلکہ عمل پر منحصر ہے۔اللہ کے نیک بندے عمل سے پہچانے جاتے ہیں نہ کہ لباس سے۔جو عقل اور سمجھ پر عمل کرنے والا ایمان ڈھونڈ لیتا ہے۔

۵۔جو حرص کی غلامی میں مدھیر چل پڑا تو وہ کفر اور گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۶۔دس چیزوں کی خوراک:

i۔توبہ ایسی چیز ہے جو گناہ کھا جاتی ہے۔

ii۔چغلی ایسی چیز ہے جو عمل کھا جاتی ہے۔

iii۔غم ایسی چیز ہے جو عمر کھا جاتی ہے۔

iv۔صدقہ ایسی چیز ہے جو بلا کھا جاتی ہے۔

v۔غصہ ایسی چیز ہے جو عقل کھا جاتی ہے۔

vi۔پشیمانی ایسی چیز ہے جو سخاوت کھا جاتی ہے۔

vii۔تکبر ایسی چیز ہے جو علم کھا جاتی ہے۔

viii۔نیکی ایسی چیز ہے جو بدی کھا جاتی ہے۔

ix۔جھوٹ ایسی چیز ہے جو رزق کھا جاتی ہے۔

x۔ظلم ایسی چیز ہے جو عدل کھا جاتی ہے۔

۷۔اتنا ہی علم فرض ہے جس پر انسان عمل کر سکے۔

۸۔انسان کے لئے سب سے مشکل کام اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے۔

۹۔جن بزرگوں کو عارف کہا جاتا ہے وہ لازماً عالم ہو۔عرفان بغیر علم کے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔لیکن ضروری نہیں ہے کہ عالم حافظ عارف بھی ہو۔یعنی عرفان کا مرتبہ علم حاصل کرنے کے بعد کا مرتبہ ہے۔جیسے کہ عرفان کے لئے ضروری ہے کہ وہ لازماً اول علم حاصل کرے۔اسی طرح عالم کو علم حاصل کرنا چاہیے کہ معرفت کا اونچا مرتبہ حاصل

کرے اور صحیح معنوں میں عالم بنے۔

۱۰۔رضا دو قسم کی ہیں۔ایک اللہ کی رضا اپنے بندے سے اور دوئم بندہ کی رضا اپنے اللہ تعالیٰ سے۔بندہ جب اللہ سے راضی ہو جاتا ہے اس کی نشانی کو یاد رہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہتا ہے۔تو اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔اور زیادہ سے زیادہ نیکی کی توفیق مل جاتی ہے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ نے جو اسلام کی ہندوستان میں اشاعت وعظمت ایک عظیم روحانی رابطے سے کی ہے۔اس عظیم فیض و برکت آستانہ سے حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین سنجریؒ نے چلہ کاٹ کر فیض حاصل کر کے عرض کہا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

نہ کاساں را پیرِ کامل کاملاں دا رہنما

۷۔خویشکی پشتون

حضرت شیخ الاسلام اتُو شوربانیؒ

ولادت: افغانستان

وفات: قصور ۱۰۵۵ھ

مولانا شیخ الاسلام کا اصل نام عطا اللہ تھا اور شیخ اتُو کے نام سے مشہور تھے۔تعلیم اپنے بزرگوں سے حاصل کی۔اپنے وقت کے برگزیدہ عالم فاضل درس وتدریس سے اسلام کی کوشاں کوشاں خدمت سے شیخ الاسلام کا مرتبہ حاصل کیا۔اپنے

وطن سے روانہ خراسان کے راستے چشت پہنچ کر حضرت مودود ثانی چشتیؒ کی خدمت میں کافی وقت گزار کر خلافت پر معمور ہوئے۔ چشت تا شہر قصور (پنجاب پاکستان) اسلام کی اشاعت کرتے تھے۔ حضرت شیخ مولانا اتُوؒ رہائش پذیر خویشکی پشتون کے مورث اعلیٰ تھے۔ ان کے چھ فرزند تھے۔

۱۔ شیخ ثناء اللہ میاں چنوں۔ ان کی نسل جلوزئی کے نام سے مشہور ہے۔

۲۔ حضرت شیخ میاں عارف اللہؒ۔ ان کی اولاد عارف زئی سے مشہور ہے۔

۳۔ حضرت شیخ میاں محمدؒ۔ ان کی اولاد کو محمد زئی سے پکارا جاتا ہے۔

۴۔ حضرت شہاب الدین المعروف شابن۔ مشابن زئی

۵۔ حضرت شیخ میاں ابراہیمؒ کی اولاد ابراہیم زئی کہلاتے ہیں۔

۶۔ حضرت شیخ محمد عیسیٰ خویشکی کی اولاد خشوزئی کہلاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ پشتون میں بزرگ اولیاء کی اولاد اکثر میاں صاحبان کہلاتے ہیں۔

مجموعہ شیخ الاسلام کی سب اولاد اتُو زئی کہلاتے ہیں۔

خویشکی پشتون چند صدیوں سے پنجاب (پاکستان) دین اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں۔

خویشکی قبیلہ ضلع نوشہرہ کے قصبہ ’’خویشکی‘‘ میں آباد ہیں۔

۸۔ حضرت خواجہ ابو احمد ابدالؒ

ولادت: چشت افغانستان

وفات: ۳۵۵ھ ہرات افغانستان

۹۔ حضرت خواجہ ابو محمد ناصر الدین چشتیؒ

ولادت: چشت افغانستان

وفات: ۴۱۱ھ چشت افغانستان

۱۰۔ حضرت خواجہ ابو محمد یوسفؒ

ولادت: چشت افغانستان

وفات: ۴۵۹ھ

۱۱۔ حضرت شیخ المشائخ نور الدین مبارک الغزنویؒ

ولادت: ۵۳۲ھ غزنی افغانستان

وفات: ۶۳۲ھ دہلی ہندوستان

حضرت شیخ المشائخ سید مبارک نور الدینؒ جناب شہاب الدین سہروردی غزنی کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ آپ حضرت زید بن حضرت علیؓ دوئم زین العابدین کی اولاد تھے۔ ہندوستان یعنی موجودہ بھارت، پاکستان اور بنگلا دیش کے علاقوں میں تعلیم اسلام کی اشاعت کی۔ ۵۸۹ھ میں دہلی میں رہائش پذیر ہوئے۔ ۶۳۲ھ دہلی میں اس دنیا سے چل بسے۔ مزار مبارک دہلی کے مشہور حوض شمسی میں ہے۔

۱۲۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ

ولادت: چشت ہرات افغانستان

وفات: ۶۱۱ھ چشت ہرات افغانستان

۱۳۔ حضرت شاہ عقیلؒ

ولادت: موضع کوکاں بخارہ افغانستان

وفات: ۷۴۲ھ

۱۴۔ حضرت شمس الدین صراحیؒ

ولادت: افغانستان

وفات: ۸۱۹ھ

۱۵۔ حضرت جلال الدین فروز شاہ بخاری سرخؒ

ولادت: ۵۹۰ھ اوچ بخارہ

وفات: ۶۹۰ھ اوچ سندھ پاکستان

بخارہ سے ہندوستان آ کر بکھر میں رہائش پذیر ہوئے۔ پھر بکھر سے اوچ سندھ اور دیوگرھ ایک محلّہ بخارہ آباد کیا۔ اس کا نام اوچ بخارہ رکھا۔ ان علاقوں میں آپ کی بدولت اسلام پھیلا۔ مبلغ اعظم روحانی عرفانی کا خاص مقام حاصل کیا۔ عاشق رسول اللہؐ صبر و رضا کے پیکر ہندوستان میں اسلام کی تعلیم پھیلانے میں جدوجہد کی۔

۱۶۔ حضرت اختیارالدین محمد بختیار خلجیؒ

۵۸۷ھ دہلی فتح کرنے کے بعد ۵۹۲ھ سے (۱۱۹۷ء) بنگال کے راجہ کو شکست دے کر بنگال قبضہ کیا۔ اوچ قبیلہ اسلام قبول کر کے جہاد میں بختیار خلجیؒ کے ساتھ شانہ بہ شانہ شرکت کی۔

حضرت بختیار خلجیؒ نے وقت علماء مشائخ کی مدد کرتے رہے۔ کثیر تعداد مسجد، مدرسے، دارالعلوم اور خانقاہ تعمیر کروائے۔ مشاہیر درس و تدریس اور تبلیغ کے ذریعے عوام کے کانوں میں کلمہ توحید اچھی طرح بیٹھانے سے شرک، ذات پات کی اونچ نیچ سے نالاں خلق نے خوشی خوشی اسلام قبول کیا۔ اسلامی مساوات انصاف زندگی بسر کرنے سے آرام کی سانس لی۔

۱۷۔ حضرت حیات الدین خلجیؒ

۱۸۔ حضرت علی فرداد خلجیؒ

انہوں نے اسلام کی روشنی برقرار رکھنے میں قصر نہیں چھوڑی۔ شرک اور ذات پات کے اندھیروں سے لوگوں کو نکال کر اسلامی مساوات اور انصاف کا جھنڈا بلند رکھا۔

۱۹۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

ولادت: ۸۱۷ھ

وفات: ۸۹۸ھ ہرات افغانستان

۲۰۔ حضرت شیخ احمد بن محمد المعروف شیخ احمد قندھاریؒ

ولادت: قندھار افغانستان

وفات: ۶۳۲ھ ملتان پاکستان

۲۱۔ حضرت یوسف گردیزیؒ

ولادت: ۴۶۲ھ گردیز

وفات: ۵۴۷ھ ملتان

۲۲۔ حضرت خواجہ شیخ زندنیؒ

ولادت: زندن بخارہ افغانستان

وفات: ۵۸۲ھ زندن بخارہ

۲۳۔ حضرت عثمان ہرونیؒ

ولادت: ہرون بخارہ افغانستان

وفات: ۶۱۷/۶۰۷ھ مکہ مکرمہ

۲۴۔ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ

ولادت: چرخ غزنی افغانستان

وفات: غزنی

(c) ketabton.com: The Digital Library

۲۵۔حضرت مخدوم شیخ عثمان لعل شہباز قلندرؒ

ولادت: ۵۷۲ھ مروّند ہرات افغانستان

وفات: ۶۷۳ھ سیون سندھ پاکستان

آپ امام جعفر صادق کی اولاد ہیں۔دینی تعلیم مروّند میں حاصل کی۔بہت زہین تھے جو پڑھتے از بر فرما لیتے۔

بیعت: حضرت ابراہیم باباؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف بیعت ہوئے۔ ایک سال مختلف مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خلقہ خلافت پر معمور ہوئے۔حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریہ ملتانیؒ کے خلیفہ بھی رہے۔شیخ منصورؒ کی خدمت میں بھی وقت گزارا۔سیاحت و روحانی کمال کے لئے ہندوستان کے کئی شہروں میں گھومتے رہے۔ مختلف بزرگوں کی صحبت سے مستفید رہے۔

طریقت: (سہروردیہ) شیخ صدرالدین عارف بن بہاؤالدین ذکریہ ملتانی کی مجلس سماں میں شرکت کرتے تھے۔سندھ میں قیام، سیر و سیاحت کرتے کرتے شاہ بوعلی قلندر پانی پتی کی خدمت میں گزارے۔

سندھ کے مشہور شہر سیون میں قیام: سیون کے جس محلّہ میں مقیم ہوئے وہ محلّہ بازاری عورتوں کا تھا۔آپ کی تشریف آوری کا پہلا اثر یہ ہوا کہ فحاشی کو پرہیزگاری میں تبدیل کردیا۔راہ ہدایت پر گناہگار لوگوں کے دلوں میں نیکی، سچائی اور محبت کی لگن پیدا کی۔ تقریباً پچاس ۵۰ سال سیون میں تبلیغ سے اسلام پھیلاتے رہے۔آخری عمر میں آپ

پر جذب وسُکر کی کیفیت طاری رہتی۔

شاعری: آپ کو شعر وسخن سے بھی دلچسپی تھی اور عثمان تخلص فرماتے تھے۔

زعشق دوست ہر ساعت دردن نارمی رقصم

گہے بر خاک سی غلطم گہے بر خارمی رقصم

بیا اے مطرب مجلس سماع ذوق را درده

کہ من از شادی وصلش قلندر دارمی رقصم

بشد بدنام اور عشقش بیا اے پارسا اکنوں

نمی ترسم زرسوائی بہر بازارمی رقصم!

مرا خلقے ہمی گوید گوا چیزیں چہ می رقصم

بدل داریم اسرارے از آں اسرارمی رقصم

منم عثمان مروّندی کہ یار خواجہ منصورم

ملامت می کند خلقے ومن بردارمی رقصم

۲۶۔حضرت جلال الدین محمد بلخی رومیؒ

ولادت: ۶۰۷ھ بلخ افغانستان

وفات: ۶۷۰ھ قونیہ ترکستان (ترکی)

والد ماجد: حضرت مولانا شیخ المشائخ بہاؤالدین ممتاز عالم فاضل تھے۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کرنے کے بعد حضرت برہان

الدین الترمذی سے مزید علوم حاصل کر کے حرب الپوّ شام میں حنفی سنی مکتب کے مدرسے حلاویہ سے حاصل کرنے کے بعد دمشق کے مدرسہ حضرت شیخ کمال الدین بن ندیم حلبی محدث ،فقیہہ مؤرخ کاتب اور ادیب سے فقیہہ تفسیر القرآن مجید،حدیث عربی زبان میں مہارت حاصل کی۔ یہ مدرسے وقت کے اعلیٰ بہترین دار العلوم تھے۔

کلسیری پرانی Calesera میں چالیس ۴۰ دن مراقبوں ،مجاہدوں ، ریاضتوں ،استغراق میں دن کو روزہ کے ساتھ گزارنے سے ظاہری ،باطنی ،روحانی درجات حاصل کر کے قونیہ میں مکمل رہائش اختیار کر لی۔درس وتبلیغ سے گمراہی کوختم کر کے لوگوں کوراہ راست پر لانا شروع کیا۔

آپ بہ عمر چونتیس ۳۴ سال ،اپنے وقت کے بے بدل دانش ور اُبھرے۔ بچے جوان بوڑھے دور دراز سے علم حاصل کرنے آتے تھے۔

حضرت شمس الدین تبریزی سے خلقہ خلافت بھی حاصل کیا۔ان ہی کے ساتھ جمالیاتی گھومنے کا آغاز کیا۔ اب بھی رواں دواں ہے۔آپ کے مزار پر رومی درویش ہمیشہ حاضر رہتے ہیں۔اور عوام الناس کی حاضری کا مرکز ہے۔

مولانا رومیؒ اپنے وقت کے بے بدل مدرس ،مبلغ ،مصنف ،زاہد پرہیز گار اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم شب بیدار صبر ورضا کے پیکر تھے۔

جولوگ آپ کے بستر مرگ کے وقت موجود تھے،ان سے کہنے لگے

ا۔مرگ جدائی نہیں بلکہ روح کی آزادی ہے۔ مجھے دفن کرتے

وقت نہ چلّانا نہ افسوس کرنا۔یہ تو میرے لئے خوشی کا موقع ہے۔خدا حافظ جدائی نہ کہنا۔مجھے قبر میں داخل کردیں یہ تو ایک ابدی پردہ جھلک ہے۔

۲۔جنازہ: میں ترک ،عرب،یونانی ،بچے ، جوان ، بوڑھے امیر،غریب،عالم فاضل ہر مکتبہ فکر کے لوگ تھے۔

یہودی اور عیسائی جنازہ کے آگے تورات اور انجیل پڑھتے نوحہ کرتے جاتے تھے۔ یہودی اور عیسائی سے پوچھا مسلمان کے جنازے میں شرکت کیوں کی؟انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے مولانا صاحب سے تورات اور انجیل کے زیادہ تر راز پائے جو ہمیں معلوم نہیں تھے۔اگر مولانا صاحب مسلمانوں کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ اور آواز تھے تو حضرت مولانا رومؒ ہمارے لئے وقت کے موسیٰ ،داؤد اور عیسیٰ تھے۔

تصنیف:ا۔مثنوی

۲۔دیوان حضرت شمس التبریزؒ

۳۔فقہ

۴۔مکاتب

۵۔مجلس حباء(خطبے واعظ)

شجرہ طریقت: (احمد افلا کی مناقب)

۱۔حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ

۲۔شیخ برہان الدین محقق الترمذیؒ

۳۔شیخ بہاؤالدین (والد ماجد حضرت مولانا رومؒ)

۴۔حضرت شیخ شمس الدین اسرامسیؒ

۵۔شیخ احمد خطیبیؒ

۶۔شیخ احمد غزالیؒ

۷۔شیخ ابوبکر طوسیؒ

۸۔شیخ محمد ذبجاجؒ

۹۔شیخ جنید بغدادیؒ

۱۰۔شیخ ابوالحسن قاری سقاطیؒ

۱۱۔شیخ فاروق الکرخیؒ

۱۲۔شیخ داؤد تاجؒ

۱۳۔شیخ حبیب الرجمیؒ

۱۴۔شیخ قسن تبصریؒ

۱۵۔سیدنا علی ابی طالبؓ

۱۶۔سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷۔خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیریؒ

ولادت: ۵۳۷ھ سنجر خراساں

وفات: ۶۳۳ھ اجمیر ہند

خلق اللہ کو شرک گمراہی ذات پات کے اندھیروں سے نکالنے اسلام کی روشنی پھیلانے کی خاطر اپنے ملک افغانستان کو چھوڑ کر ہندوستان روانہ ہوئے۔ راستے چارسدہ کے مقام پر ٹھہر کر حضرت علی بن یوسفؒ المعروف بابا صاحب کے مزار واقع چارسدہ کے طویل قبرستان میں چِلّا کاٹ کر لاہور پہنچ کر حضرت داتا گنج بخشؒ کے خانقاہ پر دوسرا چِلّا کاٹ کر اجمیر میں مکمل رہائش پذیر ہوئے۔

۲۸۔حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشیؒ

ولادت: ۵۸۳ھ اُوش ترکستان

وفات: مہرولّی دہلی ہندوستان

آپ حضرات خواجہ معین الدین چشتیؒ کے خلیفہ اول تھے۔سلطان شمس الدین التمش کے مرشد تھے۔اپنا ملک افغانستان چھوڑ کر دین اسلام کی روشنی پھیلانے کی خاطر ہندوستان تشریف لائے تھے۔

مکتوبات:

۱۔ دیوان غریب نواز

۲۔ دیوان خواجہ قطب الدین

۳۔ فوائد السالکین

۴۔ مثنوی میر نگر

۲۹۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

ولادت: ۵۸۴ھ علاقہ ملتان

وفات: ۶۶۴ھ پاکپتن

آپ کے والد ماجد ہرات افغانستان کے باشندے ہندوستان میں رہائش پذیر ہوئے۔ حضرت داتا گنج شکرؒ ظاہری علوم سے آراستہ ہونے کے بعد دہلی حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی خدمت میں وقت گزارنے کے بعد خرقہ خلافت چشتی حاصل کر کے پاکپتن باقی عمر اسلام کو پھیلانے میں گزاردی۔

خلیفہ: حضرت علاؤالدین علی احمد صابر کلیئر پیران سہارنپور ہندوستان حضرت نظام الدین اولیاء دہلی۔

۳۰۔حضرت نظام الدین اولیاءؒ

ولادت: ۶۳۴ھ بدایون افغانستان

وفات: ۷۲۵ھ دہلی ہندوستان

آپؒ حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے جلیل القدر مرید تھے۔ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد اسلام کی تبلیغ کی خاطر ہندوستان تشریف لائے تھے۔اور اپنے مرشد کی خدمت میں ہدایت کے مطابق خرقہ خلافت چشتی حاصل کرنے کے بعد پیر بھائی شاہ چن چراغ دہلی کی خدمت میں حاضری دی اور وہی باقی زندگی گزاردی۔

آپ کے مشہور لنگر میں ہزاروں لوگ روزانہ مستفید ہوتے تھے۔

۳۱۔حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ

ولادت: ۵۹۳ھ ہرات افغانستان

وفات: کلیئر پیران سہارنپور ہندستان

ظاہری علوم آبائی ملک میں حاصل کرنے کے بعد روحانی تعلیم کے لیے والدین علاؤالدین علی احمدؒ کے ساتھ پاکپتن آکر والدہ نے علاؤالدین علی احمدؒ کو اپنے بھائی فرید الدین مسعود کے حوالے کردیا۔

ایک برس کے بعد اپنے فرزند کو دیکھنے واپسی تشریف لائے۔حضرت علاؤالدین علی احمد کولاغر بدن کمزور پا کر حیران والدہ نے اپنے بھائی سے شکایت کی۔ حضرت گنج شکرؒ نے اپنے بھانجے کو بلایا۔اس کو لاغر دیکھ کر حیران کن ماموں نے پوچھا کہ میں نے تم کولنگر حوالے کیا ہے۔حضرت علاؤالدین علی احمدؒ کا جواب آپؒ نے لنگر کو حوالے کر دیا ہے۔مگر کھانے کی اجازت نہیں دی۔کھیتوں سے جنگلی سبزی سے گزارا کرتا رہا۔حضرت گنج شکرؒ نے کہا صابر بیٹے آئندہ لنگر سے کھانا کھایا کرو۔کچھ عرصہ بعد آپ نے ماموں (پیرومرشد) گنج شکرؒ کو خرقہ خلافت کے لئے عرض کیا۔اور دہلی شہر میں مقیم ہونے کی اجازت مانگی۔پیرومرشد نے سوچا کہ اس کو مشہور شہر دہلی کی اجازت دوں تو مرید نظام الدین سوچے گا بھانجا ہے اس لئے دہلی عطا کیا۔مگر علاؤالدین علی احمدؒ کے اسرار پر خط دے کر دہلی بھیجا۔علاؤالدین علی احمدؒ شام کے وقت دہلی پہنچے۔خط شاہ چمن چراغ کو پیش کیا۔جنہوں نے کہا کہ اندھیرا ہے لہٰذا صبح دیکھیں گے۔حضرت علاؤالدین احمد جلالی طبیعت والے نے اپنی انگلی دہن میں ڈال کر روشن نکالی۔شاہ چمن چراغ نے دو انگلیاں دہن میں ڈال کر روشنی نکالی اور غصہ ہو کر خط پھاڑ دیا اور بولے کہ میں آپ کو نہیں سنبھال سکتا۔

قصہ مختصر پیر و مرشد نے کلیئر پیران سہارنپور کے لئے خلافت پر معمور کیا۔

آپ کا صرف ایک خلیفہ حضرت شمس الدین تُرک تھا۔

۳۲۔ حضرت شمس الدین تُرک پانی پتیؒ

ولادت: ترکستان

وفات: ۷۳۶ھ پانی پت ہندوستان

اسم گرامی شمس الدین اور لقب شمس العرض الاولیاء۔ تعلیم ماورالنہر بزرگوں سے حاصل کرنے کے بعد تالاش حق میں طویل سفر کیا اور ہندوستان تشریف لائے۔ حضرت گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضری دی۔ آپؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ ان کے حکم سے کلیئر پیران تشریف لائے۔ حضرت علاؤالدین صابرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست مبارک پر بیعت کی۔ طریقت چشتی صابری کے سخت ریاضتوں، مجاہدوں سے گزر کر خرقہ خلافت حاصل کی۔ اور پیر و مرشد نے لقب ''شمس العرض'' سے نوازا۔ روحانیت میں اونچے درجہ کا مقام حاصل کیا۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مطیع شریعت زاہد متقی تھے۔

۳۳۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولی بلخیؒ

ولادت: ۷۷۶ھ ردولی ہندوستان

وفات: ۸۳۷ھ ردولی ہندوستان

آپ کے بزرگ بلخ افغانستان سے آکر ردولی میں رہائش پذیر ہوئے۔

۳۴۔ حضرت خواجہ رضی الدین محمد باقی باللہؒ

ولادت: ۹۷۱ھ کابل

وفات: ۱۰۱۲ھ کوٹلہ فروزشاہ دہلی ہندوستان

تعلیم: حافظ قرآن المجید

ابتدائی تعلیم حضرت مولانا محمد صادق حلوائی کابل کے مشہور عالم فاضل سے حاصل کی۔ علم کے لئے بخارہ، بلخ بدخشاں میں مقیم ہوئے۔ تیس ۳۰ سال کی عمر میں عالم فاضل کی شہرت حاصل کی۔ آپؒ اللہ کی یاد میں اکثر مراقبہ میں رہتے تھے۔

بیعت: حضرت خواجہ امکنگی سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

مرید کثیر تعداد مگر حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندی آپ کے ممتاز خلیفہ تھے۔

۳۵۔حضرت جلال الدین بخاری مخدوم جہان گذشتؒ

ولادت: ۷۰۷ھ افغانستان

وفات: ۸۷۵ھ اُوچ بخارہ

۳۶۔حضرت جلال الدین الفاروق بلخی تھانسیریؒ

ولادت: بلخ افغانستان

وفات: ۹۸۹ھ تھانسیر ہندوستان

سخت مجاہدوں ریاضتوں کے بعد حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی نے خلقہ خلافت پرنوازا۔حضرت جلال الدین محمد الفاروق ہمیشہ استغراق میں رہتے۔نماز کے وقت ہوش میں آتے۔

حضرت عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کے والد ماجد حضرت غازی شاہ باباؒ آپ کے پیر بھائی تھے۔اپنے والد ماجد کی ہدایت پر حضرت جلال الدین محمد الفاروق بلخی تھانسیریؒ کی خدمت میں رہے۔سخت مجاہدوں ریاضتوں سے گزر کر سلسلہ چشتی صابری میں خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔

۳۷۔حضرت نظام الدین بلخی تھانسیریؒ

ولادت: تھانسیر

شہنشاہ جہانگیر کی اکبری دین الٰہی کے پابند گمراہانہ ماحول کو فروغ دینے کے خلاف بے شمار علماء اور مشائخ نے مخالفت کرنے سے ملک بدر کئے گئے۔مکہ مدینہ میں رہائش کے بعد واپس اپنے وطن بلخ افغانستان

۳۸۔حضرت سید ابوالفتح کمباچی بلخی تھانسیریؒ

آپ اپنے مرید پیر بھائی اور مرشد نظام الدین بلخی تھانسیری کے ساتھ ملک بدر ہو کر مکہ مکرمہ مدینہ منورہ رہائش کے بعد اپنے آبائی ملک بلخ میں باقی عمر گزاری۔

ان دونوں کا تفصیلی تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

۳۹۔حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ

ولادت: اُوچ بخارہ افغانستان

وفات: ۹۸۹ھ ملتان

۴۰۔حضرت محمود انجیرؒ

ولادت: انجیر فعنہً بخارہ افغانستان

وفات: ۷۱۷ھ انجیر فعنہً بخارہ افغانستان

۴۱۔ حضرت خواجہ عزیزان رامیتیؒ

ولادت: رامیت بخارہ افغانستان

وفات: ۷۱۵ھ شہر خوارزم افغانستان

۴۲۔ حضرت امام الطریقہ بہاؤالدین نقشبندیؒ

ولادت: ۷۱۸ھ قصر عارفاں بخارہ افغانستان

وفات: ۷۹۱ھ قصر عارفاں بخارہ افغانستان

۴۳۔ حضرت مولانا بابا سماسیؒ

ولادت: سماس بخارہ افغانستان

وفات: ۷۵۵ھ سماس بخارہ افغانستان

۴۴۔ حضرت ناصرالدین احرارؒ

ولادت: ۸۰۶ھ باغستان، تاشقند

وفات: ۸۹۵

۴۵۔ حضرت مولانا زاہد وخشیؒ

ولادت: وخش، ملک حصار افغانستان

وفات: ۹۷۰ھ وخش، ملک حصار

۴۶۔حضرت مولانا درویش محمدؒ

ولادت: موضع وخش افغانستان

وفات: ۹۷۰ھ اسفر علاقہ افغانستان

۴۷۔حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا صاحبؒ

ولادت: ۹۰۸ھ خواجہ علطان قندوز، افغانستان

وفات: ۹۹۱ھ گدانی زئی بونیر سوات

حضرت سید علی ترمذی بخاری المعروف پیر باباؒ بونیر شہنشاہ معارفت چشتی نظامی قادری اور سہرودی میں خرقہ خلافت حاصل کیا۔آپ ہمراہ اخوند درویزہ باباؒ نے پیر انصار تاریکی کی تحریک کے خلاف جدوجہد میں شریک تھے۔

۴۸۔حضرت شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ

ولادت: ۹ سفر المظفر ۹۳۷ھ موضع ترکئی ضلع صوابی

وفات: ۲۷ رجب ۱۰۴۰ھ مصری پورہ اکبر پورہ ضلع نوشہرہ

موضع اکبر پورہ سے گمراہی، بدعتی، فسق، فجوری ماحول اور موجودہ خیبر پختونخواہ کے کوہستانوں سے کفر مٹا کر اسلام کا چراغ قائم دائم رکھا ہے۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد سرہندیؒ کے ہمراہ اکبری دین الٰہی بدعتی شرک کو ختم کر کے

رسول اللہ محمدؐ سے اہل سنت والجماعت کا چراغ روشن رواں دواں رکھا۔

۴۹۔ حضرت خواجہ شمس الدین قلالؒ

ولادت: سوخار بخارہ

وفات: ۷۷۲ھ سوخار بخارہ

۵۰۔ حضرت محمد اسماعیل غوریؒ

ولادت: ۹۹۶ھ پشاور

وفات: ۱۱۱۱ھ پشاور

وادئ پشاور کے مشاہیر میں اونچا درجہ بزرگ تھا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد معرفت کا فیض حاصل کرنے کیلئے سیاحت حرمین شریفین کربلا بغداد شریف کے بزرگ مشائخ عارف کی صحبت حاصل کی۔ چاروں طریقت چشتی قادری، سہرودی اور نقشبندی کے مشائخ سے فیض حاصل کرنے سے واپس لاہور تشریف لائے۔ یہاں مزنگ نامی مقام میں شیخ سعدی بخاری لاہوری سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حضرت سیدنا آدم بنوری کے ساتھ ۱۰۴۰ھ تا ۱۰۴۳ھ لاہور میں گزارے۔ مسجد مہابت خان، پشاور میں ذکر وریاضت میں مشغول۔ مزار مبارک سرکی تھانہ کے ساتھ متنی روڈ پر واقع ہے۔

۵۱۔قیص عبدالرشید چمکنی پشتون

حضرت غوث الزمان میاں محمد عمر چمکنیؒ

ولادت: ۱۰۸۴ھ فرید آباد پنجاب ہندوستان

وفات: ۱۱۹۰ھ چمکنی پشاور

حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ کے دادا جان حضرت کلاں خان وقت کے صاحب طریقت عالم فاضل تھے۔شہنشاہ شاہجہان نے ان کو سیداں علاقہ برلب دریا راوی لاہور کے نزدیک جاگیر دی تھی۔اس میں قریہ فرید آباد تعمیر کیا۔جہاں میاں محمد عمر کی پیدائش ہوئی۔وہاں پر ابتدائی تعلیم حاصل کر کے اپنے آباؤ اجداد کے ملک کے علماء عرفانی بزرگوں کی خدمت کرنے سے روحانی عرفانی اعلیٰ درجات چشتی صابری قادری اور نقشبندی حاصل کیے۔

آپ کے اساتذہ میں شیخ المشائخ مولانا محمد یونس گیلانی داماد حضرت اخون پنجو باباؒ ،حضرت میاں فریدالدین المعروف شیخ فرید فرزند پنجم حضرت اخون پنجو باباؒ ، حضرت دریخان بابا چمکنیؒ روحانی عرفانی درجات حاصل کیئے۔حضرت غازی احمد شاہ ابدالی درانی والئی افغانستان آپ کے خلیفہ اعلیٰ پانی پت کی تیسری لڑائی میں فتح۔سکھ حکمرانوں کے ظلم وستم سے مسلمانوں کو جو زد پہنچا تھا۔اس کو مٹا دیا گیا۔کوہستان باجوڑ

میں میاں محمد چمکنیؒ کے درس وتدریس کے اثرات سے کثیر تعداد لوگ مستفید ہوئے۔

آپ نے اپنی تصنیف میں اپنے آپ کو حضرت یعقوب اسرائیلؑ کی اولاد لکھا ہے۔

''محمد عمر ابن ابراھیم خان ابن کلاں خان ابن فقیر خان ابن موسیٰ ابن عیسیٰ ابن ترک ابن حشے ابن سرشون ابن سڑس اور پھر اپنا نسب حضرت یعقوب اسرائیلی تک پہنچایا ہے۔''

بنی اسرائیل میں افغنہ بابا نسبت سے اپنے آپ کو افغان بنی افغنہ میں قیس عبدالرشید باباؒ کی اولاد لکھا ہے۔

۵۲۔حضرت مولانا شیخ اخوند محمد پہلواڑیؒ

ولادت: ۱۰۵ اھ پہلواڑ ضلع مردان

وفات: ۱۹۵ اھ مصطفیٰ آباد رامپور ہندوستان

حضرت اللہ داد موضع اللہ ڈھنڈ ڈھیری مردان (مرید حضرت مولانا شیخ اخوند سالاک ترک غازی) سے چشتی صابری اور سہروردی سے فیضیاب ہوئے۔

۱۷۵ اھ پہلواڑ سے ہندوستان کے مشہور شہر مصطفیٰ آباد (رام پور) میں مقیم ہوکر دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت میں باقی عمر گزاری۔مزار شریف محلّہ پہلواڑ کے نام سے مشہور رہوا۔

۵۳۔ حضرت مولانا شیخ عبدالغفور شیدو سواتؒ

اسلامیہ کالج پشاور کے نزدیک ''میرا'' تہکال میں سکھوں کے خلاف شرکت کی۔ سکھوں کو نکال کر مالاکنڈ میں انگریزوں کو ملک سے نکالنے میں بھی جہاد کیا۔ جہاد میں آپؒ کے جلیل القدر مرید مولانا شیخ نجم الدین المعروف ھڈے ملا صاحب بھی شریک تھے۔

۵۴۔ حضرت عبدالوہاب المعروف مانکی باباؒ

ولادت: ۱۲۲۲ھ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

وفات: ۱۳۲۲ھ مانکی شریف ضلع نوشہرہ

آپؒ حافظ عبدالغفور شیدو سوات کے نامور مرید تھے۔ اسلام کی تعلیم پھیلانے میں دور دراز دکن، حیدرآباد، ہندوستان تک مرید شامل تھے۔

۵۵۔ حضرت شیخ نجم الدین المعروف ھڈے بابا غزنویؒ

آپ حضرت مولانا حافظ عبدالغفورؒ شیدو سوات کے ممتاز خلیفہ تھے۔ پیر و مرشد سے مل کر انگریزوں کے خلاف مالاکنڈ جہاد میں شرکت کی۔

۵۶۔حضرت حاجی صاحب تُرنگزئیؒ

حضرت شیخ نجم الدین ھڈے باباؒ کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔اسلام کی خدمت میں تاوفات انگریزوں کے خلاف جہاد کرتے رہے۔وادئ پشاور کے عوام الناس میں مقبول بزرگ یاد کیے جاتے ہیں۔

۵۷۔حضرت سید عبدالحکیم بخاریؒ

ولادت: ۱۱۵۵ھ پشاور

وفات: ۱۲۳۶ھ گجرگھڑی، ضلع مرادن

الحسینی سید حضرت سید جلال الدین حسن المعروف مخدوم جہانیاں جہانگشت بخاری کی پانچویں پشت میں نواسے ہیں۔اپنے والد ماجد سید یار محمد عالم فاضل اور حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ سے تعلیم حاصل کی۔علوم ظاہری میں درجہ کمال حاصل کرنے کے بعد روحانی عرفانی اپنے استاد محترم میاں محمد عمر چمکنیؒ سے فیض اور خرقہ خلافت حاصل کی۔اپنے پیرومرشد حضرت عمر چمکنیؒ کی ہدایت پر دارالعلوم گجرگڑھی میں درس وتبلیغ میں مصروف رہے۔

۵۸۔حضرت خواجہ عیسیٰ ولیؒ

ولادت: گنڈاپور ڈیرہ اسماعیل خان

وفات: گنڈاپور ڈیرہ اسماعیل خان

۵۹۔حضرت بابا فیضی محمد فیض اللہ خانؒ

ولادت: ۱۱۷۹ھ تیزئی تیرا ضلع خیبر

وفات: ۱۲۴۵ھ تیزئی تیرا ضلع خیبر

۶۰۔حضرت خواجہ محمد سلمان طونسیؒ

ولادت: ۱۱۷۹ھ گڑھ گوچی ضلع کوہاٹ

وفات: ۱۲۶۷ھ طونسہ شریف

آپؒ احمدزئی وزیر پشتون تھے۔حضرت نور محمد مہاوادیؒ سے چشتی نظامی میں بیعت کی۔مرشد کے حکم پر طونسہ میں درس وتدریس کی ابتداء کی۔اور کثیر تعداد مرید چھوڑے۔

مشہور مرید:

۱۔حضرت خواجہ محمد علی المعروف حافظ محترم علی، حیدرآباد دکن ہندوستان۔

۲۔خواجہ نور محمد علی المعروف پیر مکھڈ۔

۳۔حضرت امام المتوکل المعروف شیخ جیونؒ

۴۔حضرت خواجہ میر فضل علیؒ۔

۵۔حضرت خواجہ شمس الدین المعروف پیر صاحب سیال

۶۱۔حضرت مولانا سید محمد امیرؒ

ولادت: ۱۲۱۰ھ کوٹھا ضلع صوابی

وفات: ۱۲۹۴ھ کوٹھا ضلع صوابی

آپ پشاور کے ممتاز بزرگ گزرے ہیں۔

نوٹ: سلسلہ طریقت حضرت حافظ عبدالغفور محمد عمرزئی محمد صدیق بشونئ بونیر سوات، حضرت مومن ماشوگگر، حضرت شیخ حبیب پشاوری اخون پنجو باباؒ کے پسر پنجم حضرت فریدالدین المعروف شیخ فرید بندی باباؒ اجمیری۔ان تمام ذکر کردہ بزرگوں کی بھارت (ہند) بنگلا دیش اور پاکستان میں اسلام پھیلانے میں نمایاں خدمات وفیوضیات ہیں۔

۶۲۔امام المشائخ حضرت فقیر محمد رضا نوحانی زکوڑیؒ

ولادت: غزنی افغانستان

وفات: ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۷۳ھ موضع زکوڑی ڈھیرہ اسماعیل خان

تعلیم: ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد پیر شیخ احمد خانؒ عارف و بلند مرتبہ ولی سے حاصل کرنے کے بعد اپنے زمانے کے معروف علماء سے علوم دینیہ کی تکمیل سے منور ہوئے۔ محبّ الٰہی سے سرشار عارف کی تلاش پشاور شہر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی اولاد حضرت شیخ فضل احمد فاروقی المعروف شیخ جیوؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت حاصل کر کے نو ۹ برس اپنے مرشد کی خدمت میں رہنے سے سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کی بدولت خلقہ خلافت حاصل کرنے سے موضع زکوڑی شریف ڈھیرہ اسماعیل خان میں مقیم ۔ برصغیر، جنوبی الیشیاء اور افغانستان میں مخلوق کو درس وہدایت فیضیاب کرتے رہے۔

نوٹ: حضرت جیوؒ کا مزار پشاور شہر علاقہ یکہ توت منڈہ بیری سے سڑک شمال جاتے ہوئے مغرب کی طرف سڑک کنارے نیچے کوچے میں ہے۔

۶۳۔سرسید احمد خان

پیدائش: اکتوبر ۱۸۱۷ء امرتسر ہندوستان

وفات: مارچ ۱۸۹۸ء امرتسر

سرسید احمد خان کا دیندار گھرانے سے تعلق تھا۔خود سرسید احمد خان نہایت تقویٰ دار عالم فاضل پشتون گھرانے کا شہرت یافتہ فرد تھا۔۱۸۵۷ء کے جنگ آزادی کے خلاف برطانوی حکمران سے شکست کے بعد خستہ حالت میں مسلمان عوام میں سرسید احمد خان نے زندگی کی نئی روح پھونکنے سے بیدار کیا۔علی گڑھ مسلم کالج کی بنیاد رکھنے سے مسلمان قوم کو تعلیم کی روشنی سے آراستہ کمر بستہ کیا۔برصغیر،جنوبی الیشیاء کے مسلمان قوم کے محسن ''سرسید احمد خان'' کو قدر و عزت سے یاد کیا جاتا ہے۔

۶۴۔علامہ حافظ سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ

پیدائش: ۱۸۹۲ء امرتسر ہندوستان

وفات: ۱۹۶۱ء امرتسر

آپ حافظ قرآن عالم فاضل ایک تقویٰ دار گھرانے کے شہرت یافتہ فرد تھے۔اسلام پھیلانے اور انگریزوں سے ملک آزاد کرانے کی خاطر ''تحریک احرار'' جان فشانی سے چلائی جیلوں کی سختیاں برداشت کیں۔آپ کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

٦۵۔سید اکبر شاہ ترندیؒ

سید اکبر شاہ ترندیؒ نے سکھوں کی نہایت ظالمانہ حکومت کو پشتون خطے سے مکمل صفایہ کر کے ہند میں ان کی طاقت کوزاول پذیر کر کے چھوڑا۔

٦٦۔ سید جلال الدین افغانی ترندیؒ

ولادت: ۱۲۵۴ھ ۱۸۳۸ءسید آباد افغانستان

وفات: ایران، دفن ترکی ۱۹ مارچ ۱۸۹۷ء

ہم وطنوں کے اسرار پران کی نقش کو پشاور اور پھر وہاں سے کابل ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء علی آباد میں دوبارہ سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت جلال الدین افغانیؒ کے پیش نظر دو مقاصد تھے اولین مسلمان عوام کو اغیار کی غلامی سے نجات دلانا۔ دوسرا مقصد دن رات یہی دھن تھی کہ مسلمانوں کے زاول پذیر معاشرے کو اسلامی انقلاب سے روشناس کرنا۔

اتحادِ اسلامی کے سب سے بڑے علمبر دار تھے اسلامی ملکوں میں کافروں کی کارستانیوں اور حکمت عملی کو بے نقاب کیا جاتا تھا۔ اُنھوں نے اپنی تحریر اور گذشت سے سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگایا اور اپنے شاندار اور عظیم ماضی سے روشناس کرایا۔ اسلام کی زرین اصولوں کی تبلیغ کی جن پر عمل پیرا ہو کر مسلمان دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی قوت اور شوکت حاصل کر سکتے ہیں۔

جلال الدین افغانیؒ نے جہاں دشمنان اسلام کی خبر لی وہیں ان مسلمان

حکومتوں اور حکمرانوں پر بھی شدید نکتہ چینی کی جو یورپی حکومتوں کے آلہ کار بنے ہوئے تھے۔ جلال الدین افغانیؒ کی کوششوں کے بدولت ایران، مصر اور ترکی میں سچی اسلامی بیداری پیدا ہوئی۔ لوگ مطلق العنائیت کو ناپسند کرنے لگے اور جموریت کی سربلندی اور فلاح و بہبودی کو اپنی منزل مقصود سمجھنے لگے۔ ان مقاصد کی خاطر برطانیہ، امریکہ اور وسط ایشیاء میں گذشت و تبلیغ کرتے رہے۔

(ملاحظہ ہو محمد شفیع صابر ''حیاتِ پیر باباؒ صفحہ ۳۴ تا ۳۸)

۶۷۔ علامہ عنایت اللہ خان المشرقی

پیدائش: ۱۸۸۸ء امرتسر ہندوستان

وفات: ۱۹۶۳ء لاہور پاکستان

اُردو، فارسی، عربی اور انگریزی پر عبور حاصل تھا۔ اُونچا درجہ عالم فاضل اور اُردو میں شاعر اور مصنف ملک کو انگریزوں سے آزاد کرانے کی خاطر خاکسار تحریک ہندوستان کے طول و عرض چلائی۔ قیدوں کی سختیاں جھلیں۔

نہایت ہی ذہین ۱۹۰۷ء بہ عمر اٹھارہ برس پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے ریاضی کی ڈگری حاصل کرنے سے سب پہلے ریکارڈ توڑے۔ کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ میں ''ٹرائی پوز'' چھ ۶ سالہ کورس کو دو ۲ برس میں حاصل کرنے سے تمام سابقہ ریکارڈ توڑنے سے انعام حاصل کیا۔

۱۹۱۷ء بہ عمر تیس ۳۰ برس اسلامیہ کالج پشاور کے پرنسپل سیکرٹری حکومت (انڈیا) ہندوستان مقرر۔ آخر کار انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لئے خاکسار تحریک ہندوستان کے طول وعرض میں چلائی۔ جس تیزی سے تحریک ابھری تھی اس ہی تیزی سے خوفزدہ حکومت برطانیہ سے تحریک کو کچل دیا۔

تصنیف:

۱۔تذکرہ (اخوت)	۲۔اشیارات	۳۔قول فعل
۴۔مقالات	۵۔حریم غیب	۶۔دِہ الباب
۷۔ارمغان	۸۔حدیث الفرقان	۹۔تلمکہ اول، دوئم

۱۰۔سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حکمران و سائنس دان

ا۔ سلطان محمود غزنوی ۳۹۱ھ سومنات فتح کر کے وادیٔ پشاور میں اپنا نائب مقرر کر کے خود واپس غزنی افغانستان میں مقیم ہو گئے۔ راجہ جے پال کے ساتھ مقابلہ کے علاوہ جہادوں میں مندرجہ ذیل پشتون قبیلوں کی مدد سے کامیابیاں حاصل ہوئی۔

ا۔ مالک خانو

۲۔ مالک مامون

۳۔ مالک دازد

۴۔ مالک لبجلی

۵۔ مالک احمد

۶۔ مالک محمود

۷۔ مالک عارف

تشریح

پشتون قبائل افغانستان سے پشاور میں تین مرحلوں میں آکر رہائش پذیر ہوئے۔

۱۔ ۳۹۱۔۳۹۲ھ کی جہادوں میں شمولیت

۲۔ سلطان شہاب الدین المعروف معذالدین محمد سامکی کی پہلی ۴۰۰ھ جہاد کے بعد باجوڑ میں آباد ہوئے۔

۳۔ تیسری مرتبہ نقل وحرکت الفشاں قلات غزنی کابل کے راستے شیخ ملی کے راستے اور مالک احمد کی سربراہی میں پشاور وادیٔ میں رہائش پذیر ہوئے۔

کثیر تعداد پشتون علماء اور مشائخ اور عوام قبائل جہادوں سے ہندوستان میں اسلامی مملکت کی بنیاد ڈالی ۔اورشرک گمراہی فسق فجور، ذات پات کے اندھیروں میں ڈھوبے ہندو معاشرے کو اسلام کے مساوات اور انصاف کی روشنی میں داخل کیا۔جو بھی ان علاقوں میں مقیم ہوا اس نے اس غیور قوم کی زبان، رہن سہن ور ثقافت کو اپنایا اور اپنے آپ کو پشتون سمجھا۔

حضرت شہاب الدین غوری نے مکمل طور پر ہندوستان میں اسلامی مملکت کی بنیاد ۱۰۰۱ھ میں ڈالی ۔اور پشتون قبائل کو یک جہد کر کے آباد کیا۔حضرت شہاب الدین غوری کے بعد حکمران اسلام کی شمع کو مزید روشن کرتے رہے۔ مساجد، درس وتدریس اور تبلیغ ہدایت کے لئے دارالعلوم کی قیام علماء اور مشائخ کے لئے رہائش

گاہیں بنوائیں۔ایک عظیم دارالعلوم کی بنیاد سب سے اول نہایت بلند مینار تعمیر کی تاکہ دور دراز لوگوں کو اذان تبلیغ کی آواز پہنچے۔ یہ قطب مینار کے نام سے آج تک مشہور ہے مگر بدقسمتی سے حضرت قطب الدین ایبک پولو کھیلتے ہوئے گر کر اس دنیا سے چل بسنے سے ان کا خواب عظیم دارالعلوم تعمیر کرنا ادھورا رہ گیا۔حضرت قطب الدین ایبک کے بعد خاندان غلامان کے مشہور حکمران کافی عرصہ بااقتدار رہے۔جن میں التمش ،رضیہ سلطانہ اور بلبن سرفہرست ہیں۔التمش کی تقویٰ داری دیکھئے کہ اپنے پیر و مرشد حضرت بختیار کاکی اُوشیؒ دہلی کے جنازہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے اور گھوڑے سے اتر کر کہا کہ جنازے کا وقت تو ہوا چکا ہے۔کثیر تعداد علماء اور مشائخ اور سارے ہجوم میں سے کسی نے جواب دیا کہ حضور بختیارؒ کی شرط پر اس مجمع میں کوئی بھی نہیں پورا اترتا۔شرط عصر نماز میں سنت رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قضاء نہ کی ہو اور کسی قسم کا حرام کام نہ کیا ہو۔

التمش دھیمی آواز میں بولے اچھا تو پھر آج میں ظاہر ہو جاتا ہوں اور چونکہ وہ بختیارؒ کی شرط پر پورا اُترتے تھے لہٰذا جنازہ کی امامت فرمائی۔اور دعا کے بعد واپس چلے گئے۔سلطان بلبن ایک عظیم نڈر اور تقویٰ دار حکمران تھے۔رضیہ سلطان ایک بہادر،سخت گیر اور دنیائے اسلام کی اولین مسلمان خاتون حکمران گزری ہیں۔

سلاطین خاندان غلامان کے بعد تغلق،خلجی،لودھی اور سُوری خاندان حکمران

تھے۔ بادشاہ فروز شاہ تغلق کی تقویٰ داری اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ وہ ٹوپیاں تیار کر کے گھر کا خرچہ پورا کرتے تھے۔ سوچنے کی بات ہے کہ کتنی تنگ دستی سے گھر کا خرچہ پورا ہوتا ہوگا۔ اپنی رعایہ کی بہبود و آرام اور انصاف کا کتنا فکرمند اور غم خوار رہا ہوگا۔ اس نے عوام کی اقتصادی بہبود کے لئے پنجاب میں اولین نہر تعمیر کروائی۔ پشتون صلاح کل نے عوام کو ذات پات و نسل پرستی اور ظلم و تشدد کے اندھیروں سے بھی نکالا۔

حضرت جلال الدین خلجیؒ نڈر سخت گیر مگر ہر دل عزیز سلطنت کے کونے کونے سے اپنے آپ کو آگاہ رکھنے۔ اور دور دور تک پہنچنے والا حکمران تھا۔ سلطان ابراہیم لودھی کا اندازہ اس سے لگائیں کہ ظہیر الدین بابر کا ہندوستان پر حملہ کرنے میں اس کے خلاف لڑائی میں اپنے پیرومرشد حضرت مولانا شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے بھی ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑے تھے۔ مغلوں نے ممتاز بزرگ حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ کے سر کی پگڑی ان کے گلے میں ڈال کر کھینچتے کھینچتے بے سروسامان دہلی پہنچ کر چھوڑ دیا۔ اس کے برعکس ظہیر الدین بابر کی ہمیشہ برلب تھی۔ ''بابر بہ عیش کوش۔ عالم دوبارہ نیست۔''

ظہیر الدین بابر کے بعد ان کا فرزند ہمایوں بادشاہ ہوا۔ ۱۵۳۹ء شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر ایران میں شاہ طھماسب کے ہاں پناہ لی۔ شیر شاہ دنیا کے عظیم

الشان بادشاہوں میں ایک چمکتا ستارہ تھا۔شیر شاہ سوری نے دہلی کا تخت حاصل کر کے اصلاحات شروع کیں۔امن کے دلدادہ تھے۔

۱۔خیبر تا کلکتہ سڑک بنوائی۔

۲۔سڑک کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگوائے۔

۳۔عوام اور قافلوں کی سہولت کی خاطر سڑک کے کنارے جگہ جگہ سرائے اور پانی کے کنویں تعمیر کیئے۔

۴۔بچوں،مستورات اور بوڑھوں کے امن و امان کا خیال رکھنا ضروری ٹھہرایا۔

۵۔مالی اور انتظامی اصلاحات رائج کیئے جو مغلوں،انگریزوں نے برقرار رکھے۔

۶۔آزادی کے بعد موجودہ بھارت،پاکستان اور بنگلا دیش نے بھی شیر شاہ سوری کے اصلاحات اپنائے ہیں۔

حضرت محمدؐ کے اہل السنّت والجماعت کے چراغ کو مزید روشن کیا۔یہ سب کچھ ۶ (چھ) برس کے قلیل عرصہ میں حاصل کر کے یہ عظیم شخصیت حادثہ سے ۱۶۴۵ء میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

شیر شاہ کے فرزند اسلام شاہ کی ۱۵۵۴ء میں وفات پر اس کا بہت کم عمر بیٹا

حکومت کی ذمہ داری سنبھال نہ سکا۔۱۵۵۵ء ہمایوں نے واپس آ کر دہلی کی حکومت دوبارہ حاصل کی۔اور شیر شاہ سوری کے کمالات دیکھئے ۔ہمایوں دشمن شیر شاہ سوری کے خدمات بھول نہ سکا۔تُزک ہمایونی میں شیر شاہ سوری کو خراج تحسین ان الفاظ میں پیش کیئے۔''شیر شاہ است شاہان شاہ''

پشتونوں نے انگریزوں کے آگے سر نہیں جھکایا۔حضرت عبدالغفور باباؒ شیدو سوات،حضرت نجم الدین ہڈے باباؒ ملا حضرت حاجی تونگزئی نے انگریزوں کو آرام نہیں کرنے دیا۔۱۹۳۰ء پشتون غازیوں نے پشاور میں بازار قصہ خوانی تا بازار کلاں بہ یک آواز پکارے''انگریزوں نکل جاؤ ہمارے ملک سے''

نتیجہ: سینکڑوں شہید کیئے گیئے۔

اس غمگین حادثہ کے بعد حاجی ترنگزئی مرحوم نے انگریزوں کے خلاف جدوجہد تیز کرنے سے حکمران تنگ آ کر آپ (حاجی صاحب) کے پاس صلہ کرنے کیلئے جرگہ بھیجا۔حاجی صاحب نے اپنے اہل کار کو جواب دینے کا کہا اُس عالم فاضل نے پُر اثر بلاغت کے بعد واضح کر دیا کہ ہم ملک چھوڑ کر قبائلی علاقے میں رہ کر انگریزوں کو نکالنے کیلئے جانی قربانیاں دے رہیں ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ انگریزوں ملک میں بحال رہیں۔ناممکن! جا سکتے ہو۔حاجی صاحب کی یاد کو تازہ رکھنے کیلئے حیات آباد''پشاور'' کے باشندوں نے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی جو حاجی

ترنگزئی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔اور اللہ کی مہربانی سے مسجد کے مفتی سید محمد عارف کا کا خیل وقت کے حالات کے مطابق عوام کی اصلاح کیلئے ہر جمعہ پُر اثر وعظ اور خطبہ دیتے ہیں۔اور ہر روز عشاء کی نماز کے بعد ترجمہ قرآن وتفسیر بھی بیان کرتے رہتے ہیں۔

پاکستان حاصل کرنے کے بعد غیور پشتون قبائل نے مالی وجانی قربانیوں سے موجودہ آزاد کشمیر حاصل کیا۔قبائل میں سخت اندوہناک دہشت گردوں سے سامنا پڑا ہے۔جبکہ پاکستان کی باقی عوام آرام کی زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔

غلام فاروق خان خٹک بحیثیت چیرمین پاکستان انڈسٹریل ڈیلوالائمنٹ کارپوریشن (PIDC) نے ملک میں کارخانوں کی کامیاب بنیاد ڈالی۔غلام اسحاق خان بحیثیت چیرمین (WAPDA) واپڈا آبپاشی کے لئے ڈیموں کے کامیاب منصوبے قائم کئے۔اور بحیثیت سیکرٹری خزانہ Secrctory Finance پاکستان کونوکلیر طاقتوار بنانے میں دریغ قصر بھی نہیں چھوڑی۔

٦٨۔عبدالقدیر خان یوسفزئی

پیدائش: اپریل ۱۹۳٦ء ہندوستان

وفات: اکتوبر ۲۰۲۱ء اسلام آباد پاکستان

ہندوستان میں مسلمان قوم سے بدسلوکی کو برداشت نہ کرتے ہوئے ۱۹۵۲ء

پاکستان حجرت مسمم ارادے سے کی تا کہ اسلامی ریاست کو ایک مضبوط طاقت بنایا جائے۔ یورپ میں تعلیم کی روشنیوں سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کے لئے ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے سخت دشواریوں کو عبور کرتے ہوئے اعلیٰ درجہ نوکلیر فزسٹ اور مٹاٹرجیکل انجنیئر (Nuclear Pleyist and Metallugical Enginering) کا درجہ اختیار کر کے پاکستان کو مضبوط نوکلیر طاقت (Nuclear mutleain Playist) نا قابل یقین کام کیا ہے اور دھما کہ کروا کر ہندوستان کو حیران و پریشان کر رکھا ہے۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے عبدالقدیر خان نے سخت دشوایاں جھلیں ہیں۔ محسن پاکستان ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔ عبدالقدیر خان کے مرقدہ پر اللہ تعالیٰ اپنے انوار کی بارش جاری فرمائے۔ آمین ثمہ آمین

حوالے

۱۔ شمس العلماء مولانا احمد شاہ رضوانی — ''تحفۃ الاولیاء'' حضرت عبدالوہاب اخون پنجو بابا علیہ الرحمتہ بہ زبان فارسی

۲۔ عبدالحلیم اثر افغانی — ''روحانی رابطہ اؤ روحانی تڑون'' بہ زبان پشتو

۳۔ حاجی محمد ادریس بھوجیانی — اربابِ طریقت

۴۔ شیخ فریدالدین عطار — تذکرۃ الالیاء

۵۔ محمد شفیع صابر — حیات پیر بابا علیہ الرحمتہ

۶۔ مولانا صفی اللہ مصری باندہ ضلع نوشہرہ — مخزان اسرار

۷۔ الحاج صاحبزادہ محمد اشرف — سوانح حیات حضرت سید امیر صاحب المعروف حضرت جی صاحب کوٹھہ صوابی مردان

۸۔ علامہ عنایت اللہ المشرقی — ا۔تذکرۃ (اخوت)

۹۔ پروفیسر فیض اللہ مقصود — مہر صفا پیر صاحب زکوڑیؒ

۱۰۔ Rabi Aviahail — The Lost Tribel Asyrian

(۲۸)

اولاد حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ

جامع شجرہ پہلی مرتبہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی ''تذکرۃ غوث الزمان جناب السید عبدالوہاب صاحبؒ المعروف اخوند پنجو صاحب'' میں درج ہے۔

۱۔اخون پنجو باباؒ کے بڑے بیٹے میاں محمد عثمانؒ کی اولاد کا مکمل شجرہ مرتب کیا ہے۔

۲۔فرزند دوئم میاں محمد سلمانؒ کی اولاد میں کافی حد تک بیان ہے۔

۳۔پسر سوئم میاں محمد لقمانؒ سے متعلق صاحبزادہ صاحب کے تذکرہ میں ان کے دو بیٹوں حضرت بایزیدؒ اور دوئم حضرت عبداللطیفؒ رہائش پذیر بونیر سوات بتایا ہے۔

حضرت لقمانؒ کے فرزند دوئم عبداللطیف کی کچھ اولاد موضع خوشمقام ضلع نوشہرہ میں رہائش پذیر ہے جن سے مکمل شجرہ مل نہ سکا۔جو کچھ حاصل ہوا درج کر دیا۔

۴۔پسر چہارم میاں محمد بہاؤالدینؒ کا صاحبزادہ صاحب کے تذکرہ میں بھی مکمل شجرہ درج نہیں ہے۔میاں کرامت شاہ فرزند عبدالکریم میاں اکبر پورہ اور میاں صفدر شاہ بن میاں مشرف شاہ موضع ملوگو ضلع پشاور سے کچھ معلومات حاصل ہو سکے۔میاں عبدالغنی مرحوم کے پسر اول میاں شوکت حسین ایڈوکیٹ اور پسر دوئم انعام اللہ جان جج سپریم کورٹ پاکستان سے مزید معلومات حاصل نہ ہو سکے۔علاقہ چارباغ سوات میں

سید اخون پنجو خیل آباد ہیں۔ کافی کوش کے باوجود سید عصمت اللہ سے رابطہ قائم کیا مگر اُن کا شجرہ نسب نہ مل سکا۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کے کل پانچ فرزند اور دو دختر

۱۔ حضرت محمد عثمانؒ

۲۔ حضرت محمد سلمانؒ

۳۔ حضرت محمد لقمانؒ

۴۔ حضرت محمد بہاؤالدینؒ

۵۔ حضرت محمد فرید الدین المعروف شیخ فرید بندی باباؒ اجمیری

دو دختر:

۱۔ آئینہ اہلیہ حضرت محمد یونس گیلانی پشاوریؒ

۲۔ والدہ اخون محمدؒ صاحب اکبر پورہ، قریہ پتوار ضلع پشاور غالباً بیار گڑھی

رضوانی مرحوم نے تحفۃ الاولیاء میں چوتھے فرزند محمد بہاؤالدینؒ کو نہیں بتایا ہے۔ حالانکہ رضوانی مرحوم اکبر پورہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی رہائش گاہ کے قریب بہ سمت شمال پسر چہارم حضرت محمد بہاؤالدینؒ کی رہائش گاہ میں اب بھی انکی اولاد (میاں محمد ایوب جان پسر میاں محمد یعقوب جان مرحوم) اپنے بچوں سمیت رہائش پذیر ہے۔

فرزند اول حضرت میاں محمد عثمان کے تین بیٹے

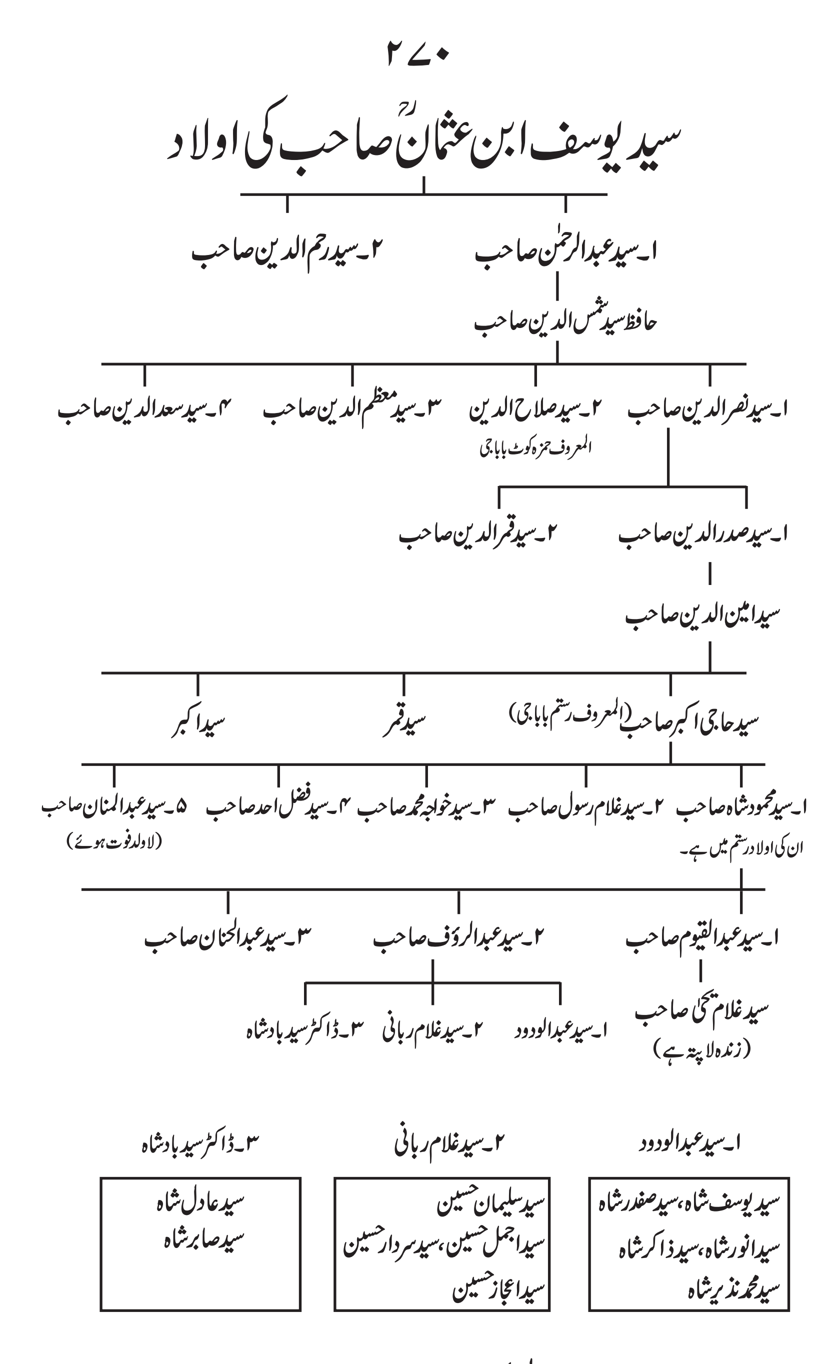
۱۔ سید محمد یوسفؒ

۲۔ سید علی محمد میاںؒ

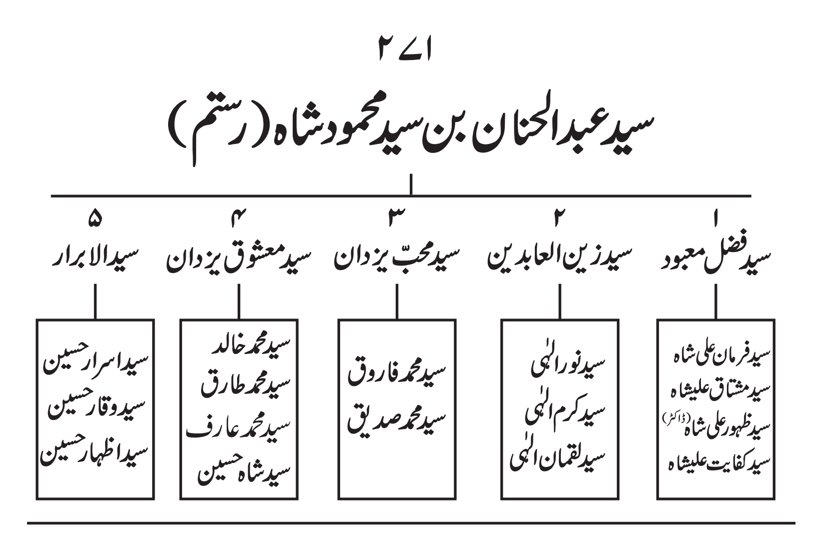
۳۔ سید ابو بکر میاںؒ

ان تینوں کی اولاد ترنگزئی ضلع چارسدہ، طورو ڈھیری، گجرات، حمزہ کوٹ، کٹی گڑھی، رستم، عربی بانڈہ، گوجر گڑھی، گلیاڑہ، شیخ ملتون، ادینہ ضلع مردان، اسلام آباد پشاور موضع کا کا صاحب ضلع نوشہرہ اور کینیڈا وغیرہ میں رہائش پذیر ہیں۔

اگلے صفحوں میں صاحبزادہ حبیب الرحمٰن گلیاڑی کی کتاب کی فوٹو نقل ہے۔



تذکرہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی فوٹو کاپی (صفحہ نمبر ۲۸۔۲۹)



شجرہ سید غلام رسول حاحب بن سید حاجی اکبر صاحب

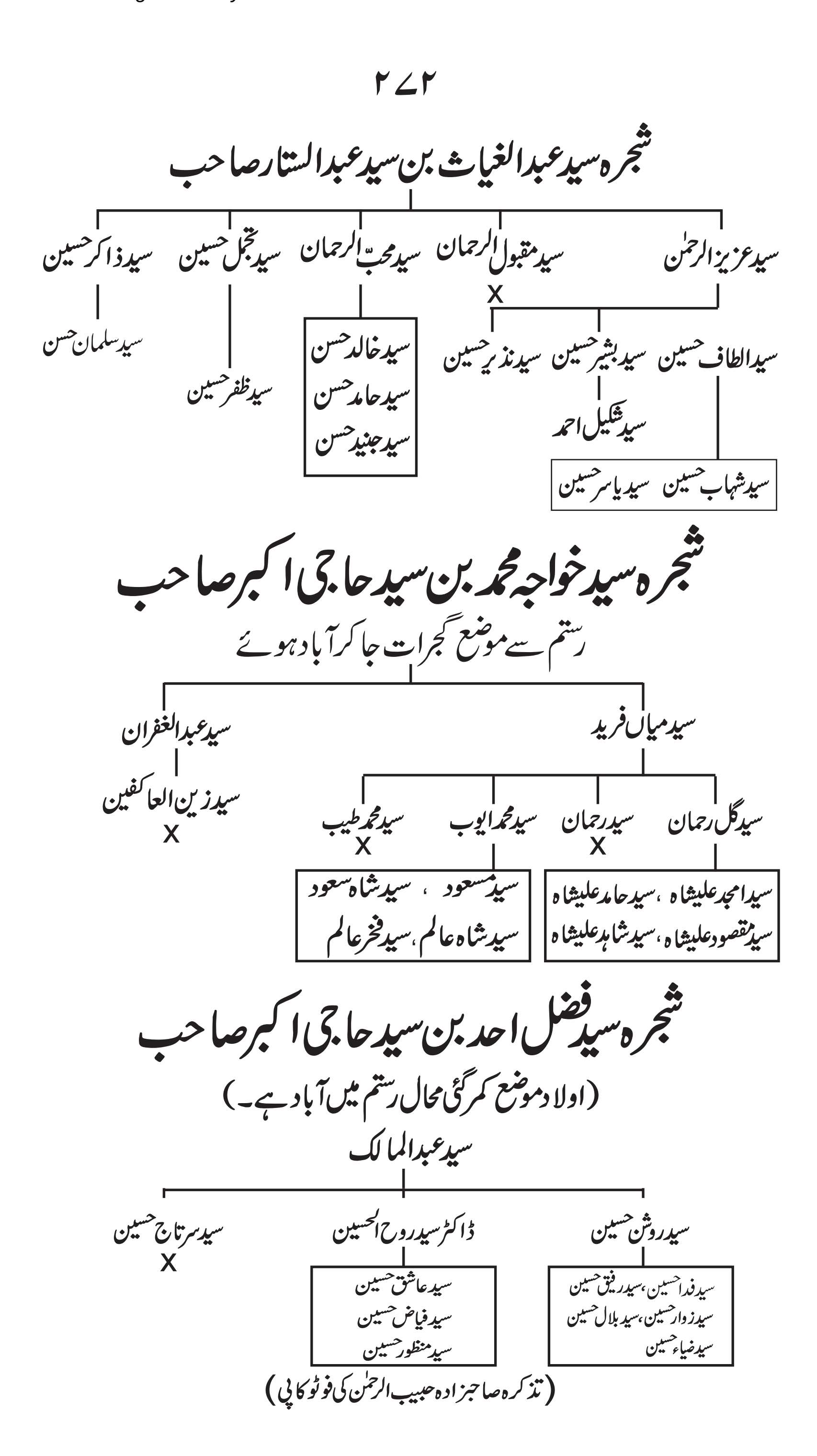
رستم سے موضع گڑیالہ آکر آباد ہوئے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے

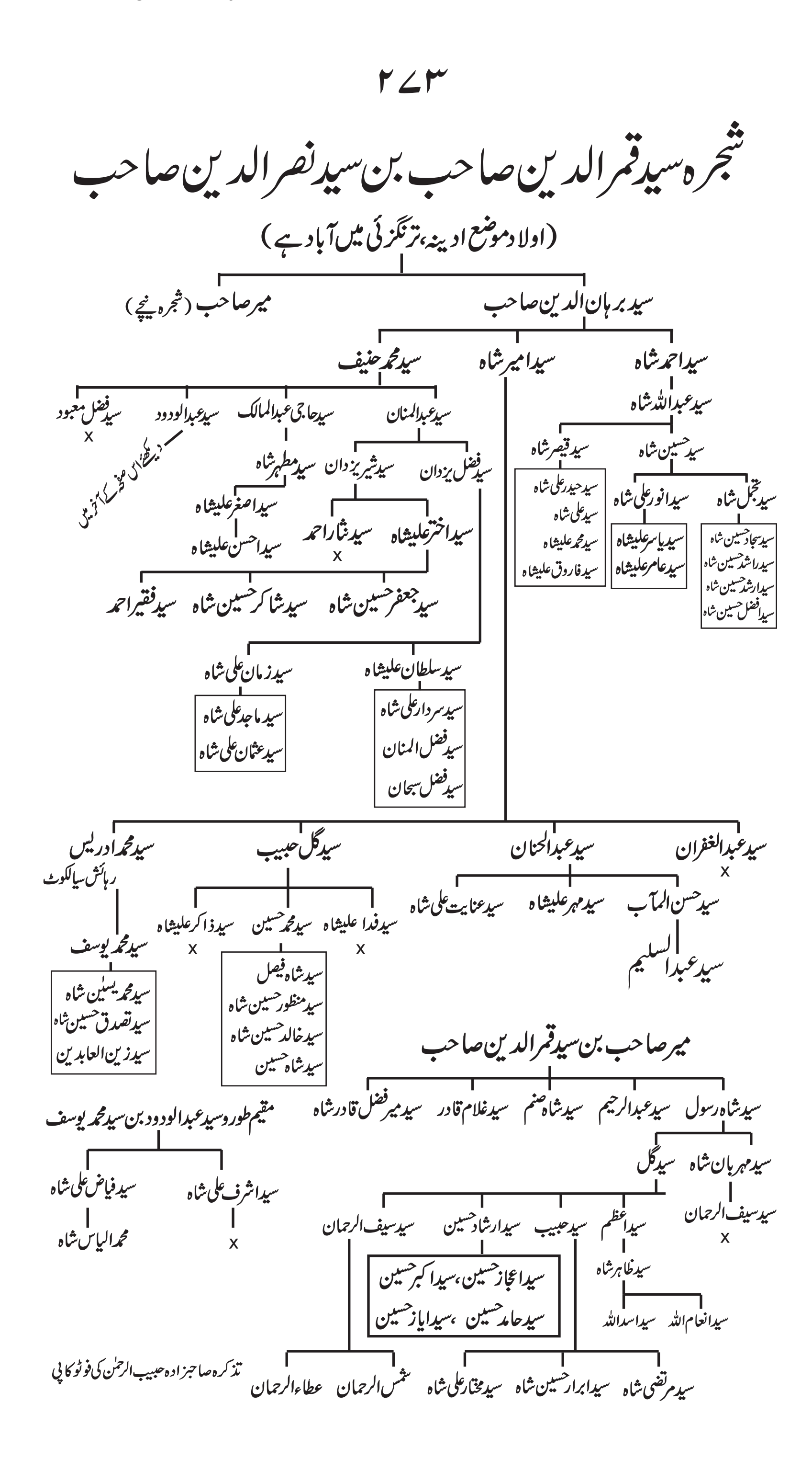
سید عبدالستار صاحب — سید عبدالدیان صاحب (لاولد وفوت ہوئے)

سید عبدالستار صاحب:
- سید عبدالقہار
- سید عبدالرزاق X
- سید عبدالغیاث (اگلے صفحے پر)

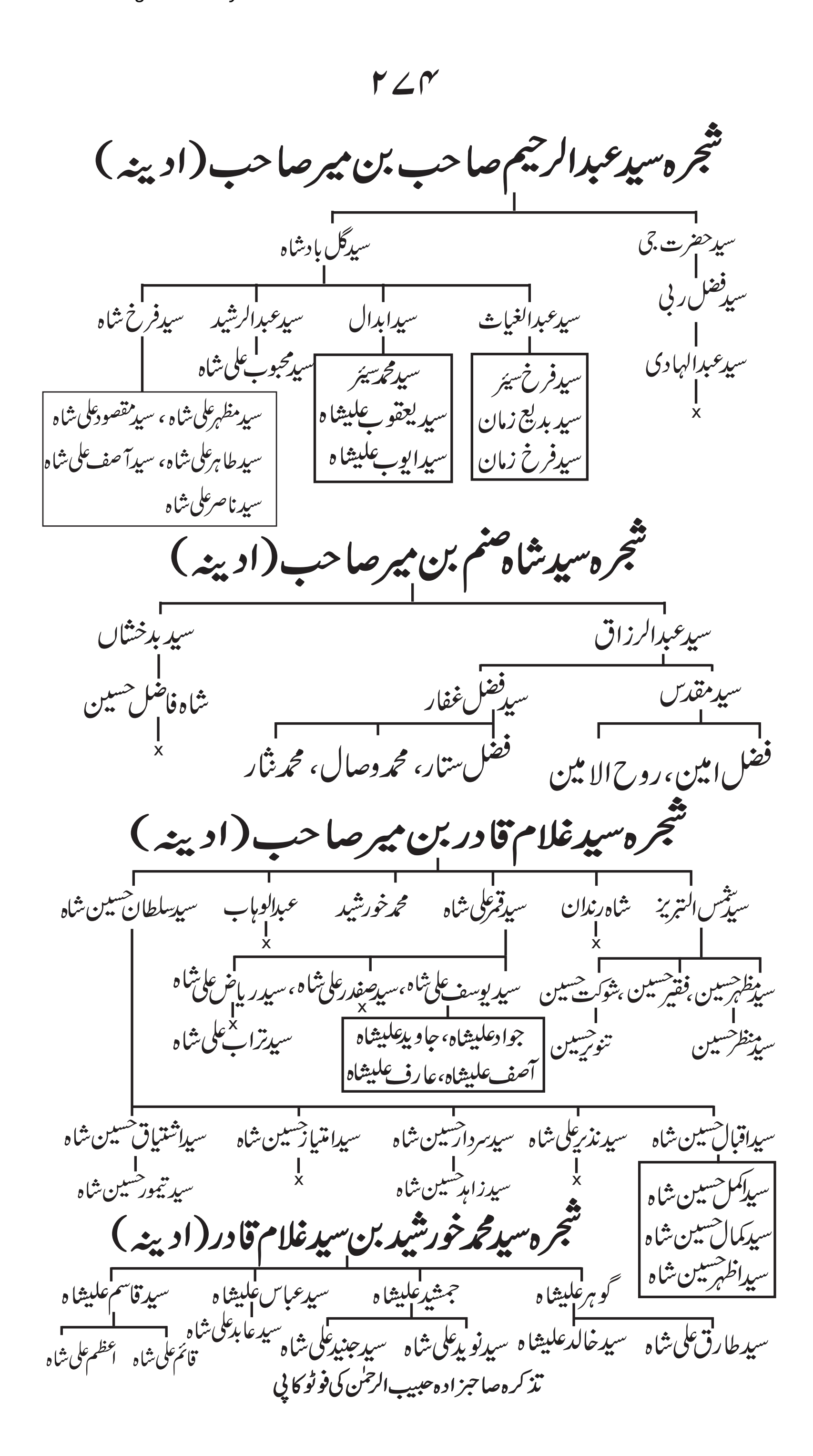
سید عبدالقہار:
- سید عبدالمطلب
  - سید رشید احمد
  - سید ریاض احمد
  - سید ظہور احمد
  - سید عطاء اللہ
  - سید عبید اللہ
- سید حبیب الرحمٰن
  - سید محمد سلیم
  - سید محمد نعیم
  - سید محمد سعید اللہ
  - سید منیر احمد
- سید عبدالرزاق
  - سید وقار احمد

(تذکرہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی فوٹو کاپی)


۲۷۲
شجرہ سید عبدالغیاث بن سید عبدالستار صاحب
سید عزیز الرحمٰن
سید مقبول الرحمان
X
سید محب الرحمان
سید تجمل حسین
سید ذاکر حسین
سید الطاف حسین
سید بشیر حسین
سید نذیر حسین
سید شکیل احمد
سید شہاب حسین سید یاسر حسین
سید خالد حسن
سید حامد حسن
سید جنید حسن
سید ظفر حسین
سید سلمان حسن
شجرہ سید خواجہ محمد بن سید حاجی اکبر صاحب
رستم سے موضع گجرات جا کر آباد ہوئے
سید میاں فرید
سید عبدالغفران
سید زین العاکفین
X
سید گل رحمان
سید رحمان
X
سید محمد ایوب
سید محمد طیب
X
سید امجد علیشاہ ،سید حامد علیشاہ
سید مقصود علیشاہ ،سید شاہد علیشاہ
سید مسعود ، سید شاہ سعود
سید شاہ عالم ،سید فخر عالم
شجرہ سید فضل احد بن سید حاجی اکبر صاحب
(اولاد موضع کمر گئی محال رستم میں آباد ہے۔)
سید عبدالمالک
سید روشن حسین
ڈاکٹر سید روح الحسین
سید سرتاج حسین
X
سید فدا حسین ،سید رفیق حسین
سید زوار حسین ،سید بلال حسین
سید ضیاء حسین
سید عاشق حسین
سید فیاض حسین
سید منظور حسین
(تذکرہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی فوٹو کاپی)



شجرہ سید قمرالدین صاحب بن سید نصرالدین صاحب
(اولاد موضع ادینہ، ترنگزئی میں آباد ہے)
سید برہان الدین صاحب
میر صاحب (شجرہ نیچے)
سید احمد شاہ
سید امیر شاہ
سید محمد حنیف
سید عبداللہ شاہ
سید حسین شاہ
سید قیصر شاہ
سید حیدر علی شاہ
سید علی شاہ
سید محمد علیشاہ
سید فاروق علیشاہ
سید تجمل شاہ
سید انور علی شاہ
سید سجاد حسین شاہ
سید راشد حسین شاہ
سید ارشد حسین شاہ
سید افضل حسین شاہ
سید یاسر علیشاہ
سید عامر علیشاہ
سید عبدالمنان
سید حاجی عبدالمالک
سید عبدالودود
سید فضل معبود
x
دیکھئے اس صفحے کے آخر میں
سید فضل یزدان
سید شیر یزدان
سید مطہر شاہ
سید اصغر علیشاہ
سید احسن علیشاہ
سید اختر علیشاہ
سید نثار احمد
x
سید جعفر حسین شاہ
سید شاکر حسین شاہ
سید فقیر احمد
سید سلطان علیشاہ
سید زمان علی شاہ
سید سردار علی شاہ
سید فضل المنان
سید فضل سبحان
سید ماجد علی شاہ
سید عثمان علی شاہ
سید عبدالغفران
x
سید عبدالحنان
سید گل حبیب
سید محمد ادریس
رہائش سیالکوٹ
سید حسن المآب
سید عبدالسلیم
سید مہر علیشاہ
سید عنایت علی شاہ
سید فدا علیشاہ
x
سید محمد حسین
سید ذاکر علیشاہ
x
سید شاہ فیصل
سید منظور حسین شاہ
سید خالد حسین شاہ
سید شاہ حسین
سید محمد یوسف
سید محمد یسٰین شاہ
سید تصدق حسین شاہ
سید زین العابدین
میر صاحب بن سید قمرالدین صاحب
سید شاہ رسول
سید عبدالرحیم
سید شاہ صنم
سید غلام قادر
سید میر فضل قادر شاہ
سید مہربان شاہ
سید گل
سید سیف الرحمان
x
سید اعظم
سید حبیب
سید ارشاد حسین
سید سیف الرحمان
سید ظاہر شاہ
سید انعام اللہ
سید اسداللہ
سید اعجاز حسین، سید اکبر حسین
سید حامد حسین ، سید ایاز حسین
سید مرتضٰی شاہ
سید ابرار حسین شاہ
سید مختار علی شاہ
شمس الرحمان
عطاء الرحمان
مقیم طورو سید عبدالودود بن سید محمد یوسف
سید اشرف علی شاہ
x
سید فیاض علی شاہ
محمد الیاس شاہ
تذکرہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی فوٹو کاپی



شجرہ سید عبدالرحیم صاحب بن میر صاحب (ادینہ)
سید حضرت جی
سید فضل ربی
سید عبدالہادی
سید گل بادشاہ
سید عبدالغیاث
سید ابدال
سید عبدالرشید
سید فرخ شاہ
سید فرخ سیئر
سید بدیع زمان
سید فرخ زمان
سید محمد سیئر
سید یعقوب علیشاہ
سید ایوب علیشاہ
سید محبوب علی شاہ
سید مظہر علی شاہ، سید مقصود علی شاہ
سید طاہر علی شاہ، سید آصف علی شاہ
سید ناصر علی شاہ
شجرہ سید شاہ صنم بن میر صاحب (ادینہ)
سید عبدالرزاق
سید بدخشاں
شاہ فاضل حسین
سید مقدس
سید فضل غفار
فضل امین، روح الامین
فضل ستار، محمد وصال، محمد نثار
شجرہ سید غلام قادر بن میر صاحب (ادینہ)
سید شمس التبریز
شاہ رندان
سید قمر علی شاہ
محمد خورشید
عبدالوہاب
سید سلطان حسین شاہ
سید مظہر حسین، فقیر حسین، شوکت حسین
سید منظر حسین
تنویر حسین
سید یوسف علی شاہ، سید صفدر علی شاہ، سید ریاض علی شاہ
سید تراب علی شاہ
جواد علیشاہ، جاوید علیشاہ
آصف علیشاہ، عارف علیشاہ
سید اقبال حسین شاہ
سید نذیر علی شاہ
سید سردار حسین شاہ
سید امتیاز حسین شاہ
سید اشتیاق حسین شاہ
سید اکمل حسین شاہ
سید کمال حسین شاہ
سید اظہر حسین شاہ
سید زاہد حسین شاہ
سید تیمور حسین شاہ
شجرہ سید محمد خورشید بن سید غلام قادر (ادینہ)
گوہر علیشاہ
جمشید علیشاہ
سید عباس علیشاہ
سید قاسم علیشاہ
سید طارق علی شاہ
سید خالد علیشاہ
سید نوید علی شاہ
سید جنید علی شاہ
سید عابد علی شاہ
قائم علی شاہ
اعظم علی شاہ
تذکرہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی فوٹو کاپی

شجرہ میر فضل قادر شاہ بن میر صاحب (ترنگزئی ضلع چارسدہ)

سید عبدالخالق شاہ — سید عبدالوہاب شاہ — سید عبدالرحمان

سید عبدالخالق شاہ: سید شوکت حسین
سید شوکت حسین: سید ارشاد حسین، سید مسرت حسین

سید عبدالوہاب شاہ: سید اقبال حسین، سید منظر حسین ×
سید اقبال حسین: سید اشفاق حسین، سید عابد حسین، سید ابرار حسین

سید عبدالرحمان: سید صفدر علی شاہ، سید ظفر علی شاہ ×
سید صفدر علی شاہ: سید امجد علی شاہ، سید واجد علی شاہ، سید فیصل علی شاہ

شجرہ سید صلاح الدین صاحب بن حافظ شمس الدین المعروف حمزو کوٹ باباجی

آپ کی اولاد حمزہ کوٹ، گجرات، طورو، مردان، عربی بانڈہ، کس بانڈہ، وغیرہ میں رہائش پذیر ہیں۔

آپ کے چار فرزند تھے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱۔ سید محمد دین صاحب ۲۔ میاں محمد حسن صاحب المعروف میاں صاحب

۳۔ سید معین الدین صاحب المعروف ذکری میاں صاحب ۴۔ سید نظام الدین المعروف ''جی صاحب''

شجرہ سید محمد دین صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

سید کریم اللہ — سید حمید اللہ — سید رحمت اللہ

سید حمید اللہ: سید نعمت اللہ، سید حضرت اللہ

سید نعمت اللہ: سید محب اللہ، سید مصباح اللہ، صاحبزادہ، سید کفایت اللہ، سید شوکت علی
سید محب اللہ: سید انعام اللہ، سید فرید اللہ

سید حضرت اللہ: سید کرامت اللہ، سید عقیم اللہ

شجرہ میاں محمد حسن عرف میاں صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

میاں عیسیٰ صاحب — میاں عزیر صاحب — میاں حبیب صاحب — میاں غلام قادر صاحب

میاں عیسیٰ صاحب: سید نور الحق صاحب، فضل رحیم صاحب، محمد عبدالحق

سید نور الحق صاحب: عبدالقیوم، عبدالوہاب، سید محمود صاحب، سید فضل علی

فضل رحیم صاحب: غلام محمد

محمد عبدالحق: سید چند بادشاہ، سید سلطان بادشاہ، سید مبارک شاہ، سید شہزادہ شاہ، سید میاں علی، سید شیر علی ×

سید مبارک شاہ: سید احسن
سید احسن: سید حضرت بلال، شمس الحق، محمد زبیر، اشرف علی
سید حضرت بلال: سید عزیز احمد، سید حسین احمد

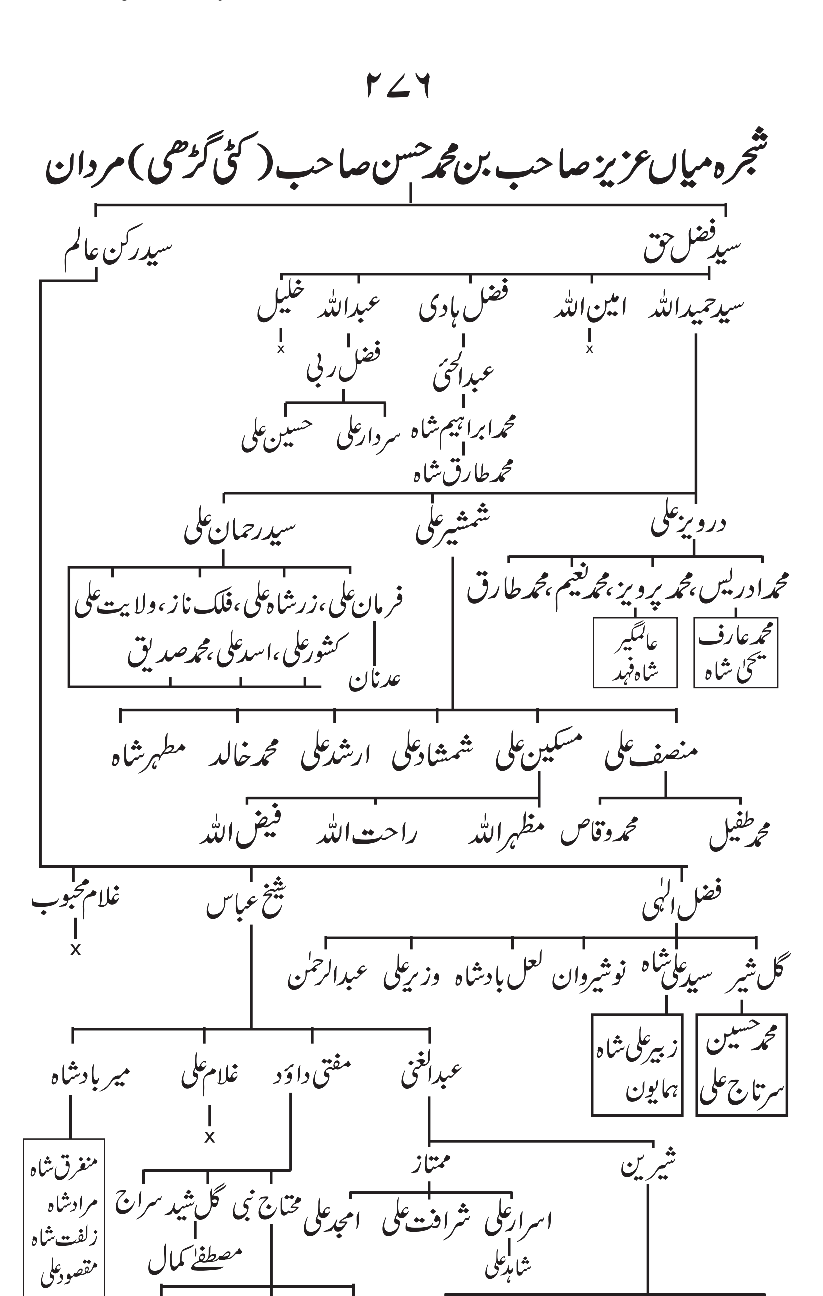
سید شہزادہ شاہ: پیر محمد جان
پیر محمد جان: غریب نواز، فصیح الزمان، محمد صفدر

سید میاں علی: فضل معبود، فضل اکبر، علی اکبر، تاج علی

فضل معبود: رفیع اللہ، شفیع اللہ، محمد ایاز، مدرار اللہ

فضل اکبر: عبدالوہاب، نور الوہاب، فضل وہاب، صلاح الدین، سعید اللہ، امداد اللہ، سمیع اللہ

شجرہ میاں عزیز صاحب بن محمد حسن صاحب (کٹی گڑھی) مردان



تعارف علی شاہ، عاصم علی شاہ، کاشف علی شاہ، سعد علی شاہ

(تذکرہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی فوٹو کاپی)



شجرہ میاں حبیب صاحب بن محمد حسن صاحب طورو

سید عبدالرحمان — سید عبدالمالک

سید عبدالمالک: طوطی میاں — مشال میاں — عبدالطیف

عبدالطیف
سید جوہر محمد
سعید الرحمان

شجرہ غلام قادر صاحب بن محمد حسن صاحب (طورو)

عبدالحکیم — عبدالحلیم صاحب — محمد ابراہیم — غلام رسول — غلام حیدر — نامعلوم

عبدالحکیم: عین الہدیٰ
عبدالحلیم صاحب: x
محمد ابراہیم: عبدالغنی
عبدالغنی: سید عبدالحنان — سید عبدالدیان — سید عبدالجلیل
غلام رسول: علاؤالدین
علاؤالدین: بادشاہ گل
بادشاہ گل: x
غلام حیدر: x

سید معین الدین صاحب العروف ذکری میاں صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

آپ کا مزار اکبر پورہ میں ہے لیکن اولاد طورو میں ہے۔

گل احمد

گل احمد: سید محمد عمر میاں — سید میاں گل

سید محمد عمر میاں: نبی جان
نبی جان: x

سید میاں گل: غلام سرور — غلام علی

غلام علی: غلام سرور — صفدر علی — سردار علی
غلام سرور: x
صفدر علی: اشفاق علی
سردار علی: x

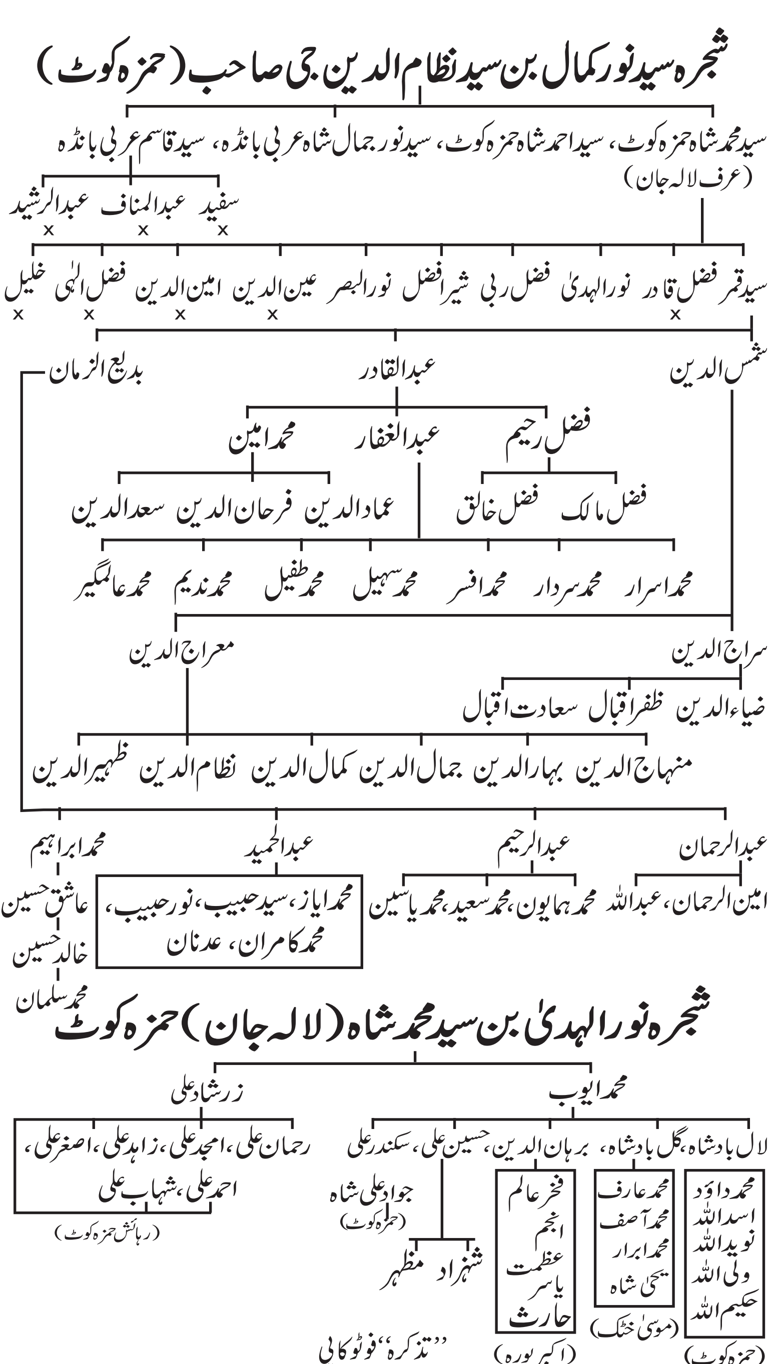
شجرہ سید نظام الدین عرف جی صاحب بن سید صلاح الدین

آپ کا مزار طورو میں ہے جبکہ اولاد مواضعات طورو، عربی بانڈہ، گجرات اور کس بانڈہ میں رہائش پذیر ہے۔

آپ کے پانچ فرزندار جمند تھے۔

۱۔ سید نور کمال حمزہ کوٹ ۲۔ سید نور عالم گجرات ۳۔ قطب عالم گجرات
۴۔ محمد یونس عربی بانڈہ ۵۔ محمد یوسف طورو

(تذکرہ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی فوٹو کاپی)


شجرہ سید نور کمال بن سید نظام الدین جی صاحب (حمزہ کوٹ)
سید محمد شاہ حمزہ کوٹ، سید احمد شاہ حمزہ کوٹ، سید نور جمال شاہ عربی بانڈہ، سید قاسم عربی بانڈہ
(عرف لالہ جان)
سفید
عبدالمناف
عبدالرشید
سید قمر
فضل قادر
نورالہدیٰ
فضل ربی
شیر افضل
نورالبصر
عین الدین
امین الدین
فضل الٰہی
خلیل
شمس الدین
عبدالقادر
بدیع الزمان
فضل رحیم
عبدالغفار
محمد امین
فضل مالک
فضل خالق
عماد الدین
فرحان الدین
سعد الدین
محمد اسرار
محمد سردار
محمد افسر
محمد سہیل
محمد طفیل
محمد ندیم
محمد عالمگیر
سراج الدین
معراج الدین
ضیاء الدین
ظفر اقبال
سعادت اقبال
منہاج الدین
بہار الدین
جمال الدین
کمال الدین
نظام الدین
ظہیر الدین
عبدالرحمان
عبدالرحیم
عبدالحمید
محمد ابراہیم
امین الرحمان، عبداللہ
محمد ہمایون، محمد سعید، محمد یاسین
محمد ایاز، سید حبیب، نور حبیب، محمد کامران، عدنان
عاشق حسین
خالد حسین
محمد سلمان
شجرہ نور الہدیٰ بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ
محمد ایوب
زر شاد علی
لال بادشاہ، گل بادشاہ، برہان الدین، حسین علی، سکندر علی
رحمان علی، امجد علی، زاہد علی، اصغر علی، احمد علی، شہاب علی
(رہائش حمزہ کوٹ)
محمد داؤد
اسد اللہ
نوید اللہ
ولی اللہ
حکیم اللہ
(حمزہ کوٹ)
محمد عارف
محمد آصف
محمد ابرار
یحییٰ شاہ
(موسیٰ خٹک)
فخر عالم
انجم
عظمت
یاسر
حارث
(اکبر پورہ)
جواد علی شاہ
(حمزہ کوٹ)
شہزاد
مظہر
"تذکرہ" فوٹو کاپی

شجرہ فضل ربی صاحب بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ

- روح الامین
  - محمد ارشد
  - ضیاء اللہ
- نور الامین
- فضل امین
  - ابن امین

شجرہ نور البصر صاحب بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ

- ممتاز علی ×
- جوہر علی
  - فلک ناز
- جمشید علی ×
- شوکت علی
  - اشرف علی
  - شاہد علی
  - محمد علی
  - عمران علی
- ظفر علی ×

شجرہ سید احمد شاہ صاحب بن نور کمال صاحب حمزہ کوٹ

آپ کے فرزند سید فضل الرحمان صاحب تھے۔ جنکی اولاد مندرجہ ذیل ہے۔

- فرخ سیر
  - مبارک حسین
    - سجاد حسین
    - طارق حسین
    - منظور حسین
    - توفیق حسین
    - (حمزہ کوٹ)
- درویش علی
  - مراد علی
    - فرزند علی
    - قاسم علی
    - (حمزہ کوٹ)
- عبدالمصطفیٰ
  - سرتاج علی
    - گل علی شاہ
    - مبارک علی شاہ
    - شیر شاہ
    - ہاشم علی شاہ
    - (گجرات)
- خورشید علی
  - چراغ علی
    - فیاض علی
    - محمد زبیر
    - محمد اویس
- گجرات
- زین العابدین
  - لیاقت علی، حیدر علی، اجمل حسین، ضیاد حسین، زاہد حسین، اظہر حسین

شجرہ نور جمال صاحب بن نور کمال صاحب (عربی بانڈہ)

- امیر زادہ
- میر آفتاب
  - افطلا نوش
  - لال بادشاہ
- سید بادشاہ
  - گل شید
    - فضل قادر
    - محمد خورشید
    - محمد جمشید
  - شمشاد علی
    - ارشاد علی
  - حسن بادشاہ
    - شاہ بادشاہ
    - شاہ فیصل
  - زرشاد علی
    - کشور علی

"تذکرہ" فوٹو کاپی

شجرہ قطب عالم صاحب بن سید نظام الدین ''جی صاحب'' گجرات (مردان)

عبدالعزیز صاحب

فضل محمود صاحب
×

شجرہ نور عالم صاحب بن سید نظام الدین ''جی صاحب'' گجرات (مردان)

عبدالحمید

سید محمد قریش

کشور علی

سید محمد منفرق

روشن علی

ذوالفقار علی شاہ

شیر افگن

ظاہر علی شاہ

مشتاق علی شاہ

عاطف علی شاہ

عمیر علی شاہ

تیمور علی شاہ

نعمان علی شاہ

ولایت علی شاہ

اشتیاق علی شاہ

ارشد حسین

بابر علی شاہ

اصغر علی شاہ

عنایت علی شاہ

سیف علی شاہ

اعظم علی شاہ

معظم سلیمان

طاہر علی شاہ

ایاز علی شاہ

عامر علی شاہ

وقار علی شاہ

عبدالواحد

عبدالغفور

گوہر علی شاہ

شمشیر علی

نثار محمد

فدا محمد

شمشاد علی
×

رئیس علیشاہ

سید علی شاہ

صابر علی شاہ

ساجد علی شاہ

انیس علی شاہ

رضا علی شاہ

فیض علی شاہ

افتخار علیشاہ

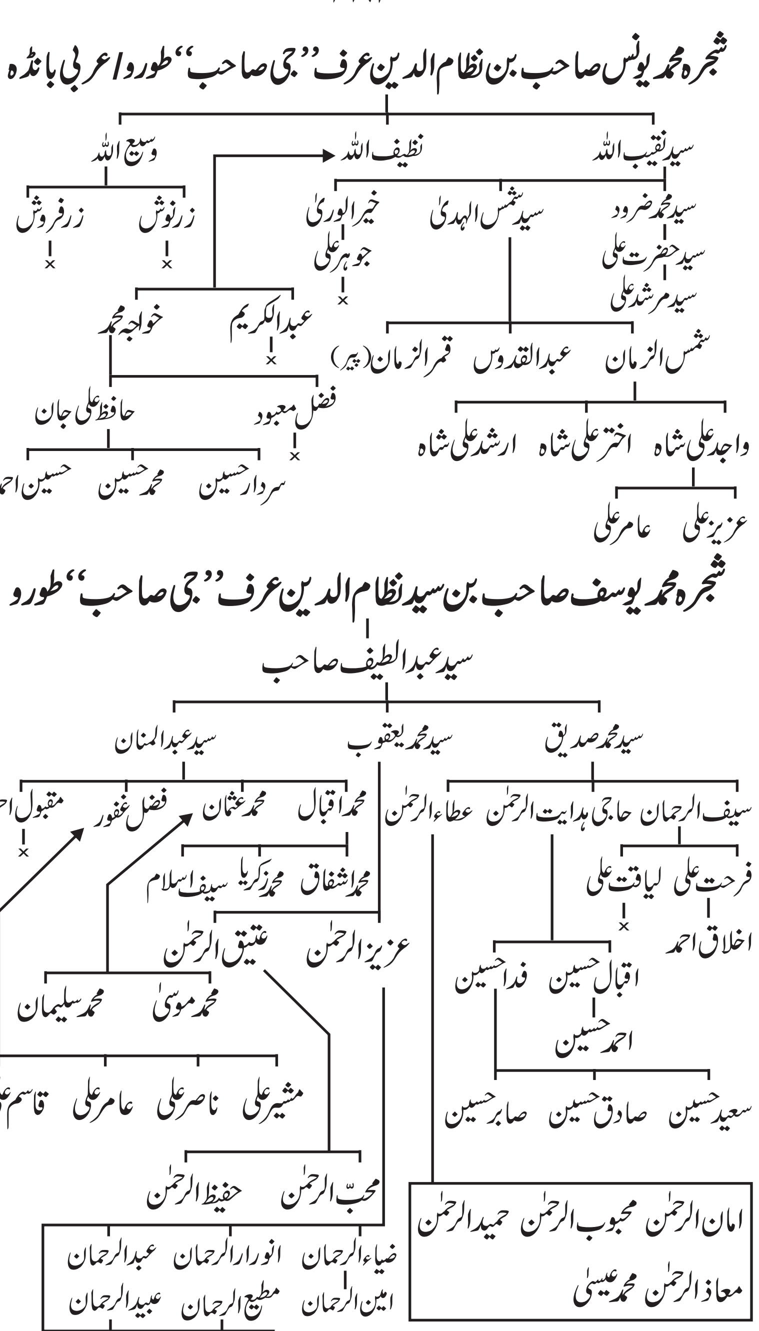
امتیاز علی شاہ

اختر علی شاہ

اسد علی شاہ

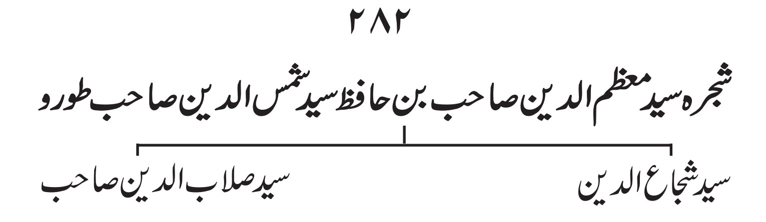
اشفاق علی شاہ

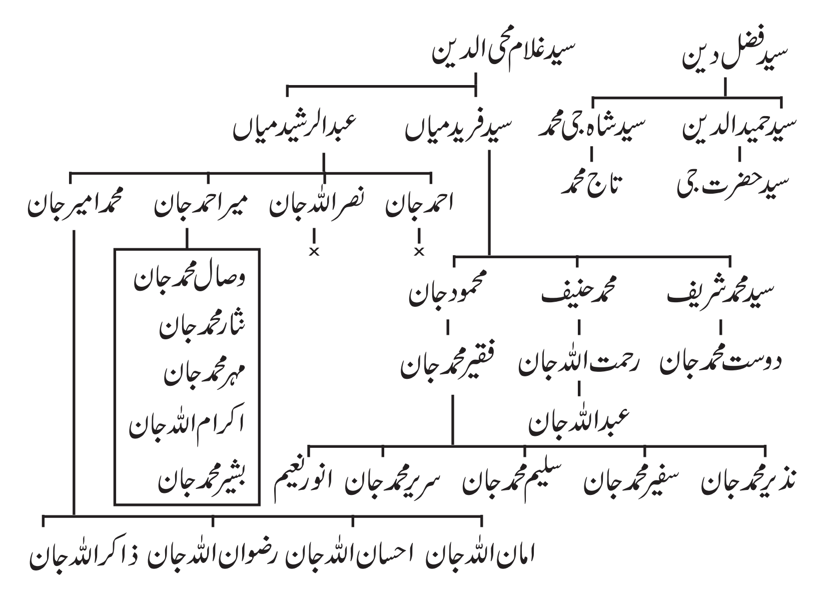
آصف علی شاہ



شجرہ محمد یونس صاحب بن نظام الدین عرف ''جی صاحب'' طوروا عربی بانڈہ
سید نقیب اللہ
نظیف اللہ
وسیع اللہ
سید محمد ضرود
سید شمس الھدیٰ
خیر الوریٰ
جوہر علی
زرنوش
زرفروش
سید حضرت علی
سید مرشد علی
عبدالکریم
خواجہ محمد
شمس الزمان
عبدالقدوس
قمر الزمان (پیر)
فضل معبود
حافظ علی جان
واجد علی شاہ
اختر علی شاہ
ارشد علی شاہ
سردار حسین
محمد حسین
حسین احمد
عزیز علی
عامر علی
شجرہ محمد یوسف صاحب بن سید نظام الدین عرف ''جی صاحب'' طورو
سید عبداللطیف صاحب
سید محمد صدیق
سید محمد یعقوب
سید عبدالمنان
سیف الرحمان
حاجی ہدایت الرحمٰن
عطاء الرحمٰن
محمد اقبال
محمد عثمان
فضل غفور
مقبول احمد
فرحت علی
لیاقت علی
محمد اشفاق
محمد زکریا
سیف اسلام
اخلاق احمد
عزیز الرحمٰن
عتیق الرحمٰن
اقبال حسین
فدا حسین
محمد موسیٰ
محمد سلیمان
احمد حسین
مشیر علی
ناصر علی
عامر علی
قاسم علی
سعید حسین
صادق حسین
صابر حسین
محب الرحمٰن
حفیظ الرحمٰن
امان الرحمٰن
محبوب الرحمٰن
حمید الرحمٰن
معاذ الرحمٰن
محمد عیسیٰ
ضیاء الرحمان
انوار الرحمان
عبدالرحمان
امین الرحمان
مطیع الرحمان
عبیدالرحمان
''تذکرہ'' فوٹو کاپی

شجرہ سید معظم الدین صاحب بن حافظ سید شمس الدین صاحب طورو





شجرہ سید سعد الدین صاحب بن سید حافظ شمس الدین صاحب

(جائے سکونت نامعلوم ہے)

سید محمد جی

سید صاحب جی

سید حضرت جی

سید محمد جی

سید احمد جی — سید شیر بادشاہ

''تذکرہ'' فوٹو کاپی

شجرہ سید حافظ رحم الدین صاحب بن سید یوسف صاحب بن سید عثمان میاں صاحب

یہ چند خاندان گوجر گڑھی اور ڈھیری حمید گل میاں (ترنگزئی) میں آباد ہیں۔

باقی اولاد کا پتہ معلوم نہ ہوسکا

سید امام الدین — سید نجیم الدین — با گو بابا جی (گجر گڑھی مردان)

با گو بابا جی: میاں عبید اللہ — میاں نفر اللہ ×

میاں عبید اللہ: سید کمال الدین — سید قمر الدین — سید شرف الدین

سید کمال الدین — سید امام الدین — سید احمد دین

سید قمر الدین — سید غرب شاہ — سید قادر بخش: عبدہٗ — عبد الخالق

سید شرف الدین — سید فضل الدین: سید معین الدین — غلام شاہ — فضل محمود عرف مشکی میاں

سید معین الدین ×

فضل محمود عرف مشکی میاں — سیف الرحمان — عبد الدیان

غلام شاہ: سید حبیب گل — سید حمید گل

سید حبیب گل — عظیم گل: شیر بہادر — عبد العزیز — اسد جان — فرخ سیئر

سید حمید گل: سید عبد المجید — سید عبد الاکبر

سید عبد الاکبر: مرزا اکبر — گل اکبر

سید عبد المجید: فضل کریم — فضل معبود — محمد کریم

محمد کریم: مشتاق حسین — شبیر حسین — ارشد حسین

فضل معبود: فضل رحیم — فضل حکیم — فضل معبود — فضل علیم — فضل قدیم — ممتاز

فضل کریم: فضل ودود — فضل نعیم عرف شاہ روم — فضل داؤد ×

فضل ودود: حمید جان — وحید جان

فضل نعیم عرف شاہ روم: محمد عامر — محمد عاصم

''تذکرہ'' فوٹو کاپی

شجرہ سید علی میاں صاحب بن میاں عثمان بن اخوند پنجوؒ

سید قطب الدین — سید سیف الدین

سید قطب الدین: قتلام بابا — عبداللہ

قتلام بابا: سید شرف الدین — سید میاں نور

سید شرف الدین | سید شمس الدین | سید مرسلین میاں

سید میاں نور | سید محی الدین

سید محی الدین: شمس الدین — ضیاء الدین — غلام میاں

شمس الدین | نور میاں | میاں گل

ضیاء الدین | فضل میاں | سید قادر

سید مرسلین میاں: فضل رحیم — عبدالرحیم

فضل رحیم | چراغ شاہ | سمرقند

عبدالرحیم: شیر بادشاہ — حیاء الدین — رحمان الدین

★ سید ابوبکر میاں صاحب بن میاں عثمان صاحب کا فرزند علی محمد صاحب تھا۔ دیگر اولاد اور جائے سکونت کے متعلق مزید معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ ایک گھرانہ خوشمقام ضلع نوشہرہ میں آباد ہے۔

اخوند پنجو صاحبؒ کے فرزند میاں سید لقمان کی اولاد

آپ کے دو فرزند میاں بایزید اور میاں عبداللطیف تھے۔ زیادہ تر اولاد علاقہ سوات میں آباد ہے۔

جن کے متعلق مزید معلومات فراہم نہ ہو سکیں۔

علاقہ چار باغ سوات میں کافی اخون پنجو خیل سادات آباد ہیں۔

اخوند پنجو صاحبؒ کے فرزند میاں بہاؤ الدین کی اولاد

ان کی اولاد علاقے میں پھیلی ہوئی ہے

اکبر پورہ میں آباد خاندان کی تفصیل اگلے صفحے پر درج ہے۔

''تذکرہ'' فوٹو کاپی

موضع کاکا صاحب ضلع نوشہرہ

حضرت عثمان بن حضرت سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کی

اولاد:

۱۔محمد اسد۔محمد واحد۔محمد ماجد۔گل بادشاہ۔محمد شاہد۔محمد سعد۔محمد قاعد۔محمد خالد

۲۔ابن حکیم محمد حامد صاحب

۳۔ابن حکیم محمد امجد صاحب

۴۔ابن حکیم محمد اسد صاحب

۵۔ابن مولانا محمد مسعود صاحب

۶۔ابن مولانا محمد اسماعیل صاحب

۷۔ابن مولانا عبداللہ صاحب

۸۔ابن مولانا عبدالمؤمن صاحب

۹۔ابن مولانا عبدالوہاب صاحب

۱۰۔مولانا برہان الدین صاحب

شجرہ نسب ڈاکٹر پروفیسر محمد شاہد سے ملا ہے۔

مولانا عبداللہ صاحب ابن مولانا عبدالمومن صاحب ابن مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ یہ صحیح نہیں ہے۔درحقیقت مولانا عبدالوہاب کے فرزند اول سید عثمان میاں کے تین

بیٹے تھے۔سید یوسف میاں۔سید علی میاں اور سید ابوبکر میاں ۔سید علی میاں کے دو بیٹے تھے۔قطب الدین ۔سیف الدین ۔ قطب الدین کے دو بیٹے تھے قلام بابا اور عبداللہ کا صحیح شجرہ یوں ہے۔

مولانا محمد اسماعیل

مولانا قطب الدین

مولانا سید علی میاں

مولانا سید عثمان میاں

مولانا عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ

حضرت مولانا اخون پنجو باباؒ کے والد ماجد کا نام غازی شاہ باباؒ نہ کہ برہان الدین، ملاحظہ ہو سید اعجاز باچا کی ''باچا صاحب'' کی ڈائری ۵ مئی ۲۰۲۰ء ۱۲ رمضان المبارک

۲۔حضرت میاں محمد سلیمانؒ فرزند دوئم کے چار بیٹے تھے

ا۔حضرت میاں محمد ابراہیم (X)	۲۔حضرت میاں زین العابدین
۳۔حضرت میاں محمد فاروق	۴۔حضرت اخوند یعقوب

حضرت اخوند یعقوب

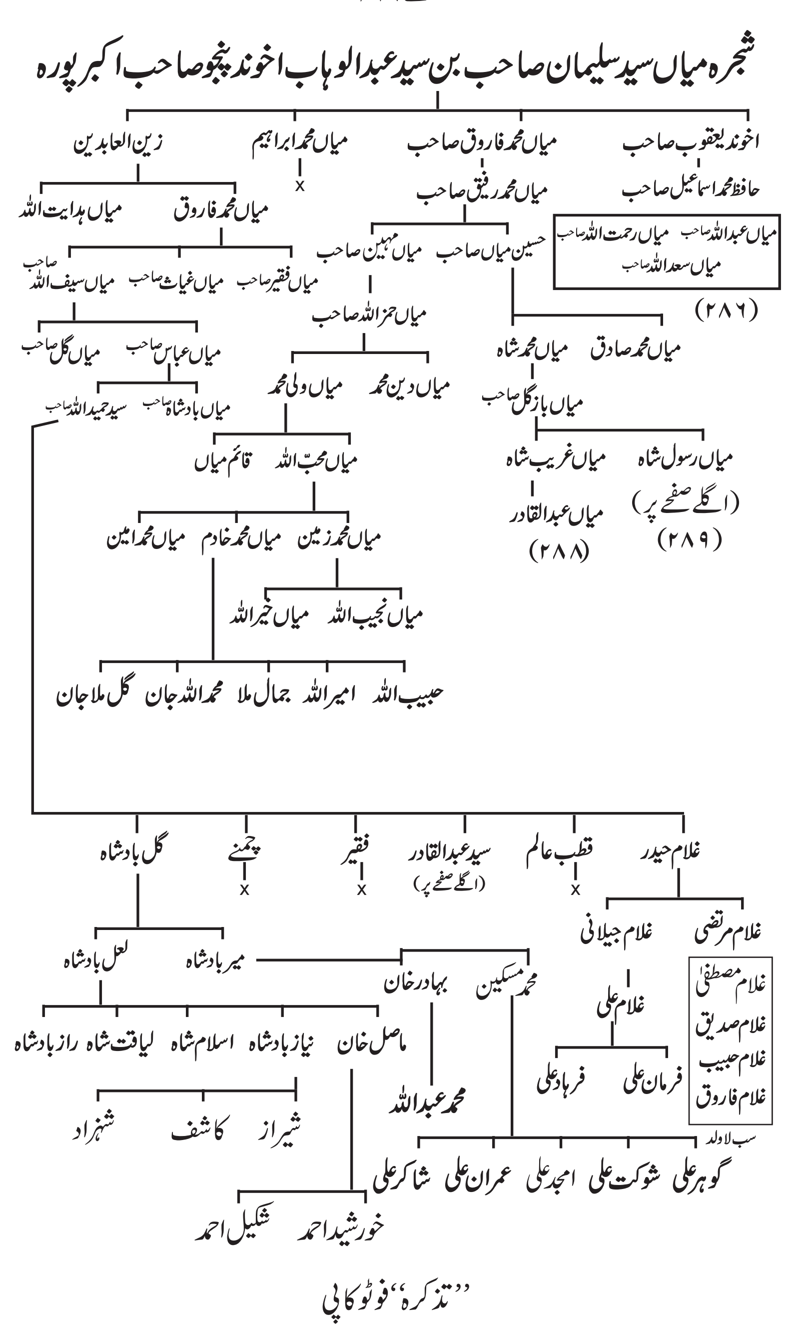
حافظ محمد اسماعیل

میاں عبداللہ — میاں رحمان اللہ — میاں سعیداللہ

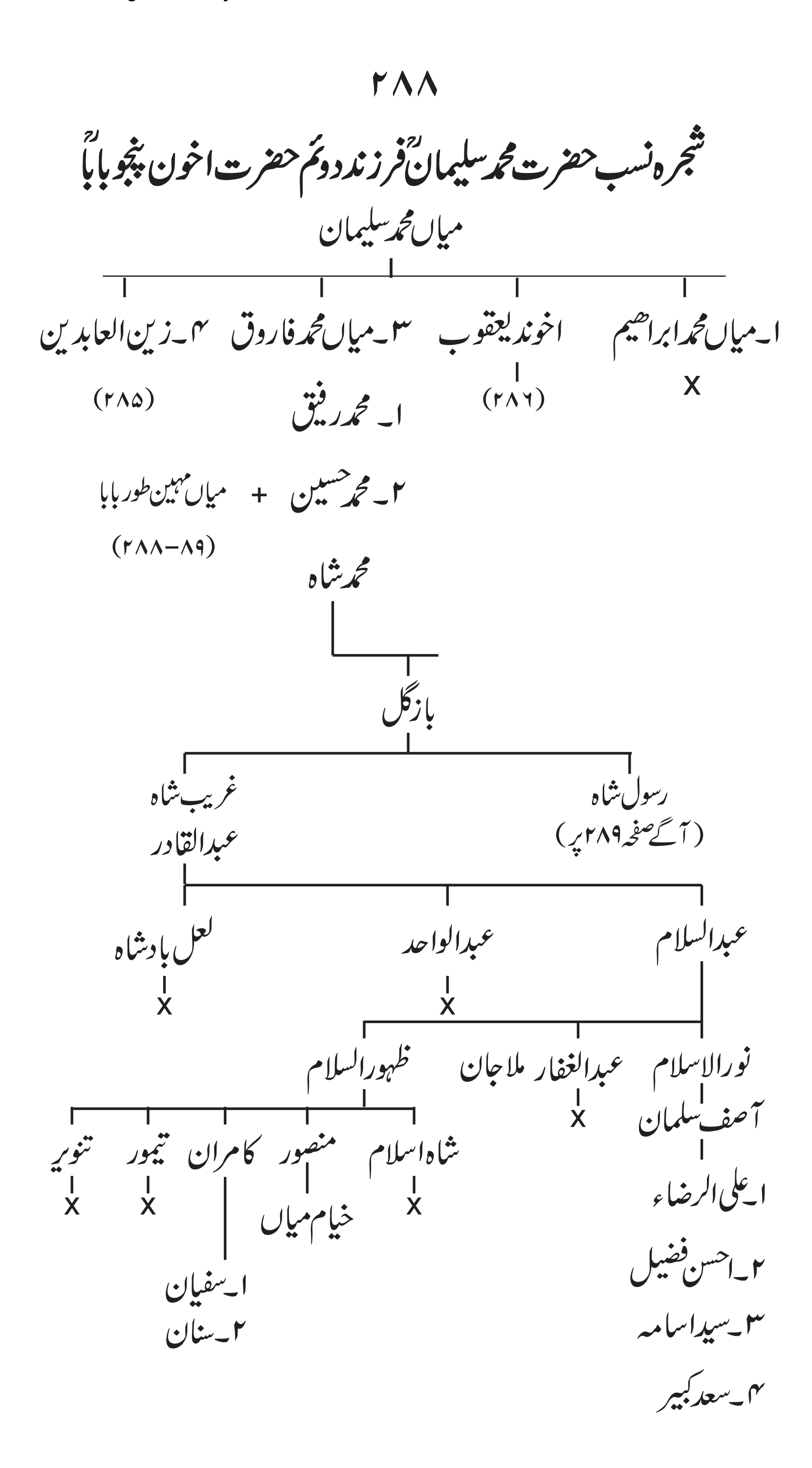
نوٹ: صاحبزادہ حبیب الرحمان کی کتاب سے نقل۔

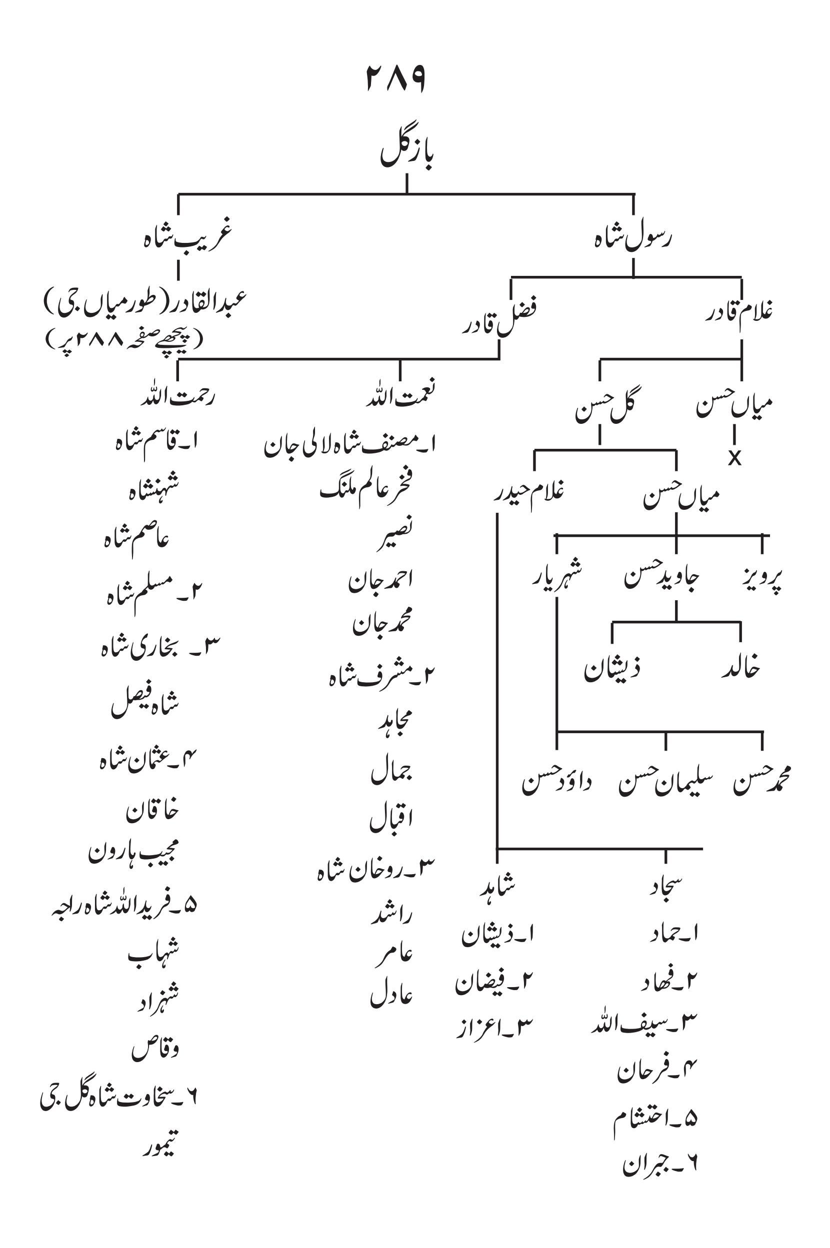
رہائش اور مزید معلومات نہ مل سکی۔

شجرہ میاں سید سلیمان صاحب بن سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحب اکبر پورہ



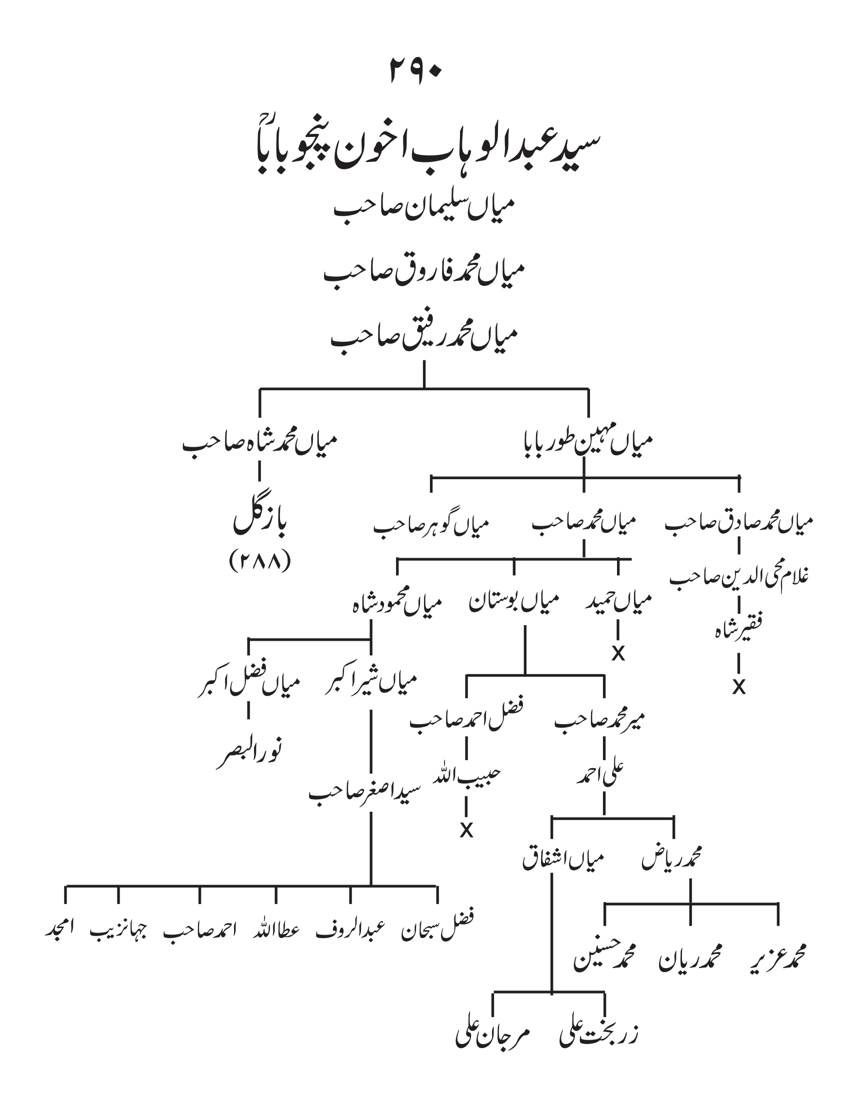
شجرہ نسب حضرت محمد سلیمانؒ فرزند دوئم حضرت اخون پنجو باباؒ



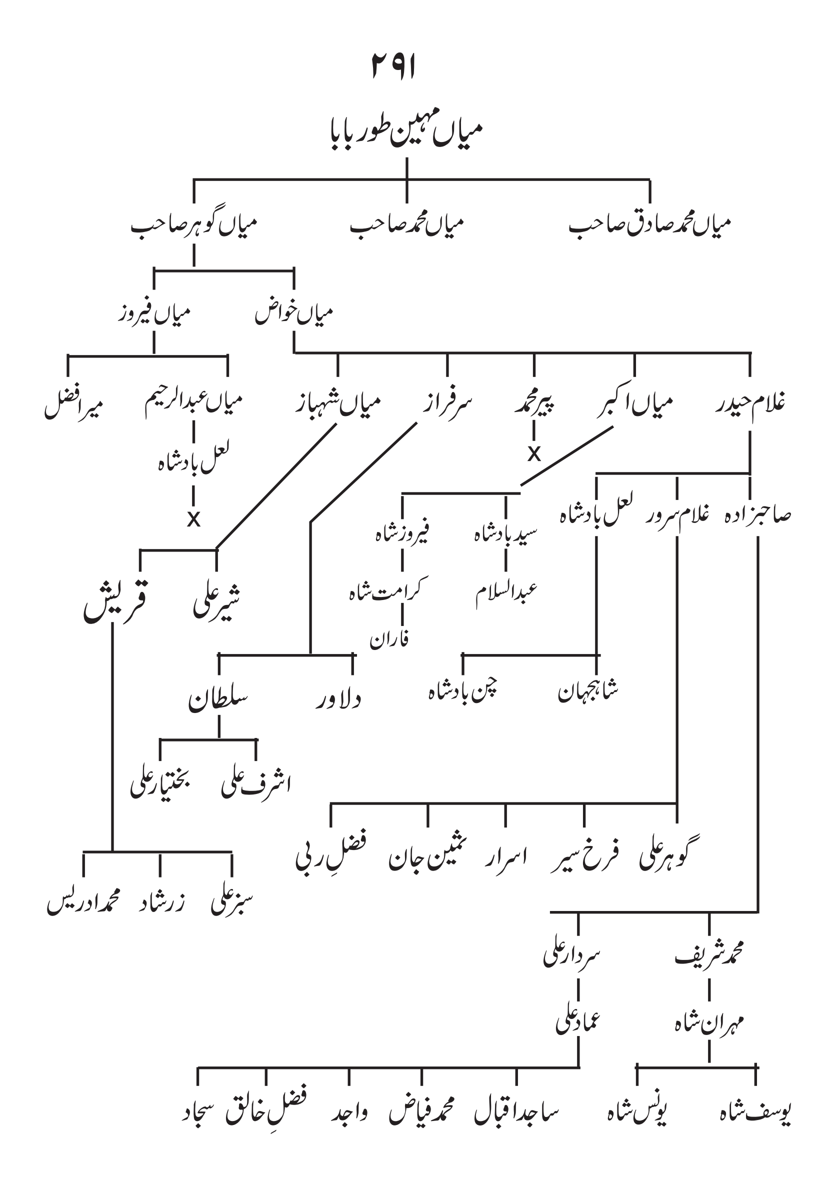


بازگل
رسول شاہ
غریب شاہ
عبدالقادر (طور میاں جی)
(پیچھے صفحہ ۲۸۸ پر)
غلام قادر
فضل قادر
رحمت اللہ
نعمت اللہ
میاں حسن
x
گل حسن
میاں حسن
غلام حیدر
پرویز
جاوید حسن
شہریار
خالد
ذیشان
محمد حسن
سلیمان حسن
داؤد حسن
سجاد
شاہد
۱۔ حماد
۲۔ فہاد
۳۔ سیف اللہ
۴۔ فرحان
۵۔ احتشام
۶۔ جبران
۱۔ ذیشان
۲۔ فیضان
۳۔ اعزاز
۱۔ مصنف شاہ لالی جان
فخر عالم ملنگ
نصیر
احمد جان
محمد جان
۲۔ مشرف شاہ
مجاہد
جمال
اقبال
۳۔ روخان شاہ
راشد
عامر
عادل
۱۔ قاسم شاہ
شہنشاہ
عاصم شاہ
۲۔ مسلم شاہ
۳۔ بخاری شاہ
شاہ فیصل
۴۔ عثمان شاہ
خاقان
مجیب ہارون
۵۔ فرید اللہ شاہ راجہ
شہاب
شہزاد
وقاص
۶۔ سخاوت شاہ گل جی
تیمور

سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ



نوٹ: میاں کرامت شاہ اور میاں محمد شریف سے دستی وصول ۔



میاں مہین طور بابا
میاں محمد صادق صاحب
میاں محمد صاحب
میاں گوہر صاحب
میاں خواص
میاں فیروز
غلام حیدر
میاں اکبر
پیر محمد
x
سرفراز
میاں شہباز
میاں عبدالرحیم
میر افضل
لعل بادشاہ
x
صاحبزادہ
غلام سرور
لعل بادشاہ
سید بادشاہ
فیروز شاہ
عبدالسلام
کرامت شاہ
فاران
شیر علی
قریش
شاہجہان
چن بادشاہ
دلاور
سلطان
اشرف علی
بختیار علی
گوہر علی
فرخ سیر
اسرار
ثمین جان
فضلِ ربی
سبز علی
زرشاد
محمد ادریس
محمد شریف
سردار علی
مہران شاہ
عماد علی
یوسف شاہ
یونس شاہ
ساجد اقبال
محمد فیاض
واجد
فضلِ خالق
سجاد

شجرہ نسب سید میاں محمد صادق حسین میاں بن حیدر محمد رفیق

میاں سید گوہر

سید میاں غواص   سید فروز شاہ

سید میاں عبدالرحیم   سید میر افضل

سید میاں عبدلعزیز

سید ڈاکٹر میاں عبدالجلیل   سید محمد وصال   سید محمد سعید   سید محمد طاہر   سید حاور عزیز

سید سلمان عزیز   سید خیام عزیز   سید عاشر عزیز   سید ناصر عزیز   سید محمد عبداللہ

اُربان عزیز   سید اُسامہ عزیز   میاں یاور عزیز

محمد فرقان عزیز   سید جلال عزیز

سید اعجاز احمد باچا: ''باچا صاحب کی ڈائری صفحہ نمبر ۱۱۲ ڈاکٹر نور اسلام میاں کے قلمی بیاض میں سید میاں محمد صادق برادر محمد شاہ بن حسین میاں تک کا شجرہ موجود ہے۔

سرہ میانگان یعنی سرخ میاں گان اولاد معین الدین المعروف طور باباؒ مزار کونڑ افغانستان

سرخ اسلئے کہ یہ بہت خوبصورت سرخ سفید رنگ رکھتے تھے اور ان میں بعض اب بھی خوبصورت ہیں۔ اکبر پورہ بازار سے باہر بہ رخ مغرب دریا باڑہ کے کنارے اکبر پورہ دربار اخون پنجو باباؒ جاتے وقت باڑہ پل کے مشرق۔ اکبر پورہ دریا باڑ کے مغربی کنارے اور بابا صاحب مزار کے شمالی کنارے۔

میاں کرامت شاہ فرزند میاں فیروز شاہ اور میاں محمد شریف فرزند میاں صاحبزادہ سے جو شجرہ نسب حاصل ہوئے ہیں سرخ میانگان اولاد حضرت معین بابا

المعروف طورو باباؒ (مزار افغانستان) کی اولاد میں حضرت محمد فاروق ابن حضرت اخون پنجو باباؒ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کے چند کا لکھا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہاں مقیم ہیں۔

میاں اکبر شاہ (سرخ میاں اکبر پورہ)

کے دو بیٹے تھے۔ سید شاہ و فیروز شاہ

سید بادشاہ کے پانچ بیٹے

محمد سلام۔ محمد زمان۔ لیاقت۔ حبیب الرحمٰن۔ محمد ضرا

وحید	شاہد	عزیز
نوید	واحد	اعجاز
نوراسلام	طاہر	
توحید	ظاہر	

میاں اکبر شاہ کے دوئم فرزند فیروز شاہ

فیروز شاہ کے تین بیٹے

کرامت شاہ	فرحت شاہ	جوہر شاہ
فرحان شاہ	اعتزاز احمد	سنان اکبر
خبان شاہ	حذیفہ	حنان اکبر
		میاں اکبر

نوٹ: میاں کرامت شاہ سے حاصل کیا۔

شجرہ سید عبدالقادر بن سید حمید اللہ صاحب اکبر پورہ زین العابدین کی اولاد

عبدالمنان محمد سلام غلام قادر میر قادر فضل قادر سید اکبر غلام سرور

عبدالحنان عبدالجبار انور جان سید قادر سید قمر

فضل سبحان فیض الرحمان سید حسن روشن محمد اشرف میر اکبر

حیات شاہ عزیز الرحمان محمد زبیر جمشید محمد طفیل

سجاد حسین خالد حسین زاہد حسین

محمد ظفر محمد صابر محمد طاہر نورالامین

یحیٰے خان محمد ذاکر محمد طاہر شیر شاہ امین گل ہمایوں عالمزیب

محمد ریاض محمد فیاض محمد آصف

حضرت زین العابدین (فرزند حضرت سلیمان باباؒ) کی اولاد

۱۔ حضرت زین العابدینؒ

۲۔ حضرت سید ہدایت شاہؒ

۳۔ حضرت سید سیف اللہؒ

۴۔ حضرت سید محمد عباسؒ

۵۔ حضرت سید میاں بادشاہؒ

۶۔ حضرت سید میاں اکبرؒ

۷۔ حضرت سید فضل رحیمؒ + عبدالرحیم

۸۔ حضرت سید محمد عمرؒ + قریش باچا + غلام باچا + سید رحمٰن

۹۔ حضرت سید بختیار علی شاہؒ ۱۔ سید باچا جوہر

۱۰۔ محمد سراج من اللہ ۲۔ مظفر شاہ جوار

۱۱۔ محمد اظہر من اللہ ۳۔ فرمان شاہ نثار

۱۲۔ محمد نصیر من اللہ ۴۔ عرفان شاہ ملا جان

۵۔ سردار شاہ

سید بختیار علیشاہ ''قراۃ العین'' صفحہ ۱۱۰ دستی وصول از شوکت باچا بن مسکین باچا

حضرت میاں محمد لقمانؒ فرزند سوئم

آپ نے اپنے دونوں بیٹوں حضرت بایزیدؒ اور حضرت عبدالطیفؒ کے ساتھ سوات میں رہائش پذیر تھے (ملاحظہ ہو صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کی تذکرہ اخون پنجو باباؒ) صحیح نہیں ہیں۔ غلط روایت چلی آرہی ہے۔ خوشمقام میانگان حضرت اخون پنجو باباؒ کی بیٹی کی اولاد ہیں۔ درحقیقت حضرت اخون پنجو باباؒ کے پانچ بیٹوں کے علاوہ دو دختر بھی تھیں۔ ''یک دختر داد دَرا کبر پورہ والدہ اخون محمد صاحب قریہ وے پتوارست ودئم دختر در پشاور دادہ سیدرا۔'' (ذریعہ پرانا فارسی قلمی بیاض ڈاکٹر نور اسلام کے پاس) دوسری بیٹی آئینہ اہلیہ حضرت سید محمد یونس گیلانی پشاوری تھی۔ حضرت سید محمد یونس کوہستانوں کے جہادوں کے بعد مردان کے میں رہائش پذیرا ختیار کی۔

درحقیقت خوشمقام میانگان حضرت عبدالطیفؒ پسر دوئم حضرت میاں محمد لقمانؒ کی اولاد ہیں۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کے فرزند سوئم	حضرت عبدالطیفؒ	حضرت عبداللہؒ
حضرت میاں محمد لقمان	میاں محمد عمر تین فرزند	سید قمر بادشاہ کے تین فرزند
حضرت عبدالطیف	عنایت بادشاہ	لعل بادشاہ
سید اکبر شاہ	نور الٰہی	بغداد شاہ
سید محمد یوسف شاہ کے فرزند	فضل الٰہی	ظاہر شاہ

رنگین شاہ مشرق شاہ

شمشیر شاہ سردار شاہ رسول شاہ رحیم شاہ

خورشید شاہ شمشاد شاہ ان سے مکمل شجرہ نہ مل سکا۔

حضرت میاں محمد بہاؤالدین فرزند چہارم کی اولاد

ان کے اکلوتے بیٹے سید حافظ کی اولاد اکبرپورہ اور ملوگو میں مقیم کچھ سوات میں رہائش پذیر ہیں۔

سید بہاؤالدین بن اخوند پنجو باباؒ

حافظ سید حبیب شاہ

میاں غلام احمد میاں شیخ حسن میاں شیخ حسین

میاں طاہرالدین میاں سیف الدین میاں نیازالدین میاں حداحمد میاں راحت محمد میاں عبید محمد

میاں نصرالدین ان کی اولاد سوات میں ہے

میاں عبدالرشید میاں حیدرالدین میاں عبدالقدوس

عبدالرحمان احمد میاں میاں خورشید میاں محمد اسماعیل میاں محمد اسحاق

میاں محمد یعقوب جان

میاں محمد اسرائیل میاں سید جیل میاں عبدالجلیل

پیر صاحب شمشاد علی شمشیر علی میاں افتخار علی شاہ میاں اجمل شاہ میاں ارشد علی

اعجاز علی محمد بلال

مختیار علی ابرار حسین مشتاق علی اشتیاق علی میاں ایوب جان میاں محمد اقبال میاں محمد جاوید

محمد عباس محمد الیاس عظیم جان شیراز جنید

احمد علی عمران علی اصغر علی نادر علی اسد اقبال محمد عدنان خرم اقبال

بہاؤالدین

حافظ سید حبیب شاہ

میاں غلام احمد

ظاہرالدین/جواہرالدین

عبدالرشید میاں

عبدالرحمٰن

عبدالرحیم

فضل رحیم　　حصل رحیم　　گل رحمٰن

شیر افضل　　کرامت شاہ　　نور رحمٰن　فضل رحمٰن

نوٹ: یہ شجرہ نسب میاں کرامت شاہ بن میاں فضل کریم۔ اکبر پورہ سے ملا ہے۔

میاں عبدالغنی مرحوم میاں، محمد اسماعیل، میاں محمد اسحاق

ان دونوں کے قریبی رشتہ دار کے دو پسر

۱۔ میاں شوکت حسین ایڈوکیٹ پشاور

۲۔ جسٹس حکومت پاکستان ان دونوں بھائیوں کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ مقیم اکبر پورہ میں

موضع ملوگو میں حضرت بہاؤالدین کی اولاد

اخون پنجو باباؒ

محمد بہاؤالدین

حافظ حبیب شاہ

حضرت غلام احمد

حضرت دوست محمد

سیف الدین / حنیف الدین

ناصرالدین / نصیرالدین

حیاءالدین

صاحبزادہ۔زرغون شاہ　مبارک شاہ

محمد نعیم

ا۔شیر شاہ　بادشاہ گل

۲۔شاہ خالد　ا۔ظاہر شاہ

۳۔شہنشاہ　۲۔طاہر شاہ

بزرگ شاہ

بخاری شاہ　فیروزشاہ　مشرف شاہ

مسکین شاہ　سرورشاہ　طارق شاہ

شہریار　صفدرشاہ　اسفندیار

محمدانس　محمدضرار

نوٹ: یہ شجرہ نسب میاں محمد صفدر شاہ سے ملا ہے۔

حضرت محمد امیر نہر باچا صاحبؒ

ولادت: چار باغ سوات

وفات: مصری پورہ اکبر پورہ (۱۹۶۹ء)

حضرت نہر باچا صاحب حضرت اخوند پنجو باباؒ کی آغوش میں تقریباً ۱۹۰۰ء کی پہلی دہائی رہائش پذیر ہوا۔ اس وقت ماسوائے مزار اخوند پنجو باباؒ اور جامع مسجد کے چاروں طرف کھیت و درخت تھے۔ حضرت نہر باچا نے نہر کے کنارے رہائش کے لئے اچھی خاصی تعمیر کروائی۔ حضرت نہر باچاؒ خوبصورت خوب سیرت قدآور شخصیت تھے۔ ان کے دو مرید تھے۔ (۱) نیک عمل درزی اکبر پورہ اور (۲) مولانا عبدالسبحان صاحب

۱۔ حضرت نیک عمل نے بہت کوشش کی مگر خانقاہ حاصل نہ کر سکا اور لاہور پنجاب میں رہائش اختیار کی۔

۲۔ مولانا عبدالسبحان خانقاہ کی کوشاں کوشاں خدمت کرتے رہے۔ حضرت اخوند پنجو باباؒ کی جامع مسجد میں خطیب تا وفات ۱۹۸۵ء دل فشانی سے خدمت کرتے رہے۔ کفالت سب حضرت اخوند پنجو باباؒ کے لنگر سے ملتی رہی اور اب بھی پسماندگان کو ملتی رہتی ہے۔ مولانا صاحب کی وفات کے بعد ان کے فرزند مولانا احسان اللہ امامت کرتے ہیں۔ محمد اسماعیل صاحب اپنے والد کے خلیفہ ۲۰۱۹ء اس دنیا سے چل بسے۔

۱۔حضرت اخون پنجو باباؒ کی اولاد چمکنی، پیر پائی، ماشو، داؤدزئی، دوآبہ میں رہائش پذیر ہیں۔(ملاحظہ ہورضوانی مرحوم: تحفۃ الالیاء) ان تک پہنچ نہ ہوسکی۔

۲۔بعض اولاد شجرہ نسب نئی رکھتے مثلاً بار بار کوشش کے باوجود موضع چوکی ممریز کے پنجو خیل صاحبان سے شجرہ نسب حاصل نہ سکا۔معلوم ہوتا ہے ان کے پاس یہ ریکارڈ موجود نہیں۔

۳۔موضع خوشمقام سے میاں گان جو شجرہ نسب ملا ہے وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ صرف دو پشت کا ملا ہے۔حضرت اخون پنجو باباؒ حضرت میاں محم لقمان فرزند سوئم

حضرت عبداللطیف فرزند دوئم حضرت نعمان

محمد یوسف

ان کی اولاد تک محدود

۴۔اکبر پورہ رہائش قادر میاں مرحوم اور ان کے بھائی سید رزاق دونوں بے اولاد تھے۔ ان کے متعلق نہ معلوم ہوسکا۔یہ دونوں مرحوم شیر افضل بن شیر دل کے سگے ماموں تھے۔

۵۔مصلی میاں مرحوم اکبر پورہ سے متعلق بھی معلوم نہ سوسکا۔

۶۔میاں قریش باچا میاں غلام باچا پسراں میاں عبدالرحیم شجرہ نسب نہیں رکھتے۔صرف ان دونوں کا میاں شوکت باچا فرزند مسکین باچا سے شجرہ حاصل ہوا۔

۷۔میاں امتیاز علی شاہ بن خان بادشاہ سے قدرے تفصیل شجرہ حاصل ہے۔

میری یہ کوشش رہی زیادہ سے زیادہ پنجو خیل سادات اس کتاب میں درج ہوں۔جو کچھ مل سکا شامل کردیا ہے۔

حضرت اخون پنجو باباؒ

۔
۔
۔
۔
۔
۔
۔

سید مسعود شاہؒ

سید محمود شاہؒ کے تین فرزند

۱۔سلطان شاہؒ ۲۔سید عبدالمنان شاہؒ ۳۔سید بادشاہ

اول سلطان شاہ کے دو فرزند پلوسی پیران پشاور

۱۔ہمایون شاہ + دوئم مظفر شاہ پلوسی کے تین فرزند

۱۔محمد شاہ ۱۔لیاقت شاہ

صالح شاہ ۲۔مطہر شاہ

۳۔طاہر شاہ

حضرت محمود شاہ کے دوئم فرزند عبدالمنان شاہ کے چار فرزند

۱۔عبداللہ شاہ ۲۔جعفر شاہ ۳۔یوسف شاہ ۴۔بسم اللہ شاہ

۱۔بخشش اکلوتا فرزند راحیل شاہ

۲۔افتخار

۳۔مکمل شاہ

حضرت محمود شاہ کے سوئم فرزند سید بادشاہ کے چار فرزند

۱۔خان بادشاہ ۲۔تاج بادشاہ(X) ۳۔مختیار بادشاہ ۴۔عنایت بادشاہ

خان بادشاہ کے چھ فرزند

۱۔امتیاز علی شاہ

۲۔فیاض شاہ

۳۔ریاض علی شاہ

۴۔شکیل شاہ

۵۔طارق شاہ

۶۔ہارون بادشاہ

امتیاز علی شاہ مقیم بستی اخون پنجو بابا
موضع دامان

مختیار بادشاہ کے چار فرزند مقیم پلوسی پیران ضلع پشاور

۱۔چاند بادشاہ

۲۔بختیار شاہ

۳۔عدنان شاہ

۴۔فہیم شاہ مقیم پلوسی پیران ضلع پشاور

پسر چہارم عنایت بادشاہ بالو ضلع نوشہرہ

۱۔انعام اللہ شاہ

۲۔اکرام اللہ شاہ

۳۔عالم زیب شاہ

باقی سب مقیم تاروجبہ

نوٹ: سلسلہ نسب میاں امتیاز علی شاہ سے ملا ہے۔

حضرت میاں محمد فرید الدینؒ فرزند پنجم

ولادت: اکبر پورہ ضلع نوشہرہ

وفات: اجمیر ہندوستان

تعلیم: دینی تعلیم اپنے والد ماجد کی زیر سر پرستی دارالعلوم پنجہ مسجد اکبر پورہ حاصل کرنے کے بعد وہاں درس و تدریس میں مصروف رہے۔ اپنے والد بزرگوار سے صابری چشتی، نقشبندی قادری اور سہروردی میں خلقہ خلافت حاصل کی۔ اپنے سب سے بڑے بھائی میاں محمد عثمانؒ سے نقشبندی اور دوسرے بھائی میاں محمد سلیمانؒ سے چشتی صابری میں خصوصی بیعت حاصل کی۔

اپنے چاروں بھائیوں کی طرح تقویٰ دار شرح محمدیؐ سے ذرہ بر تجاوز کرتے نہ برداشت کرتے تھے۔ حضرت میاں محمد چمکنیؒ نے اسرار الاسر میں شیخ فریدؒ کو اپنا استاد سہرا ہا ہے۔

حج بیت اللہ اور زیارت روزہ مبارک حضرت رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے کی تیاری میں مصروف ایک مرید بولے حضور نکاح کیا ہوتا ہے ہم سفر کی سہولت ملتی۔

جواب: محبت الٰہی اور عشق رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی گنجائش نہیں رکھتا ہوں۔

عربستان سے براہ راست اجمیر روزہ مبارک حضرت معین الدین چشتیؒ کی زیارت اور خانقاہ میں باقی زندگی گزاری۔

روایت ہے کہ والد بزرگوار نے میاں محمد فرید الدینؒ کو خاص ہدایت سے رخصت کرتے وقت فرمایا۔ ہندوستان جا کر لنگوٹی درویشوں سے دور رہنا۔ عربستان سے براہ راست اجمیر ہندوستان جا کر حضرت معین الدین چشتی کے روزہ مبارک پر حاضری دی اور وہاں ایک لنگوٹی درویش کو ریاضت میں محو پا کر بیدار کر کے پوچھا یہاں کیا کر رہے ہو۔ لنگوٹیہ درویش اُٹھا پوچھا اپنے والد بزرگوار کی ہدایت نصیحت بھول گئے ہو۔ یہ سن کر شیخ فرید خاموش باقی زندگی خواجہ معین الدین کے مزار پر حاضری اور خانقاہ میں گزاری۔ آپ کا مزار اجمیر میں خواجہ معین الدینؒ کے مزار کے احاطے میں بندی باباؒ سے مشہور ہے۔

حضرت شیخ فریدؒ کے خاص مریدوں کے ذریعہ اسلام پھیلا ہے۔

"سلسلہ طریقت"

حضرت اخون پنجو باباؒ

۱۔ حضرت میاں محمد سلیمانؒ

۲۔ حضرت میاں محمد فرید الدینؒ

۳۔ حضرت شیخ حبیب پشاوریؒ

۴۔ حضرت مومن ماشوگرؒ پشاور

۵۔ حضرت شیخ محمد صدیق بشونئیؒ بونیر

۶۔مولانا شیخ محمد عمرزئی چارسدہ

۷۔حضرت حافظ عبدالغفور شید وسوات (دو مرید خاص)

{۱۔حضرت نجم الدین ہڈھے بابا صاحبؒ ۲۔حضرت شیخ عبدالوہاب مانکی باباؒ نوشہرہ}

۸۔حضرت تاج الدینؒ پنجاب

۹۔مولانا حیدر آبادیؒ ہندوستان

۱۰۔حضرت حاجی ترنگزئی صاحبؒ

حاجی ترنگزئیؒ صاحب نے دوسرے حج کے بعد ہڈھے ملاؒ کے مرید خاص شیخ عالم المعروف عالم گل باباؒ سے سلسلہ نقشبندی اور قادری میں بیعت حاصل کی۔ حضرت مولانا عالم گلؒ نے پگڑی سر سے اُتار کر حضرت حاجی صاحب ترنگزئیؒ کے سر پر رکھ کر کہا کہ آج سے تم میرے سجادہ نشین ہو۔

حضرت اخون پنجو باباؒ

۱۔حضرت میاں محمد سلیمانؒ فرزند دوئم

۲۔حضرت میاں محمد فریدالدینؒ المعروف شیخ فرید بندی باباؒ اجمیری

۳۔حضرت سید محمد حسن گیلانی پشاوریؒ

۴۔حضرت شاہ محمد غوث پشاوری لاہوری (فرزند حضرت سید حسن پیر) آپ نے کشمیر کے کونے کونے میں اسلام پھیلایا۔ لاہور میں آپ شاہ محمد غوث کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ محمد غوث کے مرید خاص

۱۔حضرت شیخ وجہیہ الدین المعروف پیر زھدی مزنگ لاہور

۲۔شیخ غلام محمد بن سید محمد حاورؒ بن شاہ محمد غوثؒ المعروف شاہ غلامؒ

۳۔حضرت سید شاہ میر مزار مظفر آباد (آزاد کشمیر)

۴۔حضرت محمد باقرؒ مزار کشمیر

سب اپنے وقت کے عالم فاضل اسلام پھیلانے میں کوشاں کوشاں تھے۔

تالیفات شاہ محمد غوثؒ

۱۔شرح غوثیہ

۲۔جامع علوم

۳۔طریقت و معارفت فارسی میں اسرار التوحید

۴۔رسالہ غوثیہ

۵۔سلسلہ عالیہ سہروردیہ

۶۔علم حدیث بخاری شریف شرح سلوگ

(۲۹)

حضرت اخون پنجو باباؒ سے جاری سلسلہائے طریقت کے ممتاز شخصیت

خلاصہ

ا۔ میاں علی خان باباؒ

میاں علی خانؒ آپ خلیفہ اول تھے ۔موضع شیر پاؤ ہشتنگر ضلع چارسدہ میں ولادت ۔قبیلہ (ماموزئی) محمد زئی یوسف خیل تھا۔کافی زرعی جائیداد چھوڑ کر اپنی خالہ کے ہاں اکبر پورہ میں رہائش اختیار کی ۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کی اکبر پورہ میں آمد سن کر بڑے ادب کے ساتھ حاضر ہوئے ۔باقی ساری زندگی حضور کی خدمت اور انکی وفات کے بعد مزار میں خدمت کرتے گزاری ۔ بڑی جان فشانی سے خدمت کرتے رہے ۔پیر و مرشد بڑی شفقت سے حضرت میاں علی باباؒ کو ''شیخ جی'' پکارتے ۔ چونکہ شیخ جی بابا اپنے مرشد کی روزمرہ مصروفیات سے بخوبی واقف تھے لہٰذہ ان ہی کے ذریعے سے حضرت اخون پنجو باباؒ کے زندگی کے تفصیلاً حالات پہلی مرتبہ شائع ہوئے ۔

چونکہ میاں علی خان باباؒ انپڑھ تھے ۔اپنے فرزند حضرت شیخ عبدالرحیم بابا ؒ تارہ

اکبرپورہ کو پشتو زبان املا دینے سے فارسی نثر میں مناقب کو مرتب کیا۔حضرت ملا خاکیؒ نے اس مناقب کو فارسی شعر میں تیار کیا۔ بعد میں اس ہی کو حضرت حافظ محمد فرزند حضرت شیخ عبدالرحیمؒ نے پشتو نثر میں کردیا۔حضرت شیخ میاں علی خان باباؒ کے پرپوتے حضرت بادشاہ میاں نے اس ہی کو پشتو شعر میں تیار کیا۔ بہ قول رضوانی مرحوم میاں باچا نے اپنی طرف سے لکھا جو ماوراء حقیقت ہے۔

حضرت شیخ میاں علی خان باباؒ کی اولا درہائش پذیر:

۱۔اکبرپورہ۔ضلع نوشہرہ

۲۔کنڈرا اکبرپورہ۔ضلع نوشہرہ

۳۔ترفہ اکبرپورہ۔ضلع نوشہرہ

۴۔ضلع چارسدہ

۵۔لندن انگلستان

۲۔ حضرت اخون سالاکؒ متوفی ۱۰۴۷ھ

اپنا آبائی ملک ترکستان چھوڑ کر حضرت اخون پنجو باباؒ کی خدمت میں حاضری۔سخت ریاضتوں،مجاہدوں اور مراقبوں سے زندگی گزارنے سے سلسلہ چشتی صابری میں خلقہ خلافت سے نوازے گئے۔

حضرت اخون سالاکؒ اپنے وقت کے نامور ظاہری اور باطنی علوم والی شخصیت تھے۔عالم فاضل ،اعلیٰ درجے مبلغ، ادیب ،مصنف ،مؤرخ ،کفر کو مٹانے

والے عظیم، جہادی اور غازی تھے۔

تصنیف:

۱۔ فتاویٰ عربیہ

۲۔ بحرالانصاب

فتاویٰ عربیہ دینی مسائل کی تشریح ہے۔ بے شمار علماء نے اخذ کیا ہے۔

حضرت مولوی اسماعیل شہید بالاکوٹ نے وادئ پشاور میں اسلامی ریاست قائم کی تھی۔ ان کے اکثر شرعی فیصلے ''فتاویٰ عربیہ کے مطابق تھے۔

بحرالانصاب میں علماء مشائخ، سادات خصوصاً پشتون نسب نامہ تفصیلاً بیان ہے۔

موجودہ پختونخواہ میں کثیر تعداد جہادوں سے کفر کا قلعہ قمع کر کے حضرت رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل السنّت والجماعت کا چراغ روشن کیا۔

یہ جہاد حضرت اخون پنجو باباؒ کے حکم سے پکھلی الازئی، لندیاڑ کوہستان، چلاس، دیر کوہستان، باجوڑ کوہستان اور سوات کوہستان میں حضرت اخوند سالاکؒ کی قیادت میں گمراہی مٹانے سے عظیم کامیابی حاصل کی۔

۱۔ مست ملا علی خانؒ شوڑ بن شینو ار ضلع خیبر

۲۔ حضرت عمر خانؒ شیوہ شیخ جانان

۳۔حضرت پڈو خانؒ رجڑ

۴۔حضرت مولانا نور محمد خانؒ کاٹینی

۵۔حضرت باگو خانؒ پنجتار

کثیر تعداد جانثار درویش، فقیر اور عوام نے شہادت کے جام پیئے اور بے شمار غازی بن کر واپس لوٹے۔حضرت شیخ مولانا اخون سالاک غازیؒ کا مزار سندھ کوہستان کے موضع بلگرام میں لوگوں کی حاضریوں کا مرکز ہے۔

حضرت اخون سالاکؒ کے مرید

۱۔حضرت اللہ دادؒ ڈھنڈ ڈھیری مردان

۲۔حضرت محمد صدیق پھلواڑیؒ مردان مقیم مصطفےٰ آباد رامپور ہندوستان

۳۔حضرت حافظ مولانا عبدالمقدم المعروف الپوری سواتؒ

۴۔مست ملا خانؒ

(ملاحظہ ہو نصر اللہ خان نصر ''اخون پنجو باباؒ'' صفحہ نمبر ۱۰ قاضی احمد شاہ رضوانی'' تحفۃ الاولیاء'' صفحہ ۳۲ اور عبدالحلیم اثر'' روحانی رابطہ اؤ روحانی تڑون'' صفحہ ۴۹۷)

۳۔ حضرت عبدالغفور عباسی المعروف بُڈا باباؒ

آپ ترکستان سے آکر وادئ پشاور میں موضع پیارئی شغارئی میں رہائش اختیار کی۔چونکہ بہت ضعیف تھے اس لئے بوڈا باباؒ (لقب سے مشہور تھے)۔آپ نے بیتس (۳۲) برس حضرت اخون پنجو باباؒ کی خدمت میں گزارے۔با کمال درجہ روحانی

عرفانی بزرگ تھے۔ چہل گزی قبرستان موضع کوچیاں میں آپ کا مزار مبارک عقیدت مندوں کی حاضری کا مرکز ہے۔ حضرت عبدالغفور عباسیؒ بوڈا بابا کی مناقب ''حضرت اخون پنجو باباؒ سے ایک یادگار ہے۔ آپ کے باکمال مرید گزرے ہیں۔

۱۔ حضرت شیخ صاحب ریگیؒ پشاور

۲۔ حضرت شیخ اخوند باباؒ بارہ شیخان

۳۔ حضرت شیخ اخوند بیسئی باباؒ حیات آباد پشاور

۴۔ حضرت میاں جیؒ (تحفۃ الالیاء صفحہ۔ ۲۹)

۴۔ حضرت اخوند سالکؒ

آپ حضرت شیخ مولانا اخوند سالاک غازیؒ کیساتھ جہادوں میں شریک تھے۔

۵۔ حضرت میاں محمد موسیٰ بٹ کوٹ بابا افغانستان

آپ کے پاس سانپ اور بچھو وغیرہ کے کاٹنے کا اجازہ تھا۔

جوروال دوال ہے۔

۶۔ حضرت رحمکار کاکا صاحبؒ

پیدائش: ۹۸۳ھ (۱۵۷۲ء)

وفات: ۱۰۶۳ھ (۱۶۵۲ء)

صاحبزادہ حبیب الرحمٰن اور سید بختیار علی شاہؒ سے منقول آپ کا نام کثیر گل المعروف کاکا صاحب الحسینی سید تھے۔ والد ماجد کا نام حضرت ابک باباؒ۔ تینوں صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صفحہ ۲۴۔ قاضی میر احمد شاہ صفحہ ۳۰ اور سید بختیار علی شاہ صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۲ سب کا ایک ہی بیان۔

حضرت ابک باباؒ نے اپنے چند روزہ بیٹے کو کپڑوں میں لپیٹ کر (بہ زبان پشتو اُونڑی'') حضرت اخون پنجو باباؒ کو دُعا کے لئے پیش کیا۔ صحیح نہیں ہے۔ حضرت صیاح الدین کاکاخیلؒ نے بھی تردید کی ہے۔ یہی تردید کاکاخیل میانگان میں بھی چلی آرہی ہے۔ تردید صحیح اس لئے ہے کہ ۹۸۳ھ ولادت کے وقت حضرت اخون پنجو باباؒ ۹۷۹ھ تا ۹۹۰ھ ہندوستان میں مقیم تھے۔ بہ قول حضرت میاں لعل بادشاہ المعروف کاکاجی کا بیان۔ (مزار حضرت اخون پنجو باباؒ کے قبرستان کے شمال میں واقع ہے)

حضرت ابک باباؒ نے اپنے بچے بہ عمر سات / آٹھ سال ۹۹۰ھ حضرت اخون پنجو باباؒ کو دُعا کے لئے پیش کیا۔ انھوں نے اپنے منہ کا لعاب انگلی سے بچے کے منہ میں ڈال کر دُعا کی انشاءاللہ بڑا ہو کر ظاہری روحانی علوم کی شہرت حاصل کرے گا۔ اور بچے کا نام

''رحمکار'' رکھ دیا۔ بعد میں کا کا صاحبؒ کے نام سے شہرت حاصل کی۔ حضرت اخون پنجو باباؒ کے زیر سرپرستی میں ظاہری باطنی علوم اعلیٰ رتبہ حاصل کیا۔

حضرت کا کا صاحبؒ کے مرید۔

۱۔ حضرت شیخ امان اللہؒ

۲۔ حضرت خواجہ شمس الدینؒ ھروی مزار توراں افغانستان

۳۔ حضرت شاہ عبداللطیفؒ بلخ افغانستان

۴۔ حضرت شیخ جمال الدین خٹکؒ المعروف حمبل خان (حمبل ملنگ)

۴۔ حضرت شیخ صاحبؒ مزار اکوڑہ خٹک

۵۔ حضرت گل نورؒ

۶۔ حضرت خواجہ شیخ بایدؒ مزار دوآبہ

۷۔ حضرت شاہ عبدالرحمانؒ مزار ملتان پنجاب

۸۔ حضرت خواجہ محمد خانؒ مزار پاپین

۹۔ حضرت خواجہ محمد سعید خٹکؒ مزار حیدر آباد دکن ہندوستان

۷۔ حضرت شیخ اورنگؒ

ایک دن حضرت شیخ عبدالغفور عباسی بوڈا باباؒ اپنے پیرومرشد حضرت شیخ اخون پنجو باباؒ کی خدمت میں حاضری دینے جا رہے تھے۔ اتنے میں اورنگ کی ہل چلاتے سریلی نظم سن کر رُک گئے اور اورنگ کو بلوایا۔ برخوردار اللہ تعالیٰ نے تجھے کسی اور کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ حضرت بوڈا باباؒ نے اپنا سفر جاری رکھا۔

اورنگ پر حضرت بوڈا باباؒ کی نصیحت بہت اثر انداز رہی۔ گھر پہنچتے عشق تاری ہوگیا۔ حضرت بوڈا باباؒ کی خدمت میں حاضری دی۔ مراقبوں، مجاہدوں اور ریاضتوں سے گزر کر حضرت شیخ عبدالغفور بوڈا باباؒ سے سلسلہ چشتی صابری میں بیعت حاصل کرنے سے درویشی اختیار کی۔ پشاور کے قریہ میاں گجر میں رہائش اختیار کی۔

۸۔ حضرت شیخ مجذوبؒ ترخہ اکبرپورہ

سنتے آرہے ہیں اور بعض کتابوں میں بھی یہی بیاں۔ ہندوستان میں شہزادہ سادہ لوح کم گو مجذوب اِدھر اُدھر پھرتے پھرتے کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے ان کو اپنا مرید بنالیا۔ مگر کسی وجہ سے پیر صاحب ناراض ہوکر شہزادہ مجذوب کو بدعا سے خارج کر دیا۔ شہزادہ مجذوب در پہ در بھٹکتا پھرتا حضرت اخون پنجو باباؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر لاچار نے اپنے گذشتہ واقعات بیاں کئے۔ حضور نے تسلی دیکر

خانقاہ میں ٹھہرایا۔ سخت ریاضتوں اور مراقبوں سے گزرنے کے بعد سلسلہ چشتی صابری میں خلقہ خلافت پر نوازا۔ روایت: جب شہزادہ مجذوب کے گزرے ہوئے پیر کو معلوم ہوا تو اس نے ناراض ہو کر حضرت اخون پنجو باباؒ کی مداخلت کی شکایت آقائے دو جہاں رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آخر کار مشاہیر ظاہری روحانی کا جرگہ مقرر ہوا۔ حضرت اخون پنجو باباؒ کا جرگہ کو جواب۔ دین اسلام سے خارج کردہ۔ در بہ در پریشان شہزادہ کو میں نے دین اسلام میں واپس داخل کر دیا۔ جواب ریاضتوں اور مراقبوں سے گزر کر روحانی مرتبہ حاصل کر چکا ہے۔ روحانی جرگہ نے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرنے کی درخواست پیش کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اخون پنجو باباؒ کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ (تحفۃ الالیاء صفحہ نمبر ۲۳،۲۴)

۹۔ حضرت شیخ مولانا سید محمد یونس گیلانی علیہ الرحمتہ

ولادت: موضع خاؤ افغانستان

وفات: ۱۰۵۹ء غلہ ڈھیر ضلع مردان

والد ماجد: حضرت شیخ محمد درویش گیلانی اپنے وقت کے برگزیدہ عالم فاضل روحانی رہنما گزرے ہیں مسلسل جہاد کے ذریعہ خلق کو دین اسلام پر مشرف کیا۔ حضرت مولانا شیخ المشائخ اخوند حافظ سید محمد یونس گیلانی پشاور وادیٔ کے ممتاز بزرگ ہیں موجودہ شمال مغربی پاکستان اور جنوب مشرقی افغانستان فیوضات پھیلانے اور

دین اسلام کی اشاعت علم عرفان اور تبلیغ کے لئے مسلسل جہاد کئے۔

بیعت : خاندانی روایت کے مطابق اپنے والد ماجد سے سلسلہ قادری کا خرقہ خلافت حاصل کیا۔ پشاور آ کر شیخ المشائخ مولانا اخون پنجو باباؒ سے سلسلہ چشتی صابری نقشبندی سہروردی میں خرقہ خلافت پر نوازے گئے۔ حضرت اخون پنجو باباؒ کی ہدایت پر حضرت شیخ مولانا اخوند سالاکؒ کی کامیاب قیادت میں جہاد کئے۔ اباسید کوہستان، سوات کوہستان، دیر کوہستان، باجوڑ کوہستان اور جنوب مشرقی افغانستان کثیر تعداد خلق دین نے اسلام کی روشنی قبول کی۔

جہاد کیلئے لشکر جمع کرنے کے لئے موضع طورڈھیر کو مرکز رکھا۔ حضرت شیخ حافظ مولانا محمد یونس گیلانی علیہ الرحمتہ حضرت اخون پنجو باباؒ کی بیٹی حضرت آئینہ بی بی سے نکاح کیا۔ جن کے بطن سے دو بیٹے حضرت محمد عنایت اللہؒ اور محمد یوسف المعروف محمد یوسف زئیؒ پیدا ہوئے۔

حضرت اخوند محمد یوسف زئی عالم فاضل روحانی بزرگ تھے۔ پشتو کے صوفی شاعر حضرت شیخ عبدالرحمٰن باباؒ ان کے شاگرد تھے۔ حضرت محمد یوسفزئی کا مزار مبارک اپنے والد ماجد کے ساتھ موضع طورو میں ہے۔ حضرت مولانا شیخ محمد یوسفزئی کا اکلوتا فرزند ارجمند ولی محمد تھا جو جلیل القدر عالم ممتاز عارف تھا۔ اپنے تیس عالم فاضل مجاہد کے ساتھ ایران پہنچا۔ نادر شاہ افشار خیل کے حکم سے شہید

کر دیے گئے۔مزار مبارک غزنی افغانستان میں ہے۔

۱۰۔ حضرت مولانا شیخ محمد عثمان علیہ الرحمتہ

آپ حضرت اخون پنجو باباؒ کے فرزند اول تھے۔اپنے والد ماجد سے چاروں سلسلوں چشتی صابری ،نقشبندی ،قادری اور سہروردیہ میں خلقہ خلافت پر نوازہ ۔ حضرت محمد عثمان کی کثیر تعداد اولاد ضلع مردان میں مقیم ہیں ۔گجرات (مردان) ، طورو، گوجر گڑھی ،عربی بانڈہ ،حمزہ کوٹ ،کٹی گڑھی ،ضلع پشاور میں زرعی یونیورسٹی کالونی حیات آباد ،بیار گڑھی ،اسلام آباد ،کینیڈا اور کا کا صاحب ضلع نوشہرہ ۔

۱۱۔ حضرت سید نور عالم المعروف گجرات باباجیؒ مزار گجرات مردان

۱۲۔ حضرت نظام الدین جی صاحبؒ

۱۳۔ حضرت سید صلاح الدینؒ

۱۴۔ حضرت حافظ شمس الدینؒ

۱۵۔ حضرت عبد الرحمٰنؒ

۱۶۔ حضرت یوسف شاہؒ

۱۷۔ حضرت سید امیر المعروف نہر بادشاہؒ (چار باغ سوات) مصری پورہ اکبر پورہ

۱۸۔ مولانا شیخ محمد سلیمانؒ

آپ حضرت اخون پنجو باباؒ کے دوئم فرزند تھے چاروں سلسلہ طریقت میں خرقہ خلافت حاصل کیں۔ جو بعد میں آپ نے اپنی اولاد میں منتقل کیا۔

۱۹۔ حضرت محمد فاروقؒ

۲۰۔ حضرت محمد رفیقؒ

۲۱۔ حضرت محمد حسینؒ

۲۲۔ حضرت معین الدین المعروف طورو باباؒ مزار کونڑ افغانستان

آپ نے افغانستان میں سلسلہ چشتی صابری پھیلایا۔ آپ کی اولاد مقیم اکبر پورہ ضلع نوشہرہ سرخ میانگان سے مشہور ہے۔ بوجہ نہایت سُرخ سفید رنگ اب بھی بعض میں یہ جھلک ملتی ہے۔

۲۳۔ حضرت غلام نبی نانگا باباؒ چشتی صابری

ولادت: موضع بائی علاقہ حسن آبدال پنجاب

وفات: جون ۱۹۶۵ مصری پورہ اکبر پورہ

ابتدائی زندگی گاؤں میں گزاری۔ فوج میں ملازمت اختیار کی۔ جنگ عظیم اول کی قتل غارت سے دل براشتہ ہو کر ملازمت چھوڑ کر موڑہ شریف نئی زندگی کے

آغاز میں خدمت شروع کی۔ موڑہ شریف کی خانقاہ میں دس (۱۰) سال خدمت کے بعد موضع شادی غلانہ عطار پہاڑی میں سخت ریاضتوں، مجاہدوں، مراقبوں اور استغراق کا چلّہ پورا کیا۔ حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ کے مزار پر روانہ ہوتے شام ڈھلنے روڑکی ریلوے اسٹیشن کے پاس کسی مسجد میں رات گزاری۔ رات کو خواب: حضرت صابر باباؒ نے فرمایا غلام نبی میری طرف سے آزاد ہے۔ چند بزرگوں سے مخاطب ہوکر پوچھا غلام نبی کی ذمہ داری کون لیتا ہے۔ حضرت اخون پنجو باباؒ اُٹھ کر حضرت علاؤالدین صابر سے کہتا ہے غلام نبی کی ذمہ داری میں لیتا ہوں خواب میں حضرت سید حسنؒ پیر پشاور کی خانقاہ میں خدمت کا حکم ملتا ہے۔ صبح سویرے پشاور روانہ۔ خانقاہ میں آمد کے دوران حضرت اخون پنجو باباؒ کی حاضری دینے رات گزارنے آنا جانا رہتا۔

حضرت اخون پنجو باباؒ علیہ الرحمتہ کی آغوش ۱۹۳۷ء میں مستقل قیام۔ ایک روز حضرت عبدالسلام میاں اپنے بیٹے نورالاسلام کے ہمراہ دربار اخون پنجو باباؒ پہنچے تو دربار کے خادم سے معلوم ہوا ایک ننگا ملنگ سڑک پار کنارے چھوٹی سے جھونپری میں پڑا ہے۔ حضرت عبدالاسلام میاں صاحب جھونپری میں داخل ہوتے ہیں اُندھے کروٹ لیٹے ننگا ملنگ کو پڑا پایا۔ اچانک حضرت نہر باچا اولاد اخون پنجو باباؒ چاہ جوش بھرا چائے لایا۔ حضرت عبدالاسلام میاں ننگا ملنگ سے دھیمی گفتگو میں مصروف تھے چائے نوش کرکے باپ بیٹا حضرت اخون پنجو باباؒ کے مزار پر درود دُعا کے بعد گھر واپس

ہوئے۔عبدالاسلام میاں صاحب نے اپنے بھائی لعل بادشاہ کو مخاطب ہوکر کہا۔لعل بادشاہ اخون پنجو دربار سے باہر سڑک کنارے ایک عجیب ننگا پڑا ہے۔لعل بادشاہ کا جواب بھائی جان ملنگ سے کیا چاہتے ہو۔ دوسرے دن لعل بادشاہ نوشہرہ عدالت سے واپسی پر جھونپری کو دیکھنے جاتے ہیں اور وہی ٹھہر جاتے ہیں اور اپنے گارڈز کو جانے کا حکم دیتے ہیں ۔جب بھائی عبدالاسلام میاں صاحب کو اطلاع ملی تو آپ حیران پریشان رات خواب ۔ایک خطرناک جانور چلاتا ہوا جھونپری میں جانے کی کوشش کرر ہا ہے۔جونہی سڑک کنارے حضرت اخون پنجو باباؒ کے شعلہ دار چہرے پر نظر پڑتی ہے تو یہ جانور واپس پھر کوشش کرتا ہے۔آخر کار ناکام ہوکر غائب ہو جاتا ہے۔صبح اُٹھتے ہی عبدالاسلام میاں صاحب کی تسلی ہوجاتی ہے کہ بھائی محفوظ ہے۔

حضرت لعل بادشاہ میاں المعروف کا کا جی موضع دامان اور مصری پورہ اکبر پورہ اپنی زرعی اراضی میں مستقل رہائش گاہ کی تعمیر پیش کی مگر حضرت ننگا باباؒ نے اپنی موجودہ خانقاہ (ڈھیرہ) پسند کیا۔ چند میانگان صاحبان نے تعمیر کی مخالفت کی ۔ یہ ایک لاوارث موضع ٹِطارہ کی ملکیت اس سے متصل اراضی حاجی شیر دل کے چھوٹے بھائی دلاور خان مرحوم نے ننگا باباؒ کو وقف کر دیا تھا۔سب تعمیر حضرت لعل بادشاہ میاں نے اپنے خرچ پر کیا۔خود بھی ننگا باباؒ سے اول ملاقات کے بعد ساری زندگی اُن کی خانقاہ میں بسر کی ۔

حضرت میاں مشرف شاہؒ کے والد حضرت میاں محمد یوسف (خوشمقام) کا بیان:

حضرت میاں محمد یوسفؒ تقویٰ دار عزت مند بزرگ تھے۔ایک مرتبہ حضرت اخون پنجو باباؒ کی خانقاہ میں رات گزارنے آئے۔موجودہ ''چوکی'' میں مقیم تھے۔رات مزار کا دروازہ تالا کرنے جب گئے تو اندر ایک ملنگ جوشیلے انداز میں ذکر کرتے ہوئے پایا۔انکو نکال کر دروازہ بند کر دیا۔کچھ دیر بعد وہی جوشیلی آواز میاں صاحب نے دوبارہ سنی شاہد دروازہ بند کرنا بھول گیا۔دروازہ کھولا تو وہی شخص اُسی حالت میں ذکر میں مصروف پایا۔تیسری بار پھر وہی واقعہ پیش آیا۔ناںگا ملنگ ذکر کی حالت میں مشغول ہیں۔حضرت میاں محمد یوسف واپس سوچتا ہے اللہ رسیدہ شخصیت ہے۔

ملک میاں غلام حبیب کی والدہ ماجدہ کا بیان:

حضرت اخون پنجو باباؒ کے مزار کے قریب حضرت ناںگا باباؒ کو ملک غلام مصطفےٰ مرحوم کی ابدی آرام گاہ کے ساتھ انکی والدہ ماجدہ ایصال ثواب کیلئے تلاوت قرآن مجید اور دُعا کے لئے رات گزارنے آئی تھی۔اچانک جوشیلے ذکر کی آواز سنی۔مزار کے شمالی دروازے کے باہر بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مدہوش حضرت ناںگا باباؒ کو پایا۔

۲۴۔ میاں لعل بادشاہ المعروف کاکاجیؒ چشتی صابری

پیدائش: ۱۹۰۴ء اکبرپورہ

وفات: ۱۹۸۹ء شیرپاؤ ہسپتال پشاور

مزار: حضرت نانگابابا کے مزار کے قریب

والد ماجد عبدالقادر المعروف طور میاں جی فرزند

میاں غریب شاہ ابن میاں بازگلؒ

بیعت: حضرت غلام نبی نانگابابؒا نے صرف میاں لعل بادشاہ کاکاجیؒ کو خلقہ خلافت چشتی صابری پر مامور کیا تھا۔ حضرت کاکاجیؒ نے ۱۹۳۷ء خانقاہ حضرت علاؤالدین علی احمد کلیر پیران سہارنپور ہندوستان تقریباً تین ماہ کا لمبا چلا ریاضتوں ،مجاہدوں اور مراقبوں میں گزارے۔ دوسری مرتبہ صابر صاحبؒ کی خانقاہ میں چِلّا کاٹا تھا۔ تیسری مرتبہ جولائی / اگست ۱۹۴۵ء نور الاسلام بہ عمر ۱۳ سال اپنے چچا کاکاجی صاحب کے ساتھ دو ہفتہ صابر صاحبؒ کی خانقاہ میں گزارے۔

حضرت میاں لعل بادشاہ کاکاجیؒ حضرت علاؤالدین صابر کی طرح جلالی مزاج والے تھے۔ لوگ آپ سے ملاقات کرنے آتے رہتے ۔مگر بیعت حاصل کرنے کی ہمت نہ رکھتے۔

پیر شمشاد علی شاہ بچپن سے اپنے والد ماجد سید جمیل مرحوم کے ساتھ اپنے پوپھا

(میاں لعل بادشاہ کا کا جی) سے ملنے آیا کرتے تھے۔ایک روز پیر صاحب کی والدہ ماجدہ حیران پریشان لعل بادشاہ کا کا جیؒ کو کہنے لگی بیٹا فقیری اختیار کرلی۔ حضرت کا کا جی نے تسلی دی ہمارے خاندان میں درویش پیدا ہوتے رہے ہیں ۔سال ۱۹۹۲ء حضرت نانگا باباؒ کے عرس کے موقع پرختم القرآن کے روز پیر شمشاد علی شاہ نے نورالاسلام کو بتایا ایک دفعہ خاص مقصد سے میاں لعل بادشاہ کا کا جیؒ ملنے آیا تھا۔کہ ان سے بھی بیعت حاصل کرسکے مگر ہمت نہ کرسکے۔

۲۵۔ حضرت میاں محمد لقمانؒ پسر سوئم

حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کے فرزند سوئم حضرت لقمان باباؒ کے دوفرزند حضرت بایزیدؒ اور حضرت عبداللطیفؒ انکی اولاد زیادہ تر سوات میں رہائش پذیر ہے۔ ایک گھرانہ موضع خوشمقام ضلع نوشہرہ میں مقیم ہے۔ان سے پورا شجرہ نسب حاصل نہ ہو سکا۔ یہ گھرانہ حضرت لقمانؒ باباکے فرزند عبداللطیفؒ کی اولاد بتاتے ہیں۔

۲۶۔ حضرت میاں محمد بہاؤالدینؒ فرزند چہارم

حضرت اخون پنجو باباؒ کے اولاد (نواسے) حضرت میاں شمشاد علی شاہ پسر اول میاں سید جمیل مرحوم کا حاصل شجرہ طریقت یوں ہے۔

۲۷۔ سید شمشاد علی شاہ

۱۔حضرت عبدالمستان بونیر

۲۔حضرت سید علی الدین سونڈا باباؒ

۳۔حضرت نور عالم گجرات (مردان) باباجیؒ

۴۔حضرت محمد عیسیٰ طورو

۵۔حضرت محمد حسن طورو

۶۔حضرت صلاح الدین حمزہ کوٹ

۷۔حضرت محمد حبیب بشوئی

۸۔حضرت اخوند ماشو گگڑ

۹۔حضرت شہباز

۱۰۔حضرت میاں محمد فرید الدین بندی باباؒ اجمیری

۱۱۔حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ اکبر پورہ

(سید بختیار علی شاہ: ''جناب سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ سرکار'' قراۃ العین'' کی نقل ہے)

۲۸۔ حضرت مولانا شیخ میاں محمد فریدالدین المعروف شیخ فرید بندی باباؒ اجمیری

ولادت: اکبر پورہ ضلع نوشہرہ

وفات: اجمیر ہندوستان

مزار: حضرت معین الدین چشتی اجمیری کی آغوش

تعلیم: دینی تعلیم دارالعلوم اکبر پورہ میں اپنے والد ماجد سے حاصل کرنے کے بعد سخت ریاضتوں اور مجاہدوں سے چاروں سلسلوں چشتی صابری، نقشبندی، قادری اور سہروردیہ میں خلقہ خلافت پر مامور ہوئے۔

حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ نے اپنے اسرار الاسرار میں حضرت شیخ فریدالدین کو اونچے درجہ کا عالم فاضل روحانی عرفانی بزرگ اور اپنا استاد سہرایا ہے۔ حضرت شیخ مولانا فریدالدینؒ کے ظاہری عرفانی اور روحانی فیوضیات اپنے خلیفہ اول حضرت شیخ حبیب پشاوریؒ سے لیکر حضرت حاجی صاحب ترنگزئیؒ تک اور حضرت عبدالوہاب مانکیؒ حیدرآباد، بھارت، پنجاب اور افغانستان میں پھیلا ہے۔ حضرت سید حسن پیر پشاوریؒ اور انکے فرزند ارجمند حضرت شاہ محمد غوث پشاوری لاہوریؒ پنجاب اور کشمیر کے کونے کونے میں سلسلہ طریقت پھیلا ہے۔

حضرت شیخ فرید اکثر استغراق جذب میں رہتے۔ قائم اللیل اور صائم الدھر

تھے۔جوانی کے وقت میں حج بیت اللہ کی تیاری میں مصروف۔نکاح شادی کا مرید نے پوچھا تو فرمانے لگے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ کی محبت کے سوا گنجائش باقی نہیں رہی۔ حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد سیدھے اجمیر حضرت معین الدین چشتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خانقاہ میں باقی زندگی گزاری اور وہاں پر ہی وفات پائی۔

آپ کا سلسلہ طریقت حضرت شیخ حبیب پشاوریؒ کے ذریعہ اور حضرت سید محمد حسن گیلانی بغدادی پشاوریؒ کے ذریعہ افغانستان، بھارت، بنگلا دیش اور کشمیر میں بھی پھیلا ہے۔

۲۹۔ حضرت حافظ شیخ حبیب پشاوری علیہ الرحمتہ

خلیفہ اول حضرت مولانا شیخ فریدالدین بندی باباؒ اجمیری

ولادت: ۹۸۷ھ سرہند ہندوستان

وفات: ۱۰۹۳ھ پشاور شہر

مزار: وزیر باغ پشاور

حضرت حافظ شیخ مولانا حبیب اللہ المعروف شیخ حبیبؒ ۹۸۷ھ ہندوستان کے مشہور شہر سرہند میں پیدا ہوئے۔اپنے وقت کے نامور شہرت یافتہ ظاہری روحانی اور عرفانی بزرگ تھے۔آپ نے حضرت اخون پنجو باباؒ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند حضرت میاں محمد فریدالدین المعروف شیخ فرید بندی بابا اجمیریؒ سے چاروں طریقت

چشتی صابری، قادری، نقشبندی اور سہروردی میں خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ اہل السنّت والجماعت کے پھیلاؤ میں نمایاں خدمات کی ہیں۔

۳۰۔ حضرت حافظ مولانا شیخ محمد مومن ماشوگگر

آپ حضرت حبیب پشاوریؒ کے خلیفہ اکبر تھے اور دوسرے خلیفہ حضرت شیخ شہباز تھے جن کا مزار اپنے پیرومرشد کے ساتھ پشاور وزیر باغ میں معتقدین کی حاضری کا مرکز ہے۔

۳۱۔ حضرت حافظ مولانا شیخ محمد مومن علیہ الرحمتہ

ولادت: ۱۱۰۵ھ کابل

وفات: ۱۱۸۴ھ ماشوگگر

حضرت حافظ شیخ المشائخ نے ۱۱۳۱ھ مقام قندوز حضرت شیخ شہباز قلندر چشتی صابری نقشبندی سے بیعت شرف حاصل کیا۔ ۱۱۳۳ھ پشاور حضرت سید حبیب پشاوریؒ سے چشتی صابری میں خرقہ خلافت پر نوازے گئے۔ اور خلیفہ اکبر کا درجہ حاصل کیا۔ حضرت حافظ مومن کے مرید حضرت محمد صدیق بشوئی بونیر سوات علیہ الرحمتہ سے چشتی صابری میں خرقہ خلافت پر مامور ہوئے۔

۳۲۔ حضرت محمد صدیق بشوئی علیہ الرحمتہ

ولادت: ۱۰۹۵ھ گجرات (بخشالی) ضلع مردان

وفات: ۱۱۹۸ھ بشوئی بونیر سوات

حضرت حافظ شیخ محمد صدیق کے والد قصبہ گجرات ضلع مردان کے باشندے تھے۔ بعد میں موضع بشوئی بونیر سوات رہائش اختیار کی۔ آپ نے حضرت شیخ مولانا محمد مومنؒ کی خانقاہ میں تعلیم حاصل کی۔ سخت ریاضتوں، مجاہدوں اور مراقبوں میں گزارنے کے بعد ۱۱۲۹ھ میں سلسلہ چشتی صابری قادری اور نقشبندی میں خرقہ خلافت حاصل کیا۔ کثیر تعداد خلق آپ کی علوم ظاہری باطنی عرفانی سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کے ممتاز خلیفہ تھے۔ حضرت مولانا شیخ اخوند حافظ حضرت شاہ سلسلہ چشتی نقشبندی ضلع مردان حضرت مولانا اخوند محمد عمرزئی ضلع چارسدہ جو نامور ظاہری، باطنی روحانی بزرگ تھے۔ پیرو مرشد حضرت محمد صدیق بشوئی نے سلسلہ چشتی صابری، قادری، نقشبندی میں خرقہ خلافت پر مامور کیا۔

۳۳۔ حضرت محمد عمرزئیؒ

حضرت حافظ شیخ مولانا محمد، قصبہ عمرزئی ضلع چارسدہ کے باشندے تھے۔ نامور عالم فاضل، ظاہری روحانی عرفانی بزرگ اور مصنف گزرے ہیں۔ آپ نے قصیدے میں تالیفات چھوڑے ہیں۔ سلسلہ چشتی صابری، قادری، نقشبندی

میں باکثرت فیوضیات کے مالک تھے۔آپ کے دو ممتاز خلیفہ تھے۔

ا۔حضرت حافظ مولانا اخوند عبدالغفور سید وسوات علیہ الرحمتہ

۲۔حضرت حافظ شیخ محمد شعیب علیہ الرحمتہ طورڈھیری

یہ سب بزرگ نہ صرف ظاہری علوم کے نامور بزرگ تھے بلکہ روحانی عرفانی درجات بھی رکھتے تھے۔ان ہی بزرگوں کی صحبت سے حضرت مولانا شیخ عبدالغفور علیہ الرحمتہ نے روحانی اثر سے روحانی عرفانی ریاضتوں،مجاہدوں اور مراقبوں کی طریقت بھی اختیار کی۔حضرت محمد عمرزئی کے ممتاز خلیفہ کا رتبہ حاصل کیا۔

حضرت حافظ شیخ مولانا محمد شعیب جناب عمرزئیؒ کے خلیفہ تھے۔اور حافظ مولانا عبدالغفور کے پیر بھائی نہ کہ پیرو مرشد۔تحفۃ الالیاء میں حضرت رضوانی مرحوم نے حضرت حافظ شیخ عبدالغفورؒ کو حضرت حافظ شیخ مولانا محمد شعیب کا مرید بنایا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

۳۴۔ حضرت حافظ شیخ مولانا عبدالغفورؒ

ولادت: ۱۲۱۳ھ چپڑئی ضلع سوات

وفات: ۱۲۹۵ھ ضلع سوات

حضرت حافظ شیخ مولانا سید عبدالغفور نے آٹھ ۸ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آٹھارہ ۱۸ سال کی عمر میں دینی علوم ظاہری کی تکمیل کا شرف حاصل کیا۔ جس کی حصول کی خاطر دور دور تک بہ خوشی جاتے رہتے تھے۔ ان بزرگوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا میاں عبدالحلیم بخاریؒ دارالعلوم گوجر گڑھی ضلع مردان

۲۔ حضرت مولانا اخوندزادہ محمد نقشبندیؒ

۳۔ حضرت مولانا محمد حکیم اخوندزادہؒ تنگی ضلع چارسدہ

۴۔ حضرت اخوندزادہ محمد مسعودؒ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

۵۔ حضرت جیوشاہ فضل احمد معصومی فاروقی مجددی علی الرحمتہ پشاور شہر

۶۔ حضرت جی صاحب طوروڈھیر علی الرحمتہ ضلع مردان

۷۔ حضرت مولانا حافظ سید محمد سعید علی الرحمتہ طوروڈھیر

حضرت مولانا شیخ عبدالغفور علیہ الرحمتہ کے کثیر تعداد میں خلیفہ گزرے ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب مانکی ضلع نوشہرہؒ

۲۔حضرت مولانا شیخ نجم الدین ہڈے ملا صاحبؒ

۳۔حضرت شاؤ بابا صاحبؒ ضلع دیر

۴۔حضرت کرونخے ملا صاحبؒ خٹک دوآبہ کوہاٹ

۵۔حضرت عبدالوہاب مانکی شریفؒ ضلع نوشہرہ

۶۔حضرت امیر خان ابن محمد خانؒ

۷۔حضرت مولانا مولوی عبداللہ ضلع مردان

۸۔حضرت مولانا شیخ سید مصطفےٰ محمد ترمذی موضع کونڑ افغانستان

۹۔حضرت شیخ ھڈی ملا صاحبؒ افغانستان

۱۰۔حضرت اسماعیل شہیدؒ

۱۱۔حضرت عبدالوہاب مانکی شریف ضلع نوشہرہ انکے مرید خویشکی بابا صاجزادہ صاحب ضلع نوشہرہ حضرت حاجی بہادر بابا کوہاٹ

۱۲۔چترالی حاجی صاحبؒ

۱۳۔حضرت مولانا محمد اعظمؒ موضع سورانی بنوں

۱۴۔حضرت مولانا تاج الدینؒ صاحب

۱۵۔حضرت مولانا حیدر آبادی دکن ہندوستان

۱۶۔حضرت نجم الدین ھڈے باباؒ صاحب

۱۷۔حضرت حاجی ترنگزئی صاحبؒ

۱۸۔حضرت محمد اسماعیل صاحب

۱۹۔آغا سید میر جانیؒ پشاور

ولادت: کابل افغانستان ۱۲۸۴ھ

وفات: پشاور ۱۳۶۹ھ

یہ سب حضرات نہ صرف ظاہری علوم کے نامور بزرگ تھے بلکہ روحانی عرفانی درجات کے مالک بھی تھے۔ان ہی بزرگوں سے ظاہری علوم کا علم پایہ تکمیل تک پہنچا بلکہ روحانی عرفانی روح کو بھی متاثر کیا۔لہٰذہ حضرت حافظ مولانا شیخ عبدالغفور نے سخت ریاضتوں ،مجاہدوں اور مراقبوں کا راستہ بھی بخوبی سرانجام دیا۔ ایک عظیم روحانی پیشوا اُبھرے۔آپ کی ساری زندگی حصول دین ،ظاہری علوم ،تبلیغ برائے فروغ اہل السنّت والجماعت رہی۔

۳۵۔ حضرت شیخ مولانا عبدالوہاب مانکی علیہ الرحمتہ

المعروف پیر صاحب مانکی شریف (خلیفہ حضرت مولانا شیخ عبدالغفور سوات)

ولادت: ۱۲۲۲ء اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

وفات: ۱۳۲۲ء اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

پشاور وادیٔ کے دلہ زاک کی ایک شاخ بعد میں قصبہ پڑانگ ضلع چارسدہ

میں رہائش پذیر ہوئی ۔اس خاندان میں عالم فاضل روحانی بزرگ حضرت شیخ مولانا محمد یوسف المعروف مڑنی بابا علیہ الرحمتہ بزرگ گزرے ہیں ۔جن کا مزار قصبہ پڑانگ میں ہے۔ان بزرگ کا ایک گھرانہ قصبہ اکوڑا خٹک میں آباد ہے جس میں ۱۲۲۲ء کے دوران حضرت ضیاء الدین کو اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند سے نوازہ جس کا نام عبدالوہاب رکھا۔اکوڑہ خٹک سے علوم ظاہری حاصل کر کے ممتاز رتبہ حاصل کیا۔اکوڑہ خٹک سے مستقل قیام موضع کاکا صاحب کے قریب آباد ہوئے۔جو اب حضرت شیخ مولانا کی وساعت سے مانکی شریف کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت حافظ مولانا حضرت عبدالوہاب مانکی حافظ مولانا شیخ عبدالغفورؒ سیدو سوات کے جلیل القدر مرید تھے۔آپ سے لاہور پنجاب تا حیدرآباد دکن ہندوستان سلسلہ شیخ فرید پھیلا ۔

حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب مانکی باباؒ اپنے پیرومرشد کے ساتھ ۱۸۶۳ء میں جہاد میں شامل تھے۔آپ کے مزار پر عقیدت مندوں کی حاضری کا ہروقت آنا جانا رہتا ہے۔

حضرت مانکی شریف کے چند مشہور مرید:

۱۔خویشکی بابا صاحبزادہ صاحب پوتا حاجی بہادر باباؒ کوہاٹ

۲۔حضرت مولانا شیخ محمد حسن المعروف چغزو ملا سوات

۳۔حضرت حاجی صاحب چترالؒ

۴۔حضرت شاہ صاحبؒ غوریرواللہ ضلع بنوں

۵۔حضرت مولانا شیخ حیدرؒ آبادی دکن ہندوستان

۶۔حضرت مولانا شیخ تاج الدینؒ لاہور پنجاب

۷۔حضرت مولانا شیخ عبدالحنانؒ المعروف یار حسین باباجی

۸۔حضرت شاہ ملا صاحبؒ حضرو پنجاب

۳۶۔ حضرت حافظ شیخ مولانا نجم الدین المعروف ہڈے ملا علیہ الرحمتہ

خلیفہ حضرت مولانا شیخ عبدالغفور سوات

ولادت: شیلگرغزنی افغانستان

وفات: ۱۳۱۹ھ ہڈہ جلال آباد افغانستان

اصلی نام نجم الدین اخوندزادہ تھا۔شیلگرغزنی کے باشندے عالم فاضل خاندان کے نامور فرد تھے تعلیم اپنے علاقے غزنی کابل،جلال آباد اور آخر میں موضع ھڈی میں رہائش اختیار کی ۔موضع ہڈہ آثار قدیمہ افغانستان کا مشہور مقام ہے۔ہڈے سے موضع سیدو سوات حضرت حافظ مولانا عبدالغفور کی خانقاہ میں زندگی کے خاص عرصہ میں روحانی عرفانی درجہ حاصل کرنے میں گزارے۔سخت ریاضتوں،مجاہدوں اور مراقبوں میں رہ کر حضرت حافظ شیخ مولانا عبدالغفورؒ سے سلسلہ قادری،نقشبندی اور چشتی صابری میں خلقہ خلافت حاصل کیا۔ہڈے ملا نے حکومت برطانیہ کے خلاف علاقہ باجوڑ میں لشکر کے ساتھ کامیاب جدوجہد میں شرکت کی ۔بے شمار خلق کے پیر طریقت تھے۔جن میں آپ کے

ممتاز خلیفہ تھے۔

۱۔حضرت حاجی صاحب ترنگزئیؒ

۲۔حضرت عالم گل شنواریؒ

۳۔حضرت مولانا محمد اسرائیل پیر

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اور روحانی ترون'' صفحہ ۹۸۹ تا ۹۹۶

۳۷۔ حضرت عبدالواحد المعروف حاجی صاحب ترنگزئی علی الرحمتہ

ولادت: ۱۲۷۳ء قصبہ ترنگزئی ضلع چارسدہ

وفات: ۱۳۵۶ء ضلع مہمند

تعلیم: ترنگزئی اور گردنواح کے علماء سے حاصل کی

پیشہ: ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد زمینداری۔کاشتکاری

اچانک کاشتکاری پیشہ ترک کیا۔زہد وتقویٰ، ریاضت وعبادت اور عشق اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خاموش طرز عمل میں مشغول رہتے ۔

پہلا حج: حج کی سعادت حاصل کر کے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر عبادت ریاضت کے دوران روحانی عرفانی فیوضیات کے ساتھ واپس ترنگزئی۔آپ کی زہد وعبادت، امر بالمعروف کی تبلیغ مخلوق پر اثر انداز ہونے لگی۔

انگریزوں کا ملاکنڈ پر دوسرے حملے نے مخلوق میں بے چینی، غصہ۔کثیر تعداد لشکر کے ساتھ (انگریزوں کے خلاف) جہاد کی۔حضرت حافظ شیخ مولانا عبدالغفورؒ کے ممتاز خلیفہ حضرت

حافظ شیخ مولانا نجم الدین المعروف ھڈے ملا صاحب علیہ الرحمتہ کے ساتھ مل کر ملا کنڈ پر چڑائی کی اور انگریزوں کو پسپا کیا۔

بیعت: جہاد کے دوران حضرت حافظ مولانا شیخ نجم الدین المعروف ھڈے ملا صاحب سے سلسلہ طریقت قادری میں بیعت حاصل کی۔

دوسرا حج: ۱۹۰۸ء دوبارہ حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد پھر واپسی اپنے قصبہ ترنگزئی آ کر امر بالمعروف کی تبلیغ کی۔

اسلامی طرز عمل، مدرسے اور سماجی اصلاحات:

خان عبدالغفار خان المعروف باچا خان سے ملکر گاؤں گاؤں خلق کی اصلاح شروع کی۔

ا۔اسلامی مساوات نہ کہ فرقہ وارانہ ماحول سب پشتون برابر ہیں۔ایک قوم ہے۔

۲۔شادی تہواروں ،فضول خرچی بند کرنا۔انگریزی عدالتوں کی گراں خرچ اور غیر اسلامی مقصد سے چھٹکارہ۔اپنے معاملات کو اسلامی طرز عمل جرگہ سے فیصلے کرانا۔

۳۔انگریزوں کو اپنے ملک سے نکالنا

اسلامی طرز عمل مدرسے: اکتالیس ۴۱ مدرسوں کی بنیاد جس میں شرح اسلامی کے مطابق درس وتدریس ،قومی معاشرتی اصول شروع کیے۔جو آزاد مدرسوں کے نام سے مشہور تھے۔ اور بعد میں آپ نے علیحد گی اختیار کی جس کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں۔

۱۔خان عبدالغفار خان کا کانگریس پارٹی سے الحاق

۲۔علیحدہ ہو کر حضرت حاجی صاحب ترنگزئی کا قبائلی علاقہ میں رہائش ہو کر انگریزوں کے خلاف آسانی سے جہاد جاری رکھنا۔

حاجی صاحب ترنگزئی نے اسلامیہ کالج پشاور کی بنیاد کی پہلی اینٹ رکھی تھی۔

بلا آخر حضرت حاجی صاحب ترنگزئی نے فیصلہ کیا کہ وادئ پشاور میں انگریزی حکومت کے خلاف جہاد نا کام رہی گی۔لہٰذہ قبائلی علاقہ سے اپنا مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔بڑی خاموش خفیہ طور سے بہ راستہ سوات، مہمند علاقہ پہنچ کر رہائش گاہ بنام آزاد آباد تعمیر کی جہاں خاندان کے سب فرد آباد ہوئے۔

دوسرا بیعت وخرقہ خلافت: دوسرا حج ۱۹۰۸ء ادا کرنے کے بعد جب واپس ترنگزئی آئے تو حضرت ہڈے ملا صاحبؒ اس دنیا سے چل بسے تھے۔حضرت مولانا شیخ محمد عالم گل علیہ الرحمتہ سے سلسلہ قادری، نقشبندی میں بیعت کی۔حضرت مولانا عالم گلؒ نے اپنی پگڑی سر سے اُتار کر حضرت حاجی صاحب ترنگزئی کے سر پر رکھ دی اور فرمائے کے آج سے تم میرے سجادہ نشین ہو۔

۲۳ اپریل ۱۹۳۰ء: خان عبدالغفار خان کے خدائی خدمتگار لاکھوں کی تعداد پشاور شہر بغیر کسی اصلحہ آ کر سب بہ یک بلند آواز نعرہ۔انگریزوں نکل جاؤ ہمارے ملک سے۔قصہ خوانی بازار اور بازار کلاں میں بے دردی سے نہتے مخلوق پر گولیوں کے امبار

سے کم از کم دوسو ۲۰۰ خدائی خدمتگار شہید ہوئے ملک کی آزادی کی خاطر جدوجہد برقرار رکھی گئی۔

حضرت حاجی صاحب ترنگزئی کو جب اطلاع ملی تو فوراً برطانوی حکومت کے خلاف لشکر کو ساتھ لے کر برابر حملے سے انگریزی حکومت کو خوف زدہ ۔جرگہ حاجی صاحب ترنگزئیؒ کی خدمت سے آزاد آباد مہمند بھیجا۔حضرت حاجی صاحب کے ساتھ عالم فاضل نے ایک باوقار بااثر وعظ کے بعد جرگہ کو مخاطب ہوکر بولے۔ہم انگریزوں کو ملک سے نکالنے کی جدوجہد کی سختیاں گزارتے ہیں اور آپ لوگ انکو مضبوط کر کے ملک میں پاؤں جمانے آئے ہیں ۔شرم کرو، چلے جاؤں یہاں سے ۔

حضرت حاجی صاحب ترنگزئی پشتونوں کے ہر دل عزیز روحانی برگزیدہ تھے پشاور والے ان کو بڑی عقیدت سے یاد کرتے ہیں۔جن کی محبت اور یاد میں حیات آباد پشاور کے باشندوں نے عظیم الشان جامعہ مسجد حاجی ترنگزئی تعمیر کی ہے۔اللہ تعالیٰ کی شان حاجی صاحب ترنگزئی علی الرحمتہ کی تبلیغ کے مطابق عالم فاضل فقی امام مسجد (حضرت سید محمد عارف کاکاخیل) ہیں جن کے آئے روز ضرورت کے مطابق جمعہ کے روز وعظ اور خطبہ سے لطف اندوز ہونے کا شوق حاصل ہوتا ہے۔

نوٹ :تفصیل کے لئے دیکھئے ا۔عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اَوْ روحانی تڑون'' صفحہ نمبر ۳۳۷ تا ۱۰۴۰ ۔۲۔شمس العلماء قاضی مولوی احمد شاہ رضوانی مرحوم ''تحفۃ الاولیاء''صفحہ ۴۸

۳۸۔ حضرت علامہ محمد اسرائیل شہیدؒ

ولادت: طورومردان ۱۲۷۳

وفات: خوگیان افغانستان ۱۳۲۴

والد ماجد: حضرت مولانا شیخ سید حفیظ اللہؒ

شجرہ نسب: حضرت مولانا شیخ سید محمد یونس گیلانی پشاوریؒ المعروف خاؤ باباؒ

تعلیم اپنے والد ماجد حضرت مولانا شیخ حفیظ اللہ، مولانا محمد غلامؒ اور مولانا حمید اللہ سے حاصل کی۔

طریقت: حضرت مولانا محمد عظیم شاہ سلسلہ قادری حضرت مولانا اخوند صدیق بشوئی خلیفہ حضرت مولانا شیخ حبیب پشاوری خلیفہ حضرت مولانا شیخ فریدالدین بن حضرت مولانا شیخ سید اخون پنجو باباؒ سلسلہ چشتی صابری حضرت مولانا شیخ نجم الدین ہڈے باباؒ حضرت مولانا ولی اللہ اور کرزئی شاہ اور شیخ مولانا محمد عمر کوہاٹ حضرت مولانا شیخ عبد الغفور شید وسوات سے خاص تعلق ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا شیخ نجم الدین ہڈے باباؒ کے ساتھ انگریزوں کے خلاف جہاد میں شرکت کی۔ آپ حضرت مولانا شیخ محمد یونس پشاور المعروف خاؤ باباؒ داماد حضرت اخون پنجو باباؒ کی داماد تھے۔

۳۹۔ حضرت سید محمد حسن گیلانی علیہ الرحمتہ بغدادی پشاوری

(خلیفہ حضرت مولانا شیخ فرید الدین بندی بابا اجمیری)

ولادت: ۱۰۲۲ھ پشاور شہر

وفات: ڈھیری باغبان پشاور شہر

حضرت سید محمد حسن گیلانی المعروف سید حسن پیر کے والد ماجد سید عبداللہ عراق کے شہر بغداد کے باشندے تھے۔ کچھ عرصہ بعد شام کے شہر ''حما'' میں رہائش اختیار کی۔ اسلامی ملکوں کی سیاحت کرتے کرتے سندھ کے مشہور شہر ٹھٹھہ میں مستقل رہائش پذیر ہوئے۔ اس شہر کے سید کی بیٹی سے نکاح کیا۔ جن کے بطن سے محمد حسن پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ سلسلہ قادری میں اپنے والد ماجد نے خرقہ خلافت سے نوازہ۔ اپنے والد کی طرح خود بھی ہندوستان اور افغانستان کے طول و عرض دین اسلام کی اہل السنّت والجماعت کی اشاعت کرتے رہے۔ افغانستان جاتے وقت پشاور میں ۱۰۹۲ھ قیام کرنے کے دوران حضرت مولانا شیخ فرید الدین اور ان کے خلیفہ عصر حبیب پشاوری سے ملاقات کی۔ حضرت مولانا شیخ فرید الدین سے سلسلہ چشتی صابری میں بیعت کی۔

۴۰۔ حضرت مولانا سید شاہ محمد غوث شیخ المحد ثین پشاوری لاہوریؒ

ولادت: ۱۰۸۸ھ پشاور

وفات: ۱۱۵۲ھ لاہور

والد ماجد: حضرت سید حسن پیر علیہ الرحمۃ پشاوری

والدہ ماجدہ: حضرت پیر سید علی ترمذی المعروف پیر بابا کے پانچویں پشت میں پوتی تھی (۱)۔ یعنی الحسنی اور الحسینی سید تھے

استاد: حضرت محمد نعیم لاقق علیہ الرحمۃ ۔حضرت نور محمد علیہ الرحمۃ حضرت نوا مرادؒ۔حضرت جان محمد عالم فاضل سے ابتدائی تعلیم مسجد مہابت خان پشاور شہر۔

تعلیم: اپنے والد ماجد سید حسن پیر سے حاصل کی اٹھارہ ۱۸ سال عمر ۱۱۰۶ھ میں سب دینی علوم حاصل کرنے کے بعد اپنے والد بزرگوار سے سلسلہ قادری میں بیعت کی چھ سال ریاضت ،مجاہدوں اور مراقبوں میں گزارنے کے بعد ۱۱۱۲ھ خرقہ خلافت حاصل کی ۔اس کے بعد حضرت شیخ عبدالغفورؒ اور حضرت شیخ محمد یحیٰ المعروف حضرت جی صاحب اٹک علیہ الرحمۃ دونوں سے سلسلہ نقشبندی میں خرقہ خلافت پر نوازے گئے۔

---

(۱) حضرت شاہ محمد غوث کی والدہ ماجدہ بی بی ولد محمد جمال ولد میاں عبدالوہاب ولد میاں مصطفےٰ ولد پیر سید علی ترمذی المعروف پیر بابا صاحب علیہ الرحمۃ بونیر سوات

حضرت شیخ المشائخ مولانا شاہ محمد غوث علیہ الرحمتہ ذکر قلبی میں نفس کی مخصوص ریاضت اور مجاہدوں میں ضبط بزرگان دین سے فیوضیات حاصل کیے۔ حضرت شیخ بندی بابا اجمیریؒ، حضرت بختیار کاکیؒ دہلی، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ کلیر پیران، حضرت داتاؒ صاحب اور حضرت اخون پنجوؒ بابا صاحب کی خانقاہوں میں رہ کر روحانی و عرفانی فیوضیات حاصل کیں۔ ہندوستان سے واپس پشاور آکر حضرت اخوند لنڈی کی خدمت میں حاضری دیتے رہے۔ جن سے سلسلہ سہروردی میں خرقہ خلافت حاصل کیا۔

تالیفات:

شرح غوثیہ علم حدیث کی مشہور بخاری شریف کی کتب سلوک طریقت اور معرفت کے سلسلہ بہ زبان فارسی حصر۔ اسرار التوحید۔ جامع علوم۔ رسالہ غوثیہ۔ عالیہ۔ سہروردیہ

اولاد:

۱۔ سید مہر محمد عابدؒ۔ مزار مبارک کشمیر میں۔

۲۔ سید محمد شاکرؒ مزار مبارک ضلع جہلم جلال پور شریف کے نزدیک

۳۔ حضرت سید شاہ میرؒ مزار مظفر آباد آزاد کشمیر

۴۔ حضرت محمد باقرؒ مزار کشمیر

سب اپنے زمانے کے عالم فاضل سلسلہ قادریہ میں خرقہ خلافت حاصل کیں۔

خلفاء:

۱۔حضرت مولانا حافظ محمد صدیق لاہوری

۲۔حضرت قاضی محمد غوث پشاوری

۳۔حضرت شیخ وجیہ الدین المعروف پیر ذھدی مزنگ

۴۔شیخ غلام محمد بن سید محمد عابد بن شاہ محمد غوث المعروف شاہ غلام۔

(برائے تفصیل دیکھئے ''روحانی رابطہ اؤ روحانی تڑون'' صفحہ ۴۶۹ تا ۱۷ ۷)

۴۱۔ حضرت مولانا شیخ اخوند محمد صدیق پھلواڑی مردان

(خلیفہ اللہ داد ڈھنڈی)

ولادت: ۱۱۰۵ھ پلنجہ علاقہ سددم مردان

وفات: ۱۱۹۵ھ رامپور بھارت

حضرت مولانا شیخ اخوند محمد صدیق پیدائش ۲۸ صفر المظفر قریہ پلنجہ علاقہ سددم ضلع مردان۔حضرت اللہ دادؒ ڈھنڈ ڈھیری سے سلسلہ چشتی صابری میں خرقہ خلافت حاصل کیا۔حضرت اللہ دادؒ حضرت مولانا شیخ اخوند سالاک کے مرید تھے۔حضرت محمد صدیقؒ روحانی عرفانی جلیل القدر بزرگ تھے۔اہل السنّت والجماعت کی اشاعت کی خاطر ۱۱۸۵ھ بہ عمر اسی ۸۰ سال ہندوستان روانہ ہوئے۔تبلیغ کرتے کرتے مسجور شہر مصطفےٰ آباد المعروف رامپور مستقل رہائش پذیری اختیار کی۔دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف رہے۔ہند کے گرد نواح شہرت حاصل کی۔۱۱۹۵ھ دنیا سے چل بسا۔مزار

مبارک شہر مصطفےٰ آباد المعروف رامپور میں ان کے نام محلّہ پہاڑ پوڑی میں مرکز روحانی عرفانی درجات کا مرکز

خلیفہ: صوفی شاعر حافظ عبداللہ المقدم صاحب الپوری علیہ الرحمتہ سوات

(عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اؤ روحانی تڑون'' صفحہ ۷۹۰)

۴۲۔ حضرت مولانا حافظ عبداللہ المقدم صاحب الپوریؒ سوات

ولادت: ۱۱۲۸ھ الپوری سوات

وفات: ۱۲۱۵ھ الپوری سوات

حضرت مولانا حافظ عبداللہ المقدم الپوریؒ سوات کے غوبند علاقے قریہ الپوری میں پیدا ہوئے۔ عالم فاضل صوفی شاعر اور ادیب تھے۔ حضرت پھلواڑی (سندم رستم مردان) کے خلیفہ تھے۔ جن سے سلسلہ چشتی صابری میں خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ حضرت الپوریؒ کی تعلیمات کا اونچا درجہ ان کے شعروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ (عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اؤ روحانی تڑون'' صفحہ ۸۱۴)

مختصر: حضرت اخوند سالاکؒ کے مرید حضرت اللہ داد ڈھنڈ ڈھیری کے مرید حضرت محمد صدیق پھلواڑیؒ کے مرید حضرت مولانا حافظ عبداللہ المقدم المعروف الپوری سوات

۴۳۔ حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کے سلسلہائے طریقت کا خلاصہ

۱۔ حضرت شیخ میاں علی خانؒ اکبر پورہ

۲۔ حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم باباؒ ٹِطارہ اکبر پورہ

۳۔حضرت اخوند سالاک غازیؒ

۴۔حضرت عمر خان شیواہ شیخ جانانؒ

۵۔حضرت بڈو خان رجڑؒ

۶۔حضرت مولانا نور محمد خان کاٹینیؒ

۷۔حضرت باگو خان پنجتارؒ

۸۔حضرت اللہ داد ڈھنڈ ڈبزئیؒ مردان

۹۔حضرت مولانا پھلواڑیؒ مردانی مطفے آباد۔رامپوی ہندوستان

۱۰۔حضرت حافظ عبداللہ المقدم المعروف الپوریؒ سوات

۱۱۔حضرت عبدالغفور عباسی المعروف بڈا باباؒ

۱۲۔حضرت شیخ صاحبؒ ریگی

۱۳۔حضرت شیخ باباؒ باڑہ شیخانؒ

۱۴۔حضرت شیخ اخوندؒ بے زئی بابا حیات آباد پشاور

۱۵۔حضرت شیخ مجذوبؒ ترخہ اکبر پورہ

۱۶۔حضرت میاںؒ موسیٰ بٹ کوٹ

۱۷۔حضرت میاںؒ جی

۱۸۔حضرت اخوند سالاکؒ

۱۹۔حضرت ابک باباؒ

۲۰۔حضرت رحمکار کا کا صاحبؒ

۲۱۔حضرت مروی افغانستانؒ

۲۲۔حضرت عبداللطیف بلخ افغانستانؒ

۲۳۔حضرت شیخ جمیل خانؒ۔جمیل بیگ

۲۴۔حضرت خاؤالدین اکوڑاؒ

۲۵۔حضرت شیخ بابر باباؒ ڈاگ اسماعیل خیل مردان

۲۶۔حضرت خواجہ دریخان چمکنیؒ

۲۷۔حضرت شاہ عبدالرحمٰن ملتانؒ

۲۸۔حضرت خواجہ محمد سعید خٹکؒ حیدر آباد کن ہندوستان

۲۹۔حضرت خواجہ شیخ حضرو اٹکؒ

۳۰۔حضرت مولانا شیخ محمد یونس گیلانیؒ پشاور

۳۱۔حضرت شیخ عنایت اللہؒ

۳۲۔حضرت مولانا شیخ محمد یوسفؒ طورڈھیر

حضرت اخون پنجو باباؒ کے پانچوں فرزند چاروں سلسلہ طریقت پر خلقہ خلافت پر نوازے گئے۔

۳۳۔حضرت محمد عثمانؒ اور انکی اولاد

۳۴۔سید محمد یوسف شاہؒ

۳۵۔حضرت سید عبدالرحمٰنؒ

۳۶۔حضرت حافظ شمس الدینؒ طورومردان

۳۷۔حضرت سید صلاح الدینؒ المعروف حمزہ کوٹ

۳۸۔حضرت سید قتلام باباؒ

۳۹۔حضرت طلب الدینؒ

۴۰۔حضرت میاں محمد سلیمان فرزند دوئم حضرت اخون پنجو باباؒ

۴۱۔حضرت شیخ میاں محمد فاروقؒ

۴۲۔حضرت شیخ محمد رفیقؒ

۴۳۔حضرت محمد حُسینؒ

۴۴۔حضرت شیخ معین الدین طور باباؒ مزار کنڑ افغانستان

۴۵۔حضرت شیخ محمد شاہؒ

۴۶۔حضرت شیخ محمد باز گلؒ

۴۷۔حضرت غلام نبی نانگا باباؒ

۴۸۔حضرت میاں لعل بادشاہ کاکاجیؒ

۴۹۔حضرت میاں محمد لقمانؒ

۵۰۔حضرت بایزید فرزند اول

۵۱۔فرزند دوئم حضرت عبداللطیف

۵۲۔حضرت میاں محمد بہاؤالدین (تفصیلی ذکر گزر چکا ہے)

۵۳۔حضرت علی الدین باباؒ

۵۴۔حضرت سید شمشاد علی شاہؒ

۵۵۔حضرت میاں فریدالدین المعروف شیخ فرید بندی بابا کا سلسلہ فرید چلا آرہا ہے

۵۶۔حضرت شیخ حبیب پشاوریؒ

۵۷۔حضرت حافظ محمد مومن ماشوگگرؒ

۵۸۔حضرت شیخ محمد صدیق بشوئیؒ

۵۹۔حضرت شیخ محمد عمر زئیؒ

۶۰۔حضرت مولانا شیخ عبدالغفور شید وسواتؒ

۶۱۔حضرت مولانا عبدالحلیم بخاریؒ دارالعلوم گوجر گڑھی

۶۲۔حضرت مولانا اخوندزادہ فضل قادرؒ پڑانگ چارسدہ

۶۳۔حضرت مولانا اخوندؒ زادہ تنگی چارسدہ

۶۴۔حضرت عبداللہ میاں گل چمکنیؒ اکوڑہ خٹک

۶۵۔حضرت اخوندزادہ محمد مسعودؒ

۶۶۔حضرت جیوشاہ فضل احمد فاروقی پشاور سکنہؒ

۶۷۔حضرت جی صاحب موصومی طور مردانؒ

۶۸۔حضرت مولانا حافظ محمد سعیدؒ طورڈھیر مردان

۶۹۔حضرت شیخ مولانا عبدالوہابؒ مانکی شریف نوشہرہ

۷۰۔حضرت مولانا شیخ محمد حسن المعروف چغرزوباباؒ

۷۱۔حضرت حاجی صاحب چترالؒ

۷۲۔حضرت شاہ صاحب غوریروالا بنوںؒ

۷۳۔حضرت شیخ مولانا حیدرآبادیؒ ہندوستان

۷۴۔حضرت شیخ مولانا تاج الدینؒ لاہور پنجاب

۷۵۔حضرت مولانا شیخ عبدالحنانؒ

۷۶۔یارباباجیؒ

۷۷۔حضرت سید سلیمان ملا صاحبؒ حضرو پنجاب

۷۸۔حضرت حافظ شیخ مولانا نجم الدین المعروف ھڈے باباؒ

۷۹۔حضرت حاجی صاحب ترنگزئیؒ

۸۰۔حضرت سید محمد اسماعیل شہیدؒ

۸۱۔حضرت عالم گل شینواریؒ

۸۲۔حضرت سید محمد حسن گیلانی پشاوریؒ

۸۳۔حضرت مولانا سید شاہ محمد غوث لاہوریؒ پشاوری

۸۴۔سید محمد عابد مزار کشمیرؒ

۸۵۔سید محمد شاکر مزار جہلمؒ

۸۶۔سید شاہ میر مظفر آباد آزاد کشمیرؒ

حضرت شاہ محمد غوث گیلانی کے خلیفہ

۸۷۔حضرت مولانا محمد صدیقؒ لاہور

۸۸۔حضرت شیخ محسین الدین المعروف پیر ڈھنڈ مزنگؒ لاہور

حوالے

۱۔ حضرت امام جعفر صادق فقہ اجتہاد — سید رئیس احمد جعفری

۲۔ حضرت امام جعفر صادق ولادت تا شہادت — مولانا سید عدنان القی

۳۔ اربابِ طریقت — محمد ادریس بھوجیانی

۴۔ تذکرۃ الالیاء — شیخ فرید الدین عطار

۵۔ نقوش عصمت — غلام السید حیدر جوادی شمس العلماء قاضی مولوی احمد

۶۔ تحفۃ الالیاء اخون پنجو باباؒ اکبر پورہ — شاہ رضوانی اکبر پوری

۷۔ تذکرۃ غوث الزمان جناب سید عبدالوہاب اخون پنجو بابا — صاحبزادہ حبیب الرحمٰن گڑیالہ (مردان)

۸۔ قراۃ العین حضرت اخون پنجو صاحب اکبر پورہ — سید بختیار علی شاہ

۹۔ A Short History of Silances — Amir Ali Syed

(۳۰)

لنگر

حضرت اخون پنجو باباؒ مشہور ہے۔ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ روٹی کسی وقت بھی مل سکتی ہے۔ فجر نماز کے بعد روٹی چائے، ظہر اور عشاء نماز کے بعد روٹی اور سالن حاضرین کو پیش کئے جاتے ہیں۔ ضرورت مند روٹی سالن گھر بچوں کیلئے لے جاتے ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں بے شمار لوگ ختم القرآن مجید میں شامل ہوتے ہیں اس کے لیے خاص لنگر تیار کیا جاتا ہے۔ ۲۷ رجب المرجب پر دور دراز سے لوگ عرس میں شامل ہونے آتے ہیں۔ اس روز ظہر اور عشاء خاص لنگر کھلا رہتا ہے۔ عشاء سے فجر تک مولود شریف کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

(۳۱)
وفات

آفتاب علوم ظاہری روحانی عرفانی قطب الاقتاب غوث الزمان حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کی وفات کے بارے میں مختلف روایت ہیں۔

۱۔	حضرت شمس العلماء قاضی مولوی میر احمد شاہ رضوانی ''تحفۃ الاولیاء'' صفحہ ۳۹	ستائیس ۲۷ رمضان المبارک دس ۱۰ بجے صبح ۱۰۴۰ھ
۲۔	حضرت شاہ حسین رامپوری ''آئینہ تصوف''	تیرا ۱۳ رجب المرجب دوشنبہ وقت چاشت ۱۰۴۰ھ
۳۔	حضرت عبدالحلیم اثر افغانی ''روحانی رابطہ اوٗ روحانی تڑون''	آئینہ تصوف کی تصدیق

تینوں تاریخ صحیح نہیں ہیں۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کی اولاد صدیوں سے وفات وقت چاشت ستائیس ۲۷ رجب المرجب ۱۰۴۰ھ کو ختم القرآن مجید، دُعاؤں اور خیرات سے مناتے ہیں۔ حضور کی جامع مسجد میں مولود شریف اور خیرات بہ روز ستائیس ۲۷ رجب المرجب بڑے اہتمام سے عرس کا انتظام ہوتا ہے۔ دور دراز سے معتقدین ہزاروں کی تعداد میں حاضری دیتے ہیں۔ آپ کی تجہیز و تکفین حضرت میاں محمد عثمان فرزند اول کی سرپرستی میں ہوئی۔ جنازہ میں دور دراز سے مخلوق شامل تھی۔ جن میں شامل آپ کے مرید خاص حضرت مولانا شیخ

اخوند سالاک غازی بلگرامی ،شیخ میاں علی خان ،مولانا شیخ رحمکار بابا،شیخ عبدالقدوس عباسی،شیخ محمد طاہر لاہوری،حضرت اخون پنجو باباؒ کی اولاد بہ شمول میاں محمد عثمان ،میاں محمد سلیمان ،میاں محمد بہاؤالدین اور حضرت میاں محمد عثمان سب سے بڑے فرزند سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت مولانا شیخ سید عبدالوہاب اخون پنجو باباؒ کی اولاد ضلع پشاور، ضلع نوشہرہ ،ضلع چارسدہ، ضلع مردان ،دارالخلافہ اسلام آباد، ضلع سوات ،انگلستان کینیڈا ،امریکہ اور افغانستان میں پھیلی ہے۔

(۳۲)

مزار مبارک

اکبرپورہ کے موضع مصری پورہ میں برلب سڑک مغرب کی طرف ہے۔ اولاً آپ کا مزار سادہ تھا۔ حضرت غلام مصطفٰے پشاوری ۱۳۱۳ھ خوبصورت نقوش والی گنبد تعمیر کی ہے۔ گنبد کے اندر درمیان میں حضور کی آرام گاہ کے مشرق اور مغرب چار عدد آرام گاہیں ہیں ایک آپ کی شریک حیات اور تین آپ کے فرزند ہیں۔ گنبد کے مغربی دروازے سے متصل مشرق کیطرف ایک بیٹے کی آرام گاہ ہے۔ گنبد کے باہر حضور کی اولاد کی آرام گاہیں ہیں۔ عوام وخاص کی حاضری کا مرکز ہے جہاں ہر وقت حاضری دیتے لوگ موجود رہتے ہیں۔

حضرت اخون پنجو باباؒ کے کرامات فیوضیات کے ذریعہ پختونخواہ کے اہل السنّت والجماعت والے مسلمان دنیا کے مسلمانوں میں جو مثالی حیثیت رکھتے ہیں یہ حیثیت آج نہ ہوتی۔ یہ سب کچھ حضرت اخون پنجو باباؒ کی کوششوں کی برکت ہے اس خطے میں اسلام کا چراغ روشن رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پرانوار پر رحمت کی بارش برسائے۔ آمین ثمہ آمین (عبدالحلیم اثر ''روحانی رابطہ اَو روحانی تڑون'')

جستجوئے حقیقت تھی میری

جو کچھ معلوم ہوا قلم بند کر دیا

تَـــمَّـــتُ

بِالــــخِــــیُر

۵ ذی القعدہ ۱۴۴۳ھ

بروز اتوار مطابق ۲۰۲۲ء